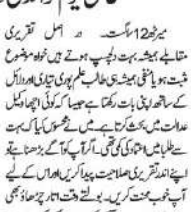

e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/8110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

منی پور میں تشدد کا سلسلہ جاری، 3 قبائلیوں کا گولی مار کر قتل

امپھال: منی پور میں تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔ منگل کو یہاں کانگ پوکپی ضلع میں ملی ٹینٹوں نے تین قبائلی افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ افسران نے یہ معلومات فراہم کیں۔ منی پور کی راجدھانی امپھال میں حکام نے بتایا کہ مسلح عسکریت پسندوں نے امپھال ویسٹ اور کانگ پوکپی اضلاع کے سرحدی علاقوں میں ایرینگ اور کرم کے درمیان گاؤں پر حملہ کیا اور تین دیہاتیوں کو موقع پر ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ شدت پسند صبح سویرے ایک گاڑی میں قبائلی اکثریتی دیہات میں آدھمکے اور سیکورٹی فورسز کے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب رہے۔ اس سے قبل 8 اور 9 ستمبر کو بھی ٹینگنوپال ضلع کے پالیل میں سیکورٹی فورسز اور ملی ٹینٹوں کے درمیان فائرنگ اور تصادم میں تین افراد مارے گئے تھے۔ حکام نے بتایا کہ حملہ آور ایک گاڑی میں آئے اور امپھال ویسٹ اور کانگ پوکپی اضلاع کے سرحدی علاقوں میں واقع ایرینگ اور کرم علاقوں کے درمیان گاؤں والوں پر حملہ کیا۔

سی بی آئی کو لالو کے خلاف مقدمہ چلانے کی دی اجازت

نئی دہلی: (ایجنسی) جیسے جیسے لوک سبھا انتخابات قریب آ رہے ہیں، مودی حکومت کی جانب سے ایک بار پھر وہی طاقت استعمال کی جا رہی ہے جو عام طور پر انتخابات کے وقت نظر آتی ہے۔ اسی ضمن میں بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو پر بھی دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور اب مودی حکومت نے سی بی آئی کو لالو یادو کے خلاف زمین کے عوض نوکری معاملے میں مقدمہ چلانے کی منظوری دے دی ہے۔ سی بی آئی نے راؤز ایونیو کورٹ کو معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ اسے وزارت داخلہ سے لالو یادو کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت مل گئی ہے۔ تاہم اس معاملے میں حکومت سے ملزم تین افسران کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں ملی ہے۔ سی بی آئی نے اس معاملے میں 3 جولائی کو سپلیمنٹری چارج شیٹ داخل کی تھی۔ اس چارج شیٹ میں پہلی بار تیجسوی یادو کا نام آیا ہے۔ سی بی آئی نے اس معاملے میں لالو یادو، رابڑی دیوی سمیت 16 لوگوں کو ملزم بنایا ہے۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۲) شمارہ نمبر(۳۳۸) لکھنؤ، بدھ ۱۳-ستمبر ۲۰۲۳ء، مطابق ۲۶/صفرالمظفر -۱۴۴۵ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 22 , Isslue 338 Wednesday , September 13 2023 Pages -8

غداری کے قانون کو چیلنج دینے والی عرضی پر آئینی بنچ کرے گی سماعت، سپریم کورٹ کا فیصلہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ میں آج 152 سال قدیم ملک سے غداری کے قانون کو چیلنج دینے والی عرضی پر سماعت ہوئی۔ اس دوران عدالت عظمیٰ نے مرکز کو جھٹکا دیتے ہوئے معاملے کو بڑے آئینی بنچ کے پاس بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت والی بنچ نے بڑی بنچ کو معاملہ سونپنے کا فیصلہ ٹالنے کے مرکزی حکومت کے مطالبہ کو مسترد کر دیا اور کہا کہ اس معاملے کی سماعت کم از کم پانچ ججوں کی آئینی بنچ کرے گی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سپریم کورٹ نے تعزیرات ہند کی دفعہ 124 اے کے تحت آنے والے غداری قانون کی اہلیت کو چیلنج دینے والی عرضیوں کو کم از کم پانچ ججوں کی آئینی بنچ کے پاس بھیج دیا ہے۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت والی آئینی بنچ نے اس بنیاد پر بڑی بنچ کو معاملہ سونپنے کا فیصلہ ٹالنے کے مرکز کے مطالبہ کو ٹھکرا دیا کہ پارلیمنٹ تعزیرات کے التزامات کو پھر سے نافذ کر رہی ہے۔ جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس منوج مشرا بھی اس بنچ میں شامل تھے۔

اس درمیان سپریم کورٹ نے اپنے رجسٹرڈ آفس کو چیف جسٹس کے سامنے کاغذات پیش کرنے کی ہدایت دی تاکہ بنچ کی تشکیل کے سلسلے میں فیصلہ لیا جا سکے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال 11 مئی کو سپریم کورٹ نے اس معاملے پر سماعت کرتے ہوئے تعزیرات ہند کی دفعہ 124 اے کو عبوری طور پر بے اثر بنا دیا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ اس قانون کے تحت نئے مقدمات درج نہ ہوں اور جو مقدمات پہلے سے زیر التوا ہیں، ان میں بھی عدالتی کارروائی روک دی جائے۔ عدالت نے مرکزی حکومت کو قانون کا تجزیہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ ساتھ ہی کہا تھا کہ جب تک حکومت قانون کا تجزیہ نہیں کر لیتی، تب تک یہ عبوری نظام نافذ رہے گا۔ بعد ازاں مرکزی حکومت نے رواں سال 11 اگست کو ان قوانین کو بدلنے کے لیے تاریخی قدم اٹھاتے ہوئے آئی پی سی (انڈین پینل کوڈ-تعزیرات ہند)، سی آر پی سی (کریمنل پینل کوڈ) اور آئی ای اے (انڈین ایویڈنس ایکٹ) کی جگہ لینے کے لیے لوک سبھا میں تین نئے بل پیش کیے۔ اس میں غداری قانون کو رد کرنے اور جرم کی وسیع تعریف کے ساتھ نئے التزامات نافذ کرنے کی بات کی گئی ہے۔

سپریم کورٹ نے تعزیرات ہند کی دفعہ 124 اے کے تحت آنے والے غداری قانون کی اہلیت کو چیلنج دینے والی عرضیوں کو کم از کم پانچ ججوں کی آئینی بنچ کے پاس بھیج دیا ہے

یوپی کو ملے گا ایک اور نیا صنعتی شہر، نام ہوگا 'بیڈا'

کابینہ کی بندیل کھنڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی منظوری، پولیس اہلکاروں کو ملے گا 500 روپے موٹر سائیکل بھتہ، 3 شہروں میں چلیں گی ای بس، یوگی کابینہ میں 15 تجاویز پاس

لکھنؤ: 12 ستمبر۔ نوئیڈا کے قیام کے 47 سال بعد ریاستی حکومت نے ریاست کو ایک اور نیا صنعتی شہر تحفے میں دیا ہے۔ جھانسی-گوالیار روڈ پر بندیل کھنڈ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (BIDA) کے نام سے ایک نیا صنعتی شہر قائم کیا جائے گا۔ منگل کو کابینہ کے اجلاس میں اس کی منظوری دی گئی۔ خاص بات یہ ہے کہ بیڈا کا سائز نوئیڈا سے بڑا ہوگا۔ نوئیڈا کی تشکیل 13 ہزار ہیکٹر زمین سے ہوئی تھی۔ تقریباً 14 ہزار ہیکٹر اراضی سے بیڈا تیار کیا جا رہا ہے۔ حکومت پہلے مرحلے میں BIDA کے لیے 5000 کروڑ روپے کی رقم فراہم کرے گی۔

لوک بھون میں سی ایم یوگی کی صدارت میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں حکومت نے نوئیڈا کی طرز پر بندیل کھنڈ میں ایک نیا صنعتی شہر قائم کرنے کی تجویز کو منظوری دی۔ اس فیصلے سے بندیل کھنڈ کے اضلاع ترقی کے مرکزی دھارے سے جڑ جائیں گے اور بنیادی ترقی کے ساتھ روزگار بھی پیدا ہوگا۔ اس سے پہلے اتر پردیش میں نوئیڈا بنانے کا فیصلہ سال 1976 میں لیا گیا تھا اور اب 47 سال بعد ایک نیا صنعتی شہر قائم کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں وزیر خزانہ سریش کھنہ نے کہا کہ بندیل کھنڈ کی ترقی کو لے کر حکومت کی سنجیدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 11 فیصد تجاویز صرف اس خطہ کے لیے منظور کی گئی ہیں۔

اتر پردیش پولیس میں تعینات کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کو 500 روپے کا موٹر سائیکل بھتہ دیا جائے گا۔ منگل کو کابینہ نے اس کی تجویز کو منظوری دے دی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اس سے قبل کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کو 200 روپے سائیکل بھتہ دیا جاتا تھا، جسے موٹر سائیکل بھتہ میں تبدیل کر کے 500 روپے ماہانہ دینے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں ریاستی حکومت پر 6.78 کروڑ روپے کا اضافی سالانہ خرچ آنے کی امید ہے۔ منگل کو سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں کابینہ کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں 15 تجاویز منظور کی گئیں۔ کابینہ نے محکمہ پولیس کے کانسٹیبلوں اور ہیڈ کانسٹیبلوں کو دیا جانے والا سائیکل بھتہ (200 روپے) ختم کر دیا ہے۔ اب پولیس اہلکاروں کو موٹر سائیکل بھتہ کے طور پر 500 روپے ملیں گے۔

ایودھیا، فیروز آباد اور سہارنپور میں سٹی بسیں چلانے کی تجویز کو منظوری دے دی گئی ہے۔ بند/نقصان میں پڑنے والے ٹورسٹ اکوڈیشن اینڈ ٹورسٹ فسیلیٹیشن سنٹر ایودھیا کو پی پی پی موڈ پر تیار کرنے اور چلانے کے لیے محکمہ سیاحت کی تجویز کو منظوری دے دی گئی ہے۔ وزیر خزانہ سریش کھنہ نے کابینہ میں لئے گئے فیصلوں کی جانکاری دی۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ خزانہ کے سال 2018 کے سرکاری حکم نامے کے مطابق ریاست کے تمام محکموں کے سائیکل بھتہ کے اہل ملازمین کے لیے 200 روپے کا انتظام کیا گیا تھا۔ دیگر سرکاری محکموں کے مساوی اہلکاروں سے محکمہ پولیس کے کانسٹیبلز اور ہیڈ کانسٹیبلز کی الگ الگ ذمہ داریوں کے پیش نظر، جنہیں سائیکل بھتہ کی اجازت ہے، انہیں جائے وقوعہ پر پہنچنا پڑتا ہے اور بہت کم وقت میں مختلف قسم کی انتہائی اہم ڈیوٹیاں سرانجام دینا پڑتی ہیں، جو موجودہ حالات میں سائیکل سے ممکن نہیں۔ لہٰذا امن و امان برقرار رکھنے کے لیے سائیکل کے بجائے موٹر سائیکل استعمال کرنے اور انہیں سائیکل الاؤنس کے بجائے موٹر سائیکل الاؤنس دینے کی تجویز منظور کر لی گئی ہے۔

کابینہ کے اہم فیصلے

میٹنگ میں بندیل کھنڈ میں انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے قیام کی تجویز کو منظوری دی گئی ہے۔ اس کے لیے 33 ریونیو گاؤں کی زمین خریدی جائے گی۔ یہ 14 ہزار ایکڑ اراضی پر تعمیر کیا جائے گا جس میں سے 8 ہزار ایکڑ زمین گاؤں کی سوسائٹی کی ہے۔ یہ اتھارٹی جھانسی گوالیار روڈ پر تعمیر کی جائے گی۔

اجودھیا میں ٹورسٹ فیسلیٹیشن سینٹر کے لیے منظوری مل گئی ہے۔

دھان کی خریداری کی پالیسی کو منظوری دی گئی ہے۔

آکانکشی وکاس کھنڈ کی طرز پر، 100 میونسپل باڈیز میں اسپائریشنل میونسپل باڈی اسکیم کو لاگو کیا جائے گا۔ یہ میونسپل باڈیز 2026 تک تیار ہو جائیں گی۔ اس کے بعد دوبارہ 100 باڈیز کا انتخاب کیا جائے گا۔ اس کے تحت 32 معیارات پر کام کیا جائے گا۔ اسکیم کے نفاذ کے لیے 100 سی ایم فیلوز کا تقرر کیا جائے گا۔

اسکیم کے تحت 20 ہزار سے ایک لاکھ کے درمیان آبادی والے اداروں کا انتخاب کیا گیا ہے۔

پولیس کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل کا سائیکل الاؤنس 200 روپے سے بڑھا کر 500 روپے کر دیا گیا۔

سنبھل اور اوریا میں پولیس لائن بنے گی۔

پولیس لائن میں شہدا اسمارک، میوزیم، ٹریفک پارک بھی بنایا جائے گا۔

ویرانگنا اودا دیوی بٹالین بنائی جائے گی۔ 351 کروڑ روپے کے بجٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔

سبز متبادل کیلئے آٹوموبائل انڈسٹری میں اختراع کی ضرورت: پی ایم مودی

نئی دہلی، 12 ستمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ماحولیات کی حفاظت اور تحفظ کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ ہندوستان کو خود کفیل بنانے میں مدد کرنے کے لیے آٹوموبائل انڈسٹری میں سبز متبادل کے لیے اختراعات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ مسٹر مودی نے آج سوسائٹی آف انڈین آٹوموبائل مینوفیکچررز (ایس اے آئی ایم) کی 63ویں سالانہ میٹنگ کے لیے بھیجے گئے اپنے پیغام میں کہا 'امرت کال کا ہر شعبے میں خود انحصاری حاصل کرنے کا موقع ہے اور آٹوموبائل سیکٹر بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔' وزیر اعظم کا پیغام سیام کے صدر کینیچی آیوکاوا نے پڑھ کر سنایا۔ اس میں مسٹر مودی نے کہا کہ آٹوموبائل سیکٹر نے روزگار پیدا کرنے کے نئے مواقع کے ذریعے معیشت کی ہمہ جہت ترقی اور ترقی میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔

انہوں نے کہا کہ 'یہ وقت کی ضرورت ہے کہ سبز متبادل کے لیے آٹوموبائل انڈسٹری کی اختراعات کو ایک نئی رفتار حاصل ہو جس سے ماحول کی حفاظت اور تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے اور ساتھ ہی ہندوستان کو خود انحصار بننے میں مدد ملے۔' انہوں نے امید ظاہر کی کہ کانفرنس میں مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول صنعت کے ماہرین، مینوفیکچررز اور پالیسی ساز آٹوموبائل سیکٹر کے لیے مستقبل کا بلیو پرنٹ تیار کرنے پر غور کریں گے۔ مسٹر مودی نے ہندوستانی آٹو انڈسٹری کو گاڑیوں کی تیاری کے لحاظ سے تیسرا سب سے بڑی صنعت بننے پر مبارکباد دی اور ریکارڈ برآمدات کے حصول کی تعریف کرتے ہوئے کہا، 'وبائی بیماری کے باوجود ان کامیابیوں نے ہندوستان کی اقتصادی بحالی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔' انہوں نے کہا کہ آٹوموبائل سیکٹر نے روزگار کے نئے مواقع کے ذریعے معیشت کی ہمہ گیر ترقی اور ترقی میں کردار ادا کیا ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ حکومت نے مینوفیکچررز کو 'میک ان انڈیا' کی ترغیب دے کر ایک عالمی مینوفیکچرنگ ہب بنانے کے لیے ایک قابل عمل نقطہ نظر اپنایا ہے۔ خواہ وہ پیداوار سے منسلک مراعات (پی ایل آئی) اسکیمیں ہوں جو مینوفیکچرنگ کو فروغ دیتی ہیں، یا الیکٹرک گاڑیوں اور ہائبرڈ گاڑیوں کے لیے مراعات، یا ایتھنول ملا ہوا پیٹرول، حکومت نے آٹوموبائل انڈسٹری کو مزید بااختیار بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔

ڈیزل گاڑیوں پر 10 فیصد جی ایس ٹی کی تجویز نہیں: گڈکری

نئی دہلی، 12 ستمبر (یو این آئی) روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر نتن گڈکری نے آج کہا کہ فی الحال ڈیزل گاڑیوں پر دس فیصد اضافی جی ایس ٹی لگانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ ان خبروں کی تردید کرتے ہوئے، مسٹر گڈکری نے ایکس کہا کہ ڈیزل گاڑیوں کی فروخت پر 10 فیصد اضافی جی ایس ٹی کی تجویز دینے والی میڈیا رپورٹس کے بارے میں وضاحت کی فوری ضرورت ہے اور اس تناظر میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ حکومت کے پاس ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا، 2070 تک ملک میں کاربن کے اخراج کو نیٹ زیرو کرنے کے ہدف اور ڈیزل جیسے خطرناک ایندھن کی وجہ سے فضائی آلودگی کی سطح کو کم کرنے کے ساتھ ہی گاڑیوں کی فروخت کو تیز کرنا ہمارا عزم ہے اور اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے فعال طور پر صاف اور سبز متبادل ایندھن کو اپنانے کی ضرورت ہے اور یہ ایندھن درآمدی متبادل، کم لاگت، مقامی اور آلودگی سے پاک ہونے چاہئیں۔ قبل ازیں، سوسائٹی آف انڈین آٹوموبائل مینوفیکچررز (ایس آئی اے ایم) کی 63ویں سالانہ میٹنگ میں، مسٹر گڈکری نے آج صبح کہا کہ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن آج شام ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کرنے والی ہیں جس میں ڈیزل گاڑیوں پر 10 فیصد اضافی جی ایس ٹی لگانے کی تجویز پیش کریں گے۔ تاہم میڈیا میں یہ خبر آنے کے بعد مسٹر گڈکری نے مائیکرو سائٹ ایکس پر وضاحت دی۔

آسارام کو لگا جھٹکا، درخواست ضمانت پر سماعت سے سپریم کورٹ کا انکار

نئی دہلی، 12 ستمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے ایک نابالغ لڑکی کی عصمت دری کے جرم میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے خود ساختہ مذہبی رہنما آسارام باپو کی ضمانت کی درخواست منگل کو مسترد کر دی۔ جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس ایس وی این بھٹی کی بنچ نے مختصر سماعت کے بعد کہا کہ درخواست گزار ہائی کورٹ سے رجوع کر سکتا ہے۔ بنچ نے کہا کہ اگر ٹرائل کورٹ کے ذریعہ درخواست گزار کی سزا کے خلاف اپیل پر جلد سماعت نہیں کی جاتی ہے تو وہ سزا کو معطل کرنے کے لئے راجستھان ہائی کورٹ کے سامنے نئی درخواست دائر کر سکتا ہے۔ سپریم کورٹ کی جانب سے راحت سے انکار کے بعد، آسارام کے وکیل سینئر ایڈوکیٹ دیودت کامتھ نے بنچ سے درخواست واپس لینے کی درخواست کی، جسے قبول کر لیا گیا۔ آسارام نے جولائی 2022 کے راجستھان ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی تھی۔ ہائی کورٹ نے اسے ضمانت دینے اور سزا معطل کرنے کی درخواست مسترد کر دی تھی۔

قومی سلامتی کی بات ہو تو تمام سیاسی جماعتیں متحد ہو جاتی ہیں

وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کئی بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کا افتتاح کیا، بی آر او کی تعریف کی

جموں، 12 ستمبر (یو این آئی) بارڈر روڈ آرگنائزیشن (بی آر او) کے 90 انفراسٹرکچر پروجیکٹوں جو 29 سو کروڑ روپیوں کی لاگت سے تیار ہوئے ہیں وقوم کے نام کرنے کے بعد مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کا کہنا ہے کہ بی آر او کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اپنے کارناموں کے ساتھ جوڑیں انہوں نے کہا: آپ (بی آر او) کا کام صرف ایک جگہ کو دوسری جگہ کے ساتھ جوڑنا نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دلوں کو اپنے کاموں کے ساتھ جوڑنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ موصوف وزیر دفاع نے ان باتوں کا اظہار ضلع سانبہ میں بشنوہ-کول پور پھل پور روڈ پر دیوک برج کا افتتاح کرنے کے بعد اپنے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: آپ کا کام صرف ایک جگہ کو دوسری جگہ کے ساتھ جوڑنا نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دلوں کو اپنے کاموں کے ساتھ جوڑنا بھی آپ کی ذمہ داری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ تعمیرات کا یہ کام لوگوں کا، لوگوں کے لئے اور لوگوں سے کے جذبے کو اجاگر کرتا چاہئے۔ ان 90 پروجیکٹوں میں سے 36 ارناچل پردیش میں، 26 لداخ میں، 11 جموں و کشمیر میں، 5 میزورم میں، 3 ہماچل پردیش میں، سکم، مغربی بنگال اور اتراکھنڈ میں دو دو، ناگالینڈ، راجستھان اور انڈومان نکوبار جزیروں میں ایک ایک ہے۔ بی آر او نے ان اہم پروجیکٹوں کی تعمیر کا کام ریکارڈ وقت میں مکمل کیا ہے۔ راجناتھ سنگھ نے بی آر او کو مسلح افواج کا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ بی آر او نہ صرف ملک کے سرحدوں کی حفاظت کر رہا ہے بلکہ ملک کے دور افتادہ علاقوں کی سماجی و معاشی ترقی کو یقینی بنانے میں بھی بڑا رول ادا کر رہا ہے۔

لیبیا میں سیلاب کی تباہی، اموات کی تعداد 3 ہزار سے متجاوز

طرابلس، 11 ستمبر (یو این آئی) لیبیا کے مشرق میں سیلاب کی وجہ سے اموات کی تعداد 3 ہزار سے زیادہ ہو گئی، 10 ہزار افراد لاپتہ لیبیا کے مشرق میں سیلاب کی وجہ سے اموات کی تعداد 3 ہزار سے زیادہ ہو گئی ہے جن میں سے زیادہ تر اموات درنہ شہر میں ہوئی ہیں۔ (تفصیلی خبر صفحہ 2 پر)

سپریم کورٹ نے عمر خالد کی درخواست ضمانت پر سماعت 4 ہفتوں کیلئے ملتوی کی

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے آج منگل کو جے این یو کے سابق طالب علم عمر خالد کی درخواست پر سماعت چار ہفتوں کے لیے ملتوی کر دی۔ عمر خالد کی طرف سے فروری 2020 کے شمال مشرقی دہلی کے فسادات کے پیچھے سازش میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کے الزام میں انسداد دہشت گردی قانون یو اے پی اے کے تحت درج ایک مقدمے میں ضمانت کی درخواست دی تھی جس پر سپریم کورٹ نے آج سماعت چار ہفتوں کے لیے ملتوی کر دی۔ انگریزی روزنامہ دی ٹیلی گراف کے نیوز پورٹل پر شائع خبر کے مطابق جسٹس انیرودھا بوس اور بیلا ایم ترویدی کی بنچ نے کہا کہ اس معاملے کی تفصیلی سماعت کی ضرورت ہے۔ بنچ نے عمر خالد کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کپل سبل سے کہا، اس معاملے میں، ہمیں دستاویز بہ دستاویز جانا پڑے۔ سپریم کورٹ کے جج جسٹس پرشانت کمار مشرا نے 9 اگست کو عمر خالد کی عرضی کی سماعت سے خود کو الگ کر لیا تھا۔ دہلی ہائی کورٹ کے 18 اکتوبر 2022 کے حکم کو چیلنج کرنے والی عمر خالد کی درخواست، جس نے اس معاملے میں ان کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی، جسٹس اے ایس بوپنا اور پرشانت کمار مشرا کی بنچ کے سامنے سماعت کے لیے آئی تھی۔ ہائی کورٹ نے عمر خالد کی ضمانت کی عرضی کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا تھا کہ وہ دوسرے شریک ملزمان کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور ان کے خلاف الزامات پہلی نظر میں درست ہیں۔

انڈیا اتحاد کی کوآرڈینیشن کمیٹی کا پہلا اجلاس آج

نئی دہلی: انڈین نیشنل ڈیولپمنٹ انکلوسیو الائنس (انڈیا) اتحاد میں شامل اپوزیشن جماعتوں کی کوآرڈینیشن کمیٹی کے پہلے اجلاس میں مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ یہ اجلاس کل یعنی 13 ستمبر کو نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے سربراہ شرد پوار کی رہائش گاہ پر منعقد ہوگا۔ خیال رہے کہ 'انڈیا' نے یکم ستمبر کو ممبئی میں اپنے تیسرے اجلاس کے دوران 14 رکنی کوآرڈینیشن کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کوآرڈینیشن کمیٹی پوار کے علاوہ کانگریس کے کے سی وینو گوپال، ڈی ایم کے کے ٹی آر بالو، جے ایم ایم کے ہیمنت سورین، شیوسینا کے سنجے راوت، آر جے ڈی کے تیجسوی یادو، ترنمول کانگریس کے ابھیشیک بنرجی، عام آدمی پارٹی کے راگھو چڈھا، سماج وادی پارٹی کے جاوید علی خان، جے ڈی-یو کے للن سنگھ، سی پی آئی کے ڈی راجہ، نیشنل کانفرنس کے عمر عبداللہ اور پی ڈی پی کی محبوبہ مفتی شامل ہیں۔ سی پی آئی-ایم نے ابھی تک کمیٹی کے لیے اپنے پارٹی لیڈر کا نام پیش نہیں کیا ہے۔

جنید، ناصر قتل اور فسادات کا کلیدی ملزم مونو مانیسر گرفتار

عدالت نے ملزم کو راجستھان پولیس کے حوالے کیا

گروگرام (ایجنسی) ہریانہ کے نوح میں حال ہی میں ہوئے تشدد کے ملزم مونو مانیسر کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ بتایا گیا کہ مانیسر کو پولیس اہلکاروں نے حراست میں لیا جو بولیرو اور کریٹا میں آئے تھے۔ مانیسر کو اس وقت حراست میں لیا گیا جب وہ بازار سے نکل رہا تھا۔ مانیسر کو ہریانہ پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ راجستھان پولیس بھی ہریانہ پولیس کے ساتھ رابطے میں ہے۔ مونو مانیسر کو سی آئی اے کے عملے یعنی ہریانہ پولیس کی کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی نے حراست میں لیا ہے۔ مونو مانیسر کے خلاف ہریانہ میں بھی مقدمہ درج ہے۔ فروری 2023 کے ایک معاملے میں بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

عدالت نے جنید ناصر قتل کے ملزم مونو مانیسر کو 14 دن کی عدالتی تحویل میں راجستھان پولیس کے حوالے کر دیا۔ آج (منگل) ہریانہ پولیس نے مونو مانیسر کو حراست میں لیا تھا۔ جس کے بعد انہیں عدالت میں پیش کیا گیا۔ مونو مانیسر فروری میں جنید ناصر قتل کیس میں مطلوب تھا۔ راجستھان پولیس کی جانب سے عدالت میں مونو مانیسر کی تحویل کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جسے عدالت نے قبول کر لیا۔

خیال رہے کہ 16 فروری کو ہریانہ کے بھیوانی ضلع میں راجستھان کے دو لوگوں کی جلی ہوئی لاشیں ملی تھیں۔ پولیس کی تفتیش سے معلوم ہوا کہ لاشیں راجستھان کے گوپال گڑھ گھاٹمیکا گاؤں کے رہنے والے جنید اور ناصر کی ہیں۔ پولیس کی جانچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہریانہ کے کچھ گئو رکشکوں نے مل کر جنید اور ناصر کو اغوا کیا تھا۔ بعد میں ان کی لاشیں بھیوانی کے لوہارو میں ایک بولیرو سے جلی ہوئی حالت میں برآمد کی گئیں۔ اس معاملے میں گئو رکشکوں کے نام سامنے آئے تھے۔ جن میں ایک نام مونو مانیسر کا بھی نام تھا۔ تاہم مونو مانیسر نے ایک ویڈیو جاری کیا تھا اور اس واقعے میں ملوث ہونے سے انکار کیا تھا۔ اس معاملے کے حوالے سے مقتول کے لواحقین کی جانب سے مونو سمیت 5 افراد کے خلاف اغوا کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ راجستھان پولیس کی جانب سے 8 ملزمان کی تصاویر بھی جاری کی گئیں۔ جس میں مونو مانیسر کا نام نہیں تھا لیکن کافی تفتیش کے بعد پولیس نے 6 جون کو عدالت میں داخل کی گئی چارج شیٹ میں مونو مانیسر کا نام شامل کیا۔ اس کے بعد مونو مانیسر کو راجستھان پولیس کے کاغذات میں مفرور قرار دیا گیا۔ تب سے پولیس مونو مانیسر کی تلاش میں مصروف تھی۔

کیرالہ میں نپاہ وائرس سے 2 لوگوں کی موت، وزیر صحت نے کی تصدیق

کوزی کوڈ: کیرالہ کے کوزیکوڈ ضلع میں نپاہ وائرس کی وجہ سے 2 لوگوں کی موت ہو گئی ہے۔ مرکزی وزیر صحت منسکھ منڈاویہ نے منگل (12 ستمبر) کو اس کی تصدیق کی۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کی رپورٹ کے مطابق پہلی موت 30 اگست کو ہوئی اور دوسری موت پیر (11 ستمبر) کو ہوئی۔ وزیر صحت منڈاویہ نے کہا کہ ایک مرکزی ٹیم کو کیرالہ بھیجا گیا ہے تاکہ صورتحال کا جائزہ لیا جائے اور نپاہ وائرس کے انتظام میں ریاستی حکومت کی مدد کی جائے۔ کوزی کوڈ ضلع میں دو لوگوں کی غیر فطری موت کا پتہ چلنے کے بعد، ریاستی حکومت نے 5 نمونے پونے کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف وائرولوجی کو جانچ کے لیے بھیجے تھے۔ یہ نمونے اس لیے بھیجے گئے تھے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ وہ نپاہ وائرس سے متاثر ہیں یا نہیں۔ ان 5 نمونوں میں سے ایک نمونہ متوفی کا تھا جبکہ 4 اس کے رشتہ داروں کے تھے۔

لیبیا میں سیلاب سے 3 ہزار سے زیادہ کی ہلاکت

طوفان ڈینیئل نے مشرقی شہر درنہ میں بڑے پیمانے پر مچائی تباہی

روم (ایجنسی)۔ بحیرہ روم میں آنے والے طوفان ڈینیئل نے لیبیا کے مشرقی شہر درنہ میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ سیلابی ریلہ عمارتوں اور لوگوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔ 3 ہزار سے زیادہ افراد کی ہلاکت کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی تصاویر اور ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ مشرقی لیبیا میں ہونے والی موسلا دھار بارش کی وجہ سے عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں اور تقریباً پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ حکام نے درنہ شہر کو آفت زدہ علاقہ قرار دیتے ہوئے بین الاقوامی تعاون کی اپیل کی ہے کیونکہ مقامی امدادی ٹیمیں متاثرہ علاقوں تک پہنچنے میں ناکام ہو گئی ہیں۔ لیبیا کے رہنما اسامہ حماد نے بتایا کہ دو ہزار افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے جب کہ پانچ ہزار سے زائد لوگ لاپتہ ہیں۔ خیال رہے کہ مشرقی لیبیا پر اسامہ حماد کی لیبین نیشنل آرمی کا کنٹرول ہے، جو اقوام متحدہ کی حمایت یافتہ طرابلس حکومت کی مخالفت کرتی ہے۔ لیبین نیشنل آرمی کے ترجمان احمد مسماری کے مطابق شہر کے باہر کے دو ڈیم ٹوٹ جانے کے بعد درنہ شہر کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا گیا ہے پانی سمندر آس پاس کے علاقوں کے تمام مکینوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔ "لیبیا میں بین الاقوامی ریڈ کراس اور ہلال احمر سوسائٹی (آئی ایف آر سی) کے سربراہ تمر رمضان نے ڈی ڈبلیو کو بتایا کہ یہ شمالی افریقی ملک بڑے پیمانے کی تباہی کا سامنا کر رہا ہے، جس کا مقابلہ کرنا لیبیا کی حکومت کے بس میں نہیں۔" ایک سرکاری اہلکار نے پیر کے روز 61 افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی تھی لیکن اس میں درنہ میں ہونے والی ہلاکتیں شامل نہیں تھیں کیونکہ وہاں تک فی الحال رسائی ممکن نہیں۔ درنہ میں کم از کم 150 افراد کی ہلاکتوں کا خدشہ ہے لیکن امدادی حکام کا کہنا ہے کہ یہ تعداد 250 تک پہنچ سکتی ہے۔ ایک سرکاری ترجمان محمد مسعود کا کہنا تھا، کم از کم 150 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ حکومتی اور نجی املاک کی بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے۔" لیبیا کے لیے اقوام متحدہ کے انسانی امداد کے رابطہ کار جارجٹ گیگنن نے بتایا کہ درجنوں دیہات بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی بنیادی ڈھانچے کو کافی نقصان پہنچا ہے اور جانی نقصان ہوا ہے۔ بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ طرابلس کی حکومت نے دیگر ممالک سے امداد کی اپیل کی ہے۔ تین رکنی صدارتی کونسل نے ایک بیان میں کہا، ہم برادر اور دوست ملکوں اور بین الاقوامی تنظیموں سے مدد کی اپیل کرتے ہیں۔ ترکی نے پیر کی رات کو ہی امدادی کارکنوں کے ساتھ تین طیارے روانہ کیے تھے۔ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زید النہیان نے بھی مشرقی لیبیا میں امدادی ٹیمیں بھیجنے کا وعدہ کیا۔ ہمسایہ ممالک الجزائر اور مصر کی حکومتوں نے بھی اس تباہی پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے متاثرین کے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ واشنگٹن اقوام متحدہ اور لیبیا کے حکام کے ساتھ مل کر امدادی کاموں میں مدد کر رہا ہے۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل ماکروں نے لیبیا کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک ہنگامی امداد فراہم کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ آئی ایف آر سی کے سربراہ رمضان نے کہا طرابلس میں حکومت متاثرہ آبادی کو بچانے میں مدد کے لیے طبی امداد اور طبی قافلے مشرق میں بھیجے گی۔ موسلا دھار بارش کی وجہ سے عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں اور تقریباً پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ لیبیا کے مشرقی علاقے میں حکومت بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ نہیں ہے لیکن جنرل خلیفہ حفتر کی لیبین نیشنل آرمی (ایل این اے) کے زیر کنٹرول ملک کے مختلف حصوں پر اس کی حکمرانی ہے۔ ایل این اے بھی امدادی کارروائیوں میں شامل ہے۔ درنہ شہر پہلے اسلامی شدت پسندوں کے قبضے میں تھا۔ لیبیا میں ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے جاری خانہ جنگی کی وجہ سے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نہیں ہو سکی اور موجود بنیادی ڈھانچوں کو کافی نقصان بھی پہنچا ہے۔ یہ ملک اسی وقت سے بدامنی کا شکار ہے جب سن 2011 میں نیٹو کی حمایت یافتہ بغاوت کے بعد ملک کے ڈکٹیٹر معمر قذافی کو قتل کر دیا گیا تھا۔

مراکش میں زلزلہ:

2800 سے زائد زندگیاں نگل گیا

زلزلے کی شدت 25 جوہری بموں کی طاقت کے برابر تھی

رباط، 12 ستمبر (یو این آئی) مراکش میں جمعے کو آنے والے 6.8 شدت کے خطرناک زلزلے میں 2800 سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق زلزلے میں زندہ بچ جانے والوں کی تلاش کے لیے ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ زلزلے کے بعد ہسپانیہ، برطانیہ اور قطر کی ٹیمیں بھی مراکش میں امدادی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بہت سے افراد ابھی ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ سرکاری ٹیلی ویژن کا کہنا ہے کہ تباہ کن زلزلے میں ہلاکتوں کی تعداد 2862 ہو گئی ہے جب کہ 2562 افراد زخمی ہوئے ہیں، زلزلے کا مرکز مراکش سے 72 کلومیٹر جنوب مغرب میں تھا۔ ریسکیو حکام کے مطابق علاقے میں روایتی مٹی کی اینٹوں سے بنی عمارتیں عام ہیں، جس کے باعث ان عمارتوں کے تباہ ہونے کی وجہ سے زندہ بچ جانے والوں کی تلاش کا امکان محدود ہو گیا تھا۔ شہری امدادی ٹیمیں اور مراکشی فوج زندہ بچ جانے والوں اور ہلاک ہونے والوں کی لاشوں کو تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔ زلزلے کی وجہ سے مراکش سے 60 کلومیٹر دور پہاڑی گاؤں تافغاخت میں سب کچھ ملیا میٹ ہو گیا ہے۔ واضح رہے کہ مراکش میں تباہ کن زلزلے کے بعد عراق میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے، مگر کسی جانی و مالی نقصان کی اطلاع نہیں سامنے نہیں آئی۔

عالمی ذرائع ابلاغ کی رپورٹ کے مطابق ماہرین نے شمالی افریقہ، مشرق وسطی سمیت مراکش کے دیگر پڑوسی ممالک پر اس طرح کے تباہ کن زلزلوں کے آنے کا امکان مسترد کیا ہے۔ دوسری جانب ماہرین کا کہنا ہے کہ مراکش میں جمعے کی رات آنے والے 6.8 شدت کے زلزلے میں 2 ہزار 497 افراد ہلاک جبکہ تقریباً ڈھائی ہزار افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اردن کی یونیورسٹی کے شعبہ زلزلہ اور قدرتی خطرات کے پروفیسر ڈاکٹر عید الطرازی کا کہنا ہے کہ زلزلے کی طاقت 25 جوہری بموں کے برابر تھی۔ اس طرح کے زلزلوں کے آنے سے پہلے پیشگوئی کرنے کے امکان کے بارے میں الطرازی نے وضاحت کی کہ اس نوعیت کے زلزلے عام طور پر غیر متوقع ہوتے ہیں۔

اسرائیلی وفد کا سعودی عرب کا پہلا اعلانیہ دورہ

ریاض، 11 ستمبر (یو این آئی) اسرائیل کا 5 رکنی وفد پہلے اعلانیہ دورے پر پہنچا جہاں دارالحکومت ریاض میں اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کے اجلاس میں شرکت کی، جس سے باقاعدہ تعلقات قائم ہونے کا تاثر ابھر گیا ہے۔ خبر ایجنسی اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ یونیسکو کے تاریخی ورثے اور تاریخی مقامات سے متعلق اجلاس میں شرکت کے لیے 5 رکنی وفد اتوار کو سعودی عرب پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے دورے کی حساسیت کا حوالہ دیتے ہوئے اپنی شناخت ظاہر کرنے سے گریز کیا اور کہا کہ ہم یہاں بہت خوش ہیں، یہ ایک اچھا پہلا قدم ہے۔ اسرائیلی عہدیدار کا کہنا تھا کہ ہم یونیسکو اور سعودی حکام کے شکر گزار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وفد دبئی کے راستے اتوار کو سعودی عرب پہنچا تھا کیونکہ اسرائیل سے سعودی عرب کے لیے براہ راست پروازوں کا انتظام نہیں ہے۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیلی وفد کو اقوام متحدہ کے تعلیم، سائنس اور ثقافتی ادارے یونیسکو کے ذریعے سعودی عرب کا ویزا ملا تھا۔ وفد میں ایک سیکیورٹی عہدیدار بھی شامل تھا اور وفد نے پیر کو ریاض میں یونیسکو کے اجلاس میں شرکت کی اور اجلاس کے دوران ان کی ڈیسک پر اسرائیل کا نام لکھا ہوا تھا۔ دورے کے حوالے سے اسرائیلی عہدیدار نے بتایا کہ دورے بہت اچھا رہا اور وہ ہمارے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کر رہے ہیں۔ اجلاس میں سعودی عرب کے عہدیداروں کو اسرائیل کے نشانات بھی توجہ کے حامل رہے جہاں 50 سے زائد مقامات مقابلے میں شامل ہیں جو دنیا میں تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ اجلاس کے دوران کام کرنے والے ایک نوجوان سعودی رضا کار سے اسرائیلی وفد کے حوالے سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ خدا کی طاقت ہے، مسئلہ ہم سے بڑا ہے اور ہم اس پر اعتراض نہیں کر سکتے ہیں۔ یونیسکو کے ایک سفارت کار نے کہا کہ ادارے کے ڈائریکٹر جنرل اودرے ایزولے نے ریاض میں اسرائیل کی شرکت میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ شناخت ظاہر نہ کرنے کی شرط پر یونیسکو کے عہدیدار نے کہا کہ یونیسکو کے مرکز میں اودرے ایزولے کی جانب سے خطے کی تمام ریاستوں کے درمیان شرائط پر مذاکرات کے لیے ہونے والی کئی برسوں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اسرائیلی وفد کا دورہ بظاہر سیاسی اہمیت کا حامل نہیں ہے تاہم یہ دورے ایک ایسے موقع پر ہوا ہے جب اسرائیل اور سعودی عرب کے درمیان تعلقات قائم ہونے کا تاثر پایا جاتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایک فلسطینی وفد نے بھی گزشتہ ہفتے ریاض کا دورہ کیا تھا جس کا مقصد اسرائیل اور سعودی عرب کے درمیان تعلقات کے حوالے سے بات چیت کرنا تھا۔ دوطرفہ تعلقات کے ماہر اور تجزیہ عزیز الغاشیان نے کہا کہ درحقیقت یہ دورہ یونیسکو نے ترتیب دیا تھا لیکن سعودی عرب اور اسرائیل کے درمیان تعلقات قائم کرنے کے حوالے سے رکاوٹیں ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ دورہ ہو سکتا ہے کہ سعودی عرب کی جانب سے پوری دنیا کے لیے دروازے کھولنے کا نتیجہ ہو، جس میں اسرائیل بھی شامل ہوگا اور نہ ہی سعودی عرب اور اسرائیل کے درمیان دوطرفہ تعلقات کا نتیجہ ہے۔

کم جونگ ان روس میں: ہتھیاروں کی سودے بازی کی امید

ماسکو۔ (ایجنسی)۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان کو لے کر آنے والی ٹرین روس پہنچ چکی ہے۔ روسی صدر پوٹن ان سے ملاقات کے دوران توپ خانے کے ہتھیار اور ٹینک شکن میزائل فراہم کرنے کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی آر آئی اے نے ایک ٹرین کی ویڈیو جاری کی ہے، جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ ان اسی ٹرین کے ذریعے روس کے انتہائی مشرقی علاقے میں پہنچے ہیں۔ جنوبی کوریا کی فوج نے بھی کم جونگ ان کی روس پہنچنے کی تصدیق کی ہے۔ سیول نے ایک بیان میں کہا، "وزارت قومی دفاع سمجھتی ہے کہ شمالی کوریا کے کم جونگ ان ایک نجی ٹرین کے ذریعہ منگل کی صبح روس پہنچے ہیں۔" کوریا سینٹرل نیوز ایجنسی کے مطابق کم اتوار کے روز پیونگ یانگ میں اپنی ذاتی بکتر بند ٹرین میں سوار ہوئے تھے۔ حکمراں جماعت کے اعلیٰ اراکین اور فوجی بھی ان کے ساتھ ہیں۔ کریملن کی جانب سے پیر کے روز ایک مختصر بیان میں کم جونگ ان کے دورے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ دورہ روسی صدر کی دعوت پر کیا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ روسی صدر ولادیمیر پوٹن اور کم جونگ ان کے درمیان ولادی ووستوک میں ملاقات متوقع ہے۔ اس ملاقات میں پوٹن ان سے یوکرین جنگ میں استعمال کرنے کی خاطر بھاری ہتھیار اور میزائل فراہم کرنے کے لیے درخواست کر سکتے ہیں۔ کووڈ انیس کی وبا کے بعد کم کا یہ پہلا غیر ملکی دورہ ہے۔ پوٹن پیر کو ہی ولادی ووستوک پہنچ چکے ہیں، جہاں وہ مشرقی اقتصادی فورم کی بدھ تک جاری رہنے والی میٹنگ میں شریک ہوں گے۔ تجزیہ کاروں کے علاوہ امریکی حکام کا بھی خیال ہے کہ اس ملاقات کے دوران پوٹن شمالی کوریا سے ہتھیاروں کی فراہمی کی درخواست کر سکتے ہیں تاکہ انہیں یوکرین کے خلاف جاری جنگ میں استعمال کر سکیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے پوٹن کا نام لیے بغیر کہا کہ بین الاقوامی سطح پر تنہا ایک شخص سے ملاقات کرنے کے لیے انہیں اپنے ملک کے دور دراز حصے کا سفر کرنا پڑ رہا ہے تاکہ ایک ایسی جنگ میں مدد طلب کی جا سکے، جسے وہ ابتدائی چند ماہ میں ہی جیت لینے کی توقع کر رہے تھے لیکن میں کہوں گا کہ اب وہ مدد کے لیے بھیک مانگ رہے ہیں۔" یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ بدلے میں کم جونگ ان پوٹن سے سیٹلائٹس کے لیے جدید ترین ٹیکنالوجی اور جوہری توانائی سے چلنے والی آبدوزوں کے علاوہ اناج فراہم کرنے کی درخواست کریں گے۔ کریملن کے ترجمان دیمتری پیشکوف کے بقول، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ شمالی کوریا سمیت اپنے دیگر پڑوسیوں کے ساتھ باہمی تعلقات استوار رکھنا اور باہمی مفادات کا دفاع اہم ہے تاکہ واشنگٹن کی جانب سے دی جانے والی وارننگ۔"

شاہراہ ترق عراق اور سعودیہ کو ریلوے سے جوڑے گا

بغداد، 11 ستمبر (یو این آئی) عراقی حکام کی جانب سے ایک بیان سامنے آیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ایک ریلوے نیٹ ورک بچھانے کے منصوبے پر کام شروع کر دیا گیا ہے، جو الفاؤ کی بڑی جنوبی بندرگاہ کو سعودی عرب سے ملانے کا ذریعہ ثابت ہوگا، جس سے دونوں ممالک میں آمد و رفت اور تجارت کے حوالے سے درپیش مسائل ختم ہو جائیں گے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق یہ منصوبہ 17 ارب ڈالر کے منصوبے کا حصہ ہوگا جسے "شاہراہ ترق" کہا جاتا ہے۔ عراقی وزارت ٹرانسپورٹ کے میڈیا ڈائریکٹر میثم عبدالصافی کا اس حوالے سے کہنا تھا کہ "شاہراہ ترق" میں 2001 کلومیٹر طویل ریلوے لائن اور بندرگاہ سے ترکیہ کے ساتھ شمالی سرحد تک ایک ہائی وے کی تعمیر شامل ہے۔ دوسری جانب جی 20 سربراہ اجلاس کے اختتام کے بعد نئی دہلی میں سعودی ولی عہد کے لیے باضابطہ استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق شہزادہ محمد بن سلمان اور مطابق وزیر اعظم نریندر مودی کی موجودگی میں دونوں ملکوں کے حکام کے درمیان دوطرفہ تعاون کے کم سے کم 50 معاہدوں اور سمجھوتوں پر دستخط کیے گئے۔ ان میں توانائی، پیٹروکیمیکل، قابل تجدید توانائی، زراعت اور صنعت کے علاوہ سماجی اور ثقافتی شعبوں میں دوطرفہ تعاون بڑھانے کے معاہدے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سعودی عرب کی وزارت سرمایہ کاری اور ہندوستان کی قومی ایجنسی برائے فروغ سرمایہ کاری اور سہولت کے درمیان طے پانے والے متعدد معاہدے شامل ہیں۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ نے اس حوالے سے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا کہ سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان اور بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے اپنے وفود کے ساتھ سعودی، بھارت تزویراتی شراکت داری کونسل کے پہلے اجلاس میں شرکت کی ہے۔ اجلاس کے ایجنڈے میں صحت کی دیکھ بھال، غذائی تحفظ، ثقافت اور معاشرتی فلاح و بہبود کے امور توانائی کی سلامتی، تجارت اور سرمایہ کاری، دفاع اور سلامتی، سمیت دوطرفہ تعاون کے وسیع شعبے شامل تھے۔

زہریلے سیسے کے بدترین اثرات

سالانہ 50 لاکھ سے زیادہ اموات ہوئیں، تحقیق

واشنگٹن (ایجنسی)۔ عالمی بینک کے ماہرین کی نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ زہریلا سیسہ (لیڈ) عالمی صحت پر پہلے سے کہیں زیادہ بدترین اثرات مرتب کر رہا ہے، جو سالانہ 50 لاکھ سے زیادہ اموات اور فضائی آلودگی کا باعث بن رہا ہے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق عالمی بینک کے ماہرین کی نئی تحقیق کو 'ویک اپ کال' قرار دیا گیا ہے جس میں نشان دہی کی گئی ہے کہ زہریلی دھات (سیسے) کی نمائش سے ترقی پذیر ممالک میں چھوٹے بچے اوسطاً 6 آئی کیو پوائنٹس سے محروم ہو جاتے ہیں۔ سیسے کی آلودگی سے صحت کے مختلف مسائل پر سنگین اثرات مرتب ہو رہے ہیں جس میں خاص طور پر دل کی بیماری اور چھوٹے بچوں کی دماغی نشوونما شامل ہے، بدترین اثرات کی وجہ سے زہریلے سیسے پر پوری دنیا میں پابندی لگا دی گئی ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ لوگ اب بھی خوراک، مٹی، کوک ویئر، کھاد، کاسمیٹکس، لیڈ ایسڈ کار بیٹریوں اور دیگر ذرائع سے طاقت ور نیوروٹوکسن سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ یہ تحقیقی رپورٹ مرتب کرنے والے عالمی بینک کے دو ماہرین اقتصادیات نے کہا کہ یہ امیر اور ترقی پذیر ممالک میں دل کی بیماری سے ہونے والی اموات اور بچوں کے آئی کیو کے نقصان پر سیسے کی نمائش کے اثرات کا جائزہ لینے والی پہلی تحقیق ہے۔ محقق بی جارن لارسن نے کہا کہ جب انہوں نے پہلی بار اعداد و شمار دیکھے تو انہوں نے تعداد میں کوئی تبدیلی کرنے کی بھی ہمت نہیں کی کیونکہ وہ بہت بڑے پیمانے پر تھے۔ ان کی تحقیق میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ سیسے کے اثر سے 2019 میں 55 بچے دل کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر جاں بحق ہو گئے۔ رپورٹ کے مطابق یہ تعداد پچھلے اعداد و شمار سے 6 گنا زیادہ ہے۔ محقق نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ زہریلا سیسہ، کولیسٹرول اور سگریٹ نوشی سے بھی زیادہ دل کی بیماریوں کا باعث بن رہا ہے۔ تحقیق میں مزید کہا گیا ہے کہ 2019 میں عالمی سطح پر زہریلے سیسے کی وجہ سے 5 سال سے کم عمر بچوں میں مجموعی طور پر 765 ملین آئی کیو پوائنٹس ضائع ہوئے اور یہ نقصانات 95 فیصد ترقی پذیر ممالک میں ہوئے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ یہ اعداد و شمار گزشتہ تخمینے سے 80 فیصد زیادہ ہیں۔ عالمی بینک کے محققین نے 2019 میں سیسے کی نمائش کی اقتصادی لاگت 6 کھرب ڈالر رکھی ہے، جو کہ عالمی سطح پر مجموعی گھریلو پیداوار کے 7 فیصد کے برابر ہے۔ محققین نے 183 ممالک میں خون میں لیڈ لیول کے تخمینے کا استعمال کیا جو کہ 2019 کے عالمی برڈن آف ڈیزیز اسٹڈی سے لیے گئے ہیں۔ گزشتہ تحقیق میں دل کی بیماری پر صرف سیسے کے اثرات کی پیمائش کی گئی تھی۔ محقق نے کہا کہ نئی تحقیق میں کئی دوسرے طریقوں پر غور کیا گیا ہے جیسا کہ شریانوں کا سخت ہونا جو فالج کا باعث بن سکتا ہے۔ محقق نے یہ بھی نشان دہی کی کہ اس تحقیقی ماڈل کے لیے بہت سے ترقی پذیر ممالک میں خون میں سیسے کے اثر کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

پاکستان میں منشیات کے 12 اسمگلر گرفتار

اسلام آباد، 12 ستمبر (یو این آئی) پاکستان میں انسداد منشیات فورس نے مختلف کارروائیوں کے تحت ملک بھر میں منشیات کے 11 اسمگلروں کو گرفتار کیا ہے۔ اے این ایف کے ترجمان نے یہ اطلاع دی۔ ترجمان نے پیر کو بتایا کہ منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کے ایک حصے کے طور پر، اے این ایف حکام نے 70 کلوگرام منشیات ضبط کیا، جس میں میتھم فیٹامائن سے بھرے کیپسول، چرس، افیون اور ہیروئن شامل ہے۔ اس دوران کئی گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اے این ایف نے نیم فوجی دستوں کے ساتھ مل کر ملک کے مشرقی صوبے کے ضلع قصور میں چھاپہ مار کر پانچ اسمگلروں کو 11 کلوگرام منشیات کے ساتھ گرفتار کر لیا۔ ایک اور کارروائی میں، اے این ایف نے سیالکوٹ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر بحرین سے آنے والے ایک مسافر کے پاس سے 5.2 کلوگرام کرسٹل میتھم فیٹامائن برآمد کیا۔ حکام نے بتایا کہ انہوں نے جنوب مغربی صوبہ بلوچستان کے اضلاع گوادر اور چاغی میں آپریشن کے دوران تقریباً 30 کلوگرام چرس اور افیون برآمد کی۔ شمال مغربی صوبہ خیبر پختونخوا میں دو الگ الگ چھاپوں کے دوران 20 کلوگرام منشیات برآمد کی۔

جرمنی یوکرین کو لڑاکا ٹینک فراہم کرے گا

برلن، 12 ستمبر (یو این آئی) جرمنی نے یوکرین کو مزید 40 مارڈر انفنٹری لڑاکا ٹینک (آئی ایف وی) مہیا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جرمن حکومت نے دفاعی ساز و سامان تیار کرنے والی کمپنی رائن میٹل کو یوکرین کو مزید 40 مارڈر انفنٹری لڑاکا گاڑیاں مہیا کرنے کا آرڈر دیا ہے، اگست 2023 میں دیے گئے اس آرڈر کی مالیت کروڑوں یورو ہے۔ رائن میٹل نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ ٹینک نما ان پرانی گاڑیوں کی مرمت کے لیے کام جاری رکھے ہوئے ہے اور اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ مارڈر آئی ایف وی کی جدید ترین کھیپ 2023 سے شروع ہونے والے معاہدے کے مطابق مہیا کی جا سکے۔ اس سال ان اضافی 40 گاڑیوں کی ترسیل کے بعد یوکرین کو مہیا کی جانے والی مارڈر گاڑیوں کی کل تعداد 80 ہو جائے گی۔ 21 مارچ 2023 کو کمپنی نے پہلے ہی یوکرین کو جرمن حکومت کے حکم پر پہلی بیس انفنٹری لڑاکا گاڑیاں بھیج دی تھیں۔ اس کے علاوہ رائن میٹل کو جون 2023 میں مزید بیس آئی ایف وی ٹینک تیار کرنے کا آرڈر دیا گیا تھا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ فی الحال ان کی مرمت کی جا رہی ہے اور پھر انھیں یوکرین روانہ کر دیا جائے گا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ جو گاڑیاں مہیا کی جا رہی ہیں، وہ مارڈر 1 اے 3 سسٹمز سے لیس ہیں۔ یہ پہلے بنڈس ویہر کمپنی کی ملکیت تھیں۔ موسم بہار 2022 کے اوائل میں، رائن میٹل نے اپنے خرچ پر پیادہ فوج کی لڑاکا گاڑیوں کی فوری طور پر جنگی تیاری کی حالت میں بحالی شروع کی تھی۔ رائن میٹل کے مطابق مارڈر گاڑیاں بہترین ٹیکٹیکل نقل و حرکت اور متاثر کن فائر پاور کی حامل ہیں اور یہ جنگی خطرے والے علاقوں میں فوجیوں کو تیزی سے اور محفوظ طریقے سے منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اس طرح یہ مارڈر انفنٹری لڑاکا گاڑی ایک شاندار جدید ہتھیاروں کا نظام ہے۔ اس کے آپریشنل لحاظ سے ثابت شدہ ڈیزائن میں فارورڈ سیکشن میں ایک پاور پیک اور وسط میں واقع برج شامل ہے۔ اس کا فائٹنگ کمپارٹمنٹ عقب میں ہوتا ہے، جس میں تیزی سے داخل ہونے اور باہر نکلنے اور کھلے طول و عرض والا ریمپ ہے۔ اس کی دیکھ بھال سیدھی اور آسان ہے۔ اس کو خاص طور پر استعمال میں آسانی اور زیادہ سے زیادہ انحصاری کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے۔

پاکستان میں 35 فیصد خواتین ڈاکٹرز ملازمت نہیں کرتیں، سروے

اسلام آباد، 12 ستمبر (یو این آئی) ملک بھر میں گیلپ پاکستان' اور 'پرائیڈ' کی ایک تحقیق سے انکشاف ہوا ہے کہ پاکستان میں تقریباً 35 فیصد خواتین ڈاکٹرز بے روزگار ہیں۔ ڈان کی رپورٹ کے مطابق 21-2020 کے لیبر فورس سروے پر تحقیق کی بنیاد پر سروے میں پاکستان بیورو آف اسٹیٹسٹکس کے لیبر مارکیٹ، خاص طور پر خواتین میڈیکل گریجویٹس کے ڈیٹا کا تجزیہ کیا گیا۔ اس سروے میں پاکستان بھر کے 99 ہزار 900 گھرانوں سے ڈیٹا اکٹھا کیا اور پہلی بار ضلعی سطح کے نتائج بھی شامل کیے گئے۔ ملک کو قابل ڈاکٹروں کی شدید کمی کا سامنا ہے، 36 ہزار سے زائد خواتین ڈاکٹرز یا تو بے روزگار ہیں یا مختلف وجوہات کی بنا پر لیبر فورس سے باہر رہنا پسند کرتی ہیں۔ سروے سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں ایک لاکھ 4 ہزار 974 خواتین میڈیکل گریجویٹس موجود ہیں، ان میں سے 68 ہزار 209 یا 65 فیصد خواتین مختلف نجی/سرکاری طبی مراکز پر کام کر رہی ہیں۔ تاہم ملک میں 15 ہزار 619 یا 14.9 فیصد خواتین ڈاکٹرز کسی ملازمت کے بغیر رہ رہی ہیں جبکہ 21 ہزار 146 خواتین (جو کہ کل تعداد کا 20.1 فیصد ہیں) لیبر فورس کا حصہ نہیں ہیں۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے مطابق 1947 میں اپنے قیام کے بعد سے پاکستان نے اب تک تقریباً 2 لاکھ ڈاکٹرز پیدا کیے، جن میں سے نصف خواتین ہیں۔ بیورو آف امیگریشن کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 1970 سے اب تک تقریباً 30 ہزار ڈاکٹر پاکستان چھوڑ چکے ہیں اور اوسطاً ہر سال تقریباً ایک ہزار پاکستانی ڈاکٹرز بیرون ملک آباد ہو رہے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کی اکثریت نے سرکاری یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی جہاں حکومت تعلیمی اخراجات پر سبسڈی فراہم کرتی ہے، ایک اوسط پرائیویٹ میڈیکل یونیورسٹی طلبہ سے 50 لاکھ روپے سے زیادہ فیس لیتی ہے جبکہ سرکاری میڈیکل یونیورسٹیوں میں حکومت انہیں 10 لاکھ روپے سے بھی کم میں یہی تعلیم دیتی ہے۔ سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکس دہندگان کا یہ پیسہ ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ ان میں سے ہر 3 میں سے ایک خاتون ڈاکٹر عملی زندگی میں قدم نہیں رکھتی، اس وجہ سے رپورٹ کے مطابق تقریباً 50 ہزار خواتین ڈاکٹرز پر خرچ کیے جانے والے 200 ارب روپے رائیگاں جا چکے ہیں۔ 'پرائیڈ' کے نمائندے ڈاکٹر شاہد نعیم کا کہنا ہے کہ لیبر فورس کا حصہ نہ بننے والی خواتین میڈیکل گریجویٹس کی اکثریت شادی شدہ ہے، سروے کے نتائج 'ڈاکٹر بہوؤں' کے رجحان کی عکاسی کرتے ہیں جو کہ پاکستان میں بہت عام ہے، رپورٹ کے مطابق پاکستان میں بہت سے خاندان اپنی بیٹیوں کو میڈیکل کی تعلیم دلوانے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ یہ انہیں شادی کے لیے زیادہ مناسب رشتہ ملنے کا امکان بڑھا دیتا ہے۔ سروے میں بتایا گیا کہ میڈیکل گریجویٹس میں سے تقریباً 28 فیصد دیہی اور 72 فیصد شہری علاقوں میں رہتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں پاکستان کے 52 فیصد یا نصف سے زیادہ میڈیکل گریجویٹس عملی زندگی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور 31 فیصد بے روزگار ہیں۔

ہیں کھلے بازار جب شہر عزا کے آس پاس □ اپنا اپنا رزق آنکھوں کو کمانا چاہیئے

سلطنت منزل میں مسالمہ، مجیب صدیقی کو خان بہادر نواب سید حامد حسین خاں ایوارڈ

لکھنؤ۔ ہرسال کی طرح امسال بھی سلطنت منزل نزد سٹی اسٹیشن، حامد روڈ لکھنؤ میں سالانہ مجلس عزا اور طرحی بزم مسالمہ خلوص وعقیدت کے ساتھ "شام سلام حسینیت کے نام" کے عنوان سے مجلس عزا وطرحی مسالمہ کا انعقاد ہوا جس میں لکھنؤ اور قرب وجوار کے دانشوروں، ادیبوں اور شاعروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مجلس کا آغاز جناب قاری ندیم نجفی صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ہرسال کی طرح امسال بھی مصرعہ طرح "ناصران شاہ دیں کا غم منانا چاہیئے" عنوان پر مجلس ہوئی۔ جسے مولانا سید محمد حسین باقری صاحب قبلہ نے خطاب کیا۔ اسی عنوان پر مجلس کو خطاب کرتے ہوئے خصوصی طور پر تعلیم نسواں پر زور دیا اور فرمایا کہ لڑکیوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنا چاہیئے اور جناب سیدہ وجناب زینبؑ کے کردار پر عمل کرتے ہوئے روشن مستقبل کی تعمیر کرنا چاہیئے۔ مصرعہ طرح پر ایسی جامع تقریر کی کہ سلطنت منزل کے در و دیوار داد وتحسین کی صداؤں سے گونجنے لگے۔ مصائب امام مظلوم پر سامعین کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ مجلس کے بعد بانیان مسالمہ پروفیسر سید علی حامد وجناب سید معصوم رضا (ایڈوکیٹ) کی جانب سے مولانا سید محمد حسین باقری کے دست مبارک سے شاعر اہل بیت جناب مجیب صدیقی کی خدمت میں شال اور خان بہادر نواب سید حامد حسین خاں ایوارڈ پیش کیا گیا۔

ہر محل میں فیصلہ تھا اصغر بے شیر کا
اس گھڑی ضرب تبسم فاتحانہ چاہیئے
احمد سجاد ساجد لکھنوی

ہو علم عباس کا آگے اُٹھے جب تعزیہ
یوں علم عباس کا ہم کو اُٹھانا چاہیئے
پروفیسر عزیز بنارسی

اک الگ لذت ہے اسکی اک الگ تاثیر ہے
کربلا تیری زمیں کا آب و دانا چاہیئے
ہلال نقوی

ایک مجلس کرکے جانا دوسری مجلس کی سمت
ہم پرندے غم کے ہیں ہم کو ٹھکانا چاہیئے
درد بلوری

تربیت، تعلیم، فن، نقطے زباں حسن بیاں
طائرانہ فکر کو یہ آب و دانا چاہیئے
تاج رضوی

خدمت اصغر میں ہوگا یہ بھی اک بہتر خراج
بھوکے پیاسے روتے بچوں کو ہنسانا چاہیئے
مجیب صدیقی گونڈوی

کل یہی آنسو ہمارے کام آئیں گے بہت
شہ کے غم میں اس لیے آنسو بہانا چاہیئے
قاری ندیم نجفی

فرق کب کہتا ہے اصغر اپنے دادا کی طرح
جانتے ہو تم تمہیں کب مسکرانا چاہیئے
آصف کسنوی

حملۂ اصغر کی زد میں حرملہ آنے کو ہے
ذوالفقارانہ تبسم کو نشانہ چاہیئے
شکیل اترولوی

ساحل دریا پہ آکے حکم دیتا ہے جری
سارا دریا ایک مشکیزے میں آنا چاہیئے
یاور اناوی

دور چاہے جو بھی ہو لیکن میاں ہر حال میں
ناصران شاہ دیں کا غم منانا چاہیئے
اظہر لکھنوی

ہیں کھلے بازار جب شہر عزا کے آس پاس
اپنا اپنا رزق آنکھوں کو کمانا چاہیئے
وصی جونپوری

مسالمہ کی نظامت کے فرائض شاعر اہل بیت جناب درد بلوری نے انجام دیئے۔ مسالمہ میں بیرونی اور مقامی شعراء نے بارگاہ امامت میں اپنا طرحی نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مندرجہ ذیل اشعار پر سامعین نے داد وتحسین سے خوب نوازا۔

شہر عزا میں مجلس وماتم کا سلسلہ جاری

لکھنؤ۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد صاحبؐ اور ان کے نواسے حضرت امام حسنؑ کی یاد میں مجلسوں اور شب بیداریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ منگل کو احاطہ مرزا علی خاں میں انجمن نیر الاسلام کی شب بیداری کا آغاز ہوگیا۔ شب بیداری کی مجلس کو مولانا صابر علی عمرانی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن قمر بنی ہاشم، گلزار اہل بیت، معراج الاسلام، معراج المومنین، اور غریب العزا نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ شجاعت علی میدان ایل ایچ خاں میں مولانا محمد عسکری نے مجلس کو خطاب کیا۔ روضۂ حضرت مسلم رئیس منزل حسین آباد میں انجمن غنچۂ مہدیہ نے الوداعی مجلس کے بعد عزاداروں کو علم مبارک کی زیارت کرائی۔ روضۂ کاظمین میں مولانا میثم زیدی نے مجلس کو خطاب کیا۔ چھوٹے امام باڑہ حسین آباد میں مولانا غلام محمد مہدی نے مجلس کو خطاب کیا۔ جعفریہ کالونی میں مولانا صادق عابدی نے مجلس کو خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن غلامان حسین، دعائے زہرا، سپاہ حسینی وغیرہ انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ عزا خانہ اختر حسین مرحوم باغ مکہ میں مولانا فیروز عباس نے مجلس کو خطاب کیا۔ اکرام منزل گولہ گنج میں مولانا حسن ظہیر نے مجلس کو خطاب کیا۔

مجلس آج: لکھنؤ۔ عزا خانہ الحاج سید انور حسن جعفری، سیمار رضوی لین ہری نگر کراسنگ بالا گنج میں بدھ کو شام ساڑھے 6 بجے نماز مغربین ہوگی۔ اس کے بعد مولانا حسنین باقری مجلس کو خطاب کریں گے۔ اسی طرح حسینی امام بارگاہ علی گنج میں مولانا صدف جونپوری رات 8 بجے خطاب کریں گے۔

عطائے زہرا میں تین مجلسیں کل سے: لکھنؤ۔ حضرت امام حسینؑ کی شہادت کی یاد میں عزائے زہرا بادی لین سرفراز گنج میں 14 تا 16 ستمبر سہ روزہ مجالس کا انعقاد کیا گیا ہے ان مجلسوں کو مولانا قرطاس کربلائی رات 8 بجے خطاب کریں گے۔

اللہ کی نشانیوں کی تعظیم متقی انسان ہی کرسکتا ہے

عزاخانہ ضیغم حسین زیدی میں مولانا سید عدیل مہدی کا خطاب

لکھنؤ: مبارک کا احاطہ لکھنؤ میں سید ضیغم حسین کے مکان پر ایک مجلس عزا کا انعقاد ہوا۔ مجلس عزا کا آغاز مولوی نقی عباس سلمہ نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ پیش خوانی کے فرائض موئل سلمہ، مولانا عامر عباس نے انجام دیئے۔ مجلس کو مولانا سید عدیل مہدی زیدی سرسوی نے سورہ حج کی آیہ مبارکہ کو اپنی مجلس کا عنوان بنایا اور بتایا کہ اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا انسان کے دل کے تقوی کی دلیل ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہر وہ چیز کہ جو انسان کو خدا تک پہنچادے وہ اللہ کی نشانی ہے۔ لہذا فرش عزا حسین بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ یہاں پر بھی ذکر قرآن اور قرآن وارث ہوتا ہے۔ مجلس کے آخر میں مولانا نے کربلا کی کمسن بچی کی تشنگی اور مصائب کا ذکر کرتے ہوئے دختر امام حسین حضرت سکینہ کے المناک مصائب وشہادت کو بیان کیا۔ جس کو سنکر مومنین کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ مجلس کا اختتام نوحہ خوانی اور سینہ زنی کے ذریعہ ہوا۔

بیماریوں سے چھٹکارے کے لیے آرگینک فارمنگ کی طرف بڑھنا ہوگا: ڈی ایم

بھریگو آرگینک مصنوعات کی بیداری ورکشاپ اور سیلز سینٹر کا افتتاح

فتح پور۔ کسان پروڈیوسر تنظیموں کی ضلعی سطح پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ نے ملوان ترقیاتی بلاک کے چاڈگرا قصبے میں کسانوں کو مالا مال کرنے کے لیے ایک بیداری ورکشاپ کا انعقاد کیا اور ضلع مجسٹریٹ شروتی نے ایشا ایگریٹیک پرائیویٹ لمیٹڈ کی جانب سے پی جی ایس سے تصدیق شدہ بھریگو آرگینک مصنوعات کی فروخت کے مرکز کا ربن کاٹا۔ اندور، مدھیہ پردیش۔ اور بھگوان بلرام (داؤ) کی تصویر پر مالا چڑھا کر آغاز کیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ اس بیداری ورکشاپ کا بنیادی مقصد کسانوں کو فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشنز (ایف پی او) کے ذریعے ان کی آمدنی میں اضافہ کرکے مالدار بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دور حاضر میں بڑھتی ہوئی بیماریوں سے چھٹکارا پانے کے لیے مثبت سوچ کے ساتھ آرگینک فارمنگ کی طرف بڑھنا ہوگا۔ اس کا مقصد حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی اسکیموں اور پروگراموں کو تکنیکی مدد فراہم کرکے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرنا ہے۔ محکمہ زراعت کی جانب سے چلائی جانے والی سکیموں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایف پی اوز سکیموں کو کسانوں تک پہنچائیں اور انہیں خوشحال بنائیں۔ معلومات کی کمی کی وجہ سے بہت سے کسان زمین پر اپنے زرعی نظام کو مضبوط نہیں کرپاتے جس کی وجہ سے ان کی آمدنی کم ہوجاتی ہے۔ کسانوں کی معاشی حالت کو مستحکم کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً تربیت، ورکشاپس اور ٹیکنالوجی کے استعمال پر کام کیا جاتا ہے۔ کسانوں کو اپنی معاشی پوزیشن مضبوط کرنے کے لیے ان تمام چیزوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ انہوں نے ڈپٹی ایگریکلچر ڈائریکٹر کو ہدایت کی کہ وہ پروگراموں اور دیگر ذرائع سے کسانوں میں اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں۔ تاکہ کسانوں کو نچلی سطح پر بہتری مل سکے اور گروپ کے ذریعے کسانوں کو منڈی میں مناسب قیمت فراہم کرکے ان کو فائدہ پہنچانے کا کام کیا جاسکے۔ ورکشاپ میں لگائے گئے سٹالز کا معائنہ کیا۔ انہوں نے موجود کسانوں کو کھیتوں میں پرالی نہ جلانے کا حلف دلایا۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سورج پٹیل نے کہا کہ حکومت کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے کی مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ ضرورت صرف نچلی سطح پر کام کرنے کی ہے۔ اس کے لیے ان فائدہ مند اسکیموں کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے جن کے ذریعے کوئی اپنے علم کو عمل میں بدل کر اپنے شعبے میں مہارت حاصل کرسکے۔ ڈپٹی ایگریکلچر ڈائریکٹر، ڈی ڈی ایم نابارڈ، زرعی سائنسدانوں، تکنیکی مشیروں وغیرہ نے زراعت کے شعبے میں ٹیکنالوجی کی ترقی اور استعمال سے متعلق اسکیموں، پروگراموں وغیرہ کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ایف پی او نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر، ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، ڈی ڈی ایم نابارڈ، ڈپٹی ایگریکلچر ڈائریکٹر کو آرگن کپڑے، باجرے کی ٹوکری اور الائچی کے پودے تحفے میں دے کر اعزاز سے نوازا۔ ڈی ایم نے پانچ ترقی پسند کسانوں سوربھ سریواستو، کرشنا کمار موریہ، سنتوش سنگھ بابون، رامپالی پال، ارجن پاسوان کو بازو بند اور توصیفی خطوط دے کر اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر نائب ضلع مجسٹریٹ بندکی منیش کمار، نائب تحصیلدار بندکی، ڈپٹی ایگریکلچر ڈائریکٹر رام ملن سنگھ پریہار، ڈی ڈی ایم نابارڈ پرسون چندرا، ضلع باغبانی افسر، مٹی کے تحفظ کے افسر، زرعی سائنسدان ڈاکٹر جتیندر سنگھ، ڈاکٹر سادھنا ویش، سہکار کسان پروڈیوسرز بھی موجود تھے۔ کمپنی لمیٹڈ کے آپریٹر رما کانت ترپاٹھی، سابق پرنسپل سرودیا انٹر کالج گوپال گنج سویمبر سنگھ، رام پرکاش سنگھ چوہان اور ایف پی او کے عہدیداروں کے ساتھ بڑی تعداد میں کسان موجود تھے۔ اس کے بعد ڈی ایم نے ملوان ڈیولپمنٹ بلاک کے شیوراج پور علاقے کے دھوتی کھیڑا میں بنے کرشن کمار موریہ کے فارم ہاؤس کا معائنہ کیا۔ کرشنا کمار موریہ نے کہا کہ بنجر زمین کو زرخیز بناکر آرگینک فارمنگ کی جارہی ہے اور باغبانی بھی کی جارہی ہے۔ جس میں مختلف انواع کے پودے لگائے گئے ہیں۔ جس میں امرود، آم، لیموں، مہوگنی، گوز بیری، جیک فروٹ، لیچی، شجرہ، سہتوت وغیرہ کے تقریباً 600 پودے لگائے گئے ہیں۔

بے رحم بہو نے بزرگ ساس کو بے دردی سے پیٹا

بریلی:12 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے شہر بریلی میں ایک خاتون کی ایسی حرکت سامنے آئی ہے جس کے بارے میں معلوم ہوتے ہی اس کا شوہر دنگ رہ گیا۔ سبھاش نگر تھانہ علاقہ میں رہنے والی ایک خاتون نے اپنی بوڑھی ساس کو بے دردی سے پیٹا۔ اس کا گلا دبا کر قتل کرنے کی کوشش کی۔ بزرگ عورت نے اپنے بیٹے کو بتایا۔ اس پر اس نے گھر میں خفیہ کیمرہ لگا لیا۔ بیوی کی یہ حرکتیں کیمرے میں قید ہوگئیں۔ متاثرہ لڑکی کی ساس کی شکایت پر پولیس نے بہو کے خلاف رپورٹ درج کرلی ہے۔ تلک کالونی کے رہنے والے سشیل کمار نے بتایا کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی گڑیا اس کی ماں کملیش دیوی کو مارتی تھی۔ رام پور کے ملک رہائشی بیوی کے مائیکے والے اس کی ماں پر گھر کا بیع نامہ کروانے کا دباؤ بناتے ہیں۔ جب کملیش دیوی نے سشیل کو اس بارے میں بتایا تو اس نے گھر میں خفیہ کیمرے لگا دیئے۔ کل سشیل کی بیوی نے اپنی ساس کو مارا پیٹا اور گلا دبا کر قتل کرنے کی کوشش کی۔ یہ واقعہ خفیہ کیمروں میں قید ہوگیا۔

کوئی صنم تو میں بھی بناتا تراش کر □ مجھ کو مرے مزاج کا پتھر نہیں ملا

ادبی تنظیم کاروان رہبر کے تحت مشاعرہ بعنوان نئے فنکار کا انعقاد

KARWAN
RAHBAR

لکھنؤ۔ ادبی تنظیم کاروان رہبر کے تحت مشاعرہ بعنوان نئے فنکار کا انعقاد دریائی ٹولہ پاٹا نالہ لکھنؤ میں خلیل اختر لکھنوی کی رہائش گاہ پر ہوا۔ جس کی صدارت سربراہ "کاروان رہبر" معید رہبر لکھنوی نے کی اور نظامت کے فرائض حشیم فاروقی نے بحسن وخوبی انجام دئے۔ حافظ امیر احمد کی تلاوت کلام ربانی اور خلیل اختر لکھنوی کی نعت پاک سے شروع ہونے والے اس مشاعرہ میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مزاح نگار پہلو لکھنوی اور جلال لکھنوی نے شرکت کی۔ صدر مشاعرہ معید رہبر لکھنوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اردو کے تئیں نئی نسل کی دلچسپی کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اردو والوں کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے اور اردو کے رسائل و جرائد خرید کر پڑھنے چاہئے یا کم از کم اردو کا ایک اخبار ہی روز خرید کر پڑھنا چاہئے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب ہم اردو اخبار روز گھر میں لائیں گے تو بچوں میں بھی اردو پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا، ساتھ ہی ساتھ اردو رسم الخط کے استعمال اور تلفظ کی ادائیگی پر بھی زور دیا۔ اسی طرح ہم فروغ اردو کا ایک ذریعہ بن سکتے ہیں۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

ہم نے کئی چراغ ادب میں جلائے ہیں
تب جاکے آج اتنے اجالے میں آئے ہیں
معید رہبر لکھنوی

کچھ ایسا زندگی میں الٹ پھیر ہو گیا
جس کو زبر سمجھتے تھے وہ زیر ہو گیا
پہلو لکھنوی

سالیاں ہوں تو ستانے میں مزا آتا ہے
جیسے کھجلی ہو کھجانے میں مزا آیا ہے
جلال لکھنوی

کوئی صنم تو میں بھی بناتا تراش کر
مجھ کو مرے مزاج کا پتھر نہیں ملا
عامر لکھنوی

میں سوچتا ہوں انکی تعریف میں لکھوں کیا
انداز ہیں غضب، کے تیور بھی ہیں بلا کے
طلحہ لکھنوی

جذبات اپنے دل کے میں بھی حشیم لکھ دوں
آنکھوں سے میری کچھ پل آنسو اگر نہ چھلکے
حشیم فاروقی

اُسے کیا ملے بھلا عشق میں جسے کھا گئی ہو وہ انگی
نہ تو رو سکے نہ ہی ہنس سکے نہ تو ہجر ہے نہ وصال ہے
حمید سرور بہرائچی

تو نہ آئیگا اگر میرے خیالوں میں کبھی
میری فکروں کو بنا دیں گی برادہ یادیں
درد فیض خان

تجھے میں چاہتا تو ایک پل میں ختم کر دیتا
ارے او زندگی احسان لے مجھ کو جیا میں نے
عالم شہکار گونڈوی

انکے علاوہ خالد لکھنوی، آتش لکھنوی، ثاقب احمد، ریان اعجاز، احمد آفتاب، ستیم روشن، جانی فیضان، عبداللہ منہاج نے بھی اپنے کلام پیش کئے۔ شرکاء میں محمد عتیق عتیقے، محمد لئیق، محمد سلمان، محمد اظہر، محمد تابش، محمد دانش وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ پروگرام کا اختتام پر شاندار عشائیہ پر ہوا میزبان خلیل اختر لکھنوی نے بھی شعراء وسامعین کا شکریہ ادا کیا

پوروتر ریلوے
ای-آکشن نوٹس
صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل کامرشیل منیجر، شمال مشرقی ریلوے، لکھنؤ ڈویژن کے ذریعہ لکھنؤ جنکشن اسٹیشن پر درج ذیل تفصیلات کے مطابق ملٹی پرپز اسٹال (ایم پی ایس) کے قائم کرنے و چلانے کیلئے ای آکشن کے توسط سے ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں جس کے کھلنے کی تاریخ 29.09.2023 وقت 13:00 بجے اور بند ہونے کی تاریخ 29.09.2023 وقت متعلقہ لاٹ کے مطابق ہے۔ اس آکشن کے تحت مینول آفر منظور نہیں ہوں گے۔ ای آکشن سے متعلق دیگر معلومات www.ireps.gov.in (E-Auction module) کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ توجہ دیں کہ ٹینڈر قیمت اور ضمانت رقم کی ادائیگی صرف online through payment mode کیا جائے گا جو کہ www.ireps.gov.in (E-Auction module) کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے، ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرس چیک، ایف ڈی آر، جمع رسیدیں وغیرہ کے توسط سے ادائیگی کی اجازت نہیں ہے۔ دیگر معلومات www.ireps.gov.in (E-Auction module) کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔ ای آکشن نوٹس نمبر، پلیٹ فارم نمبر، اسٹیشن، لوکیشن وغیرہ کی تفصیلات درج ذیل ہے۔ ای آکشن نوٹس نمبر:۔ MPS-LJN-LJN-MPS-5-23-1، اسٹیشن:۔ لکھنؤ جنکشن، پلیٹ فارم نمبر:۔ 01، لوکیشن:۔ پلیٹ فارم نمبر۔ 1 پر پی پی شیلٹر پول نمبر 22 و 23 کے درمیان (سابقہ چائو میجر مجبور رستوگی کے ایم پی ایس اسٹال کی جگہ پر)، کٹاگری:۔ دیگر پسماندہ طبقہ (او بی سی کٹاگری)، آکشن لاٹ بند ہونے کی تاریخ و وقت:۔ مورخہ 29.09.2023 وقت 13:40 بجے۔ ای آکشن نوٹس نمبر:۔ MPS-LJN-LJN-MPS-6-23-1، اسٹیشن:۔ لکھنؤ جنکشن، پلیٹ فارم نمبر:۔ 01، لوکیشن:۔ پلیٹ فارم نمبر۔ 1 پر پی پی شیلٹر پول نمبر 01 کے پاس (سابقہ چائو میجر کشن پرساد کے ایم پی ایس اسٹال کی جگہ پر)، کٹاگری:۔ درج فہرست ذات (ایس سی کٹاگری)، آکشن لاٹ بند ہونے کی تاریخ و وقت:۔ مورخہ 29.09.2023 وقت 13:30 بجے۔
ڈویژنل ریل منیجر / کامرشیل
لکھنؤ
CPRO/Comm.-122
مسافر سہولت سے متعلق شکایت کیلئے
موبائل نمبر: 09794845955 پر SMS کریں۔
ٹرینوں میں بیڑی / سگریٹ نہ پئیں

سب سے پچھڑے بلدیات میں نافذ ہوگی آکانچھی نگر اسکیم

لکھنؤ:12 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے منگل کو 20 ہزار سے ایک لاکھ کی آبادی والے سب سے پچھڑے 100 بلدیات میں آکانچھی نگر اسکیم نافذ کئے جانے کی تجویز کو منظوری دی ہے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں آج یہاں منعقد ہوئی کابینی میٹنگ میں اس تجویز کو منظوری دی گئی۔ وزیر مالیات سریش کمار کھنہ نے میڈیا نمائندوں کو اسکیم کے تحت ان بلدیات میں چل رہی سرکاری اسکیمات کے ساتھ ہی مرکز و ریاستی حکومت، ایم ایل اے، ایم پی فنڈ سمیت دیگر اداروں سے تعاون حاصل کرکے کنورژن کے ذریعہ سے پروجکٹوں کو نافذ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کے تحت 762 شہری اداروں میں سے 100 آکانچھی نگروں کا انتخاب نیتی آیوگ کے ذریعہ 16 پیرامیٹرز کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ان میں یہ اسکیم 31 مارچ 2026 تک نافذ رہے گی تاہم ڈیش بورڈ کے ذریعے اس کی مانیٹرنگ 31 مارچ 2028 تک جاری رہے گی۔ یہ اسکیم وسائل کے مثالی استعمال اور معاشی ترقی کے مواقع میں اضافہ کرکے نقل مکانی کو روکنے میں مددگار رہوگی۔ جناب کھنہ نے کہا کہ کابینہ نے سہارنپور، ایودھیا اور فیروز آباد میں اے سی الیکٹرک بسوں کے چلانے سے متعلق تجویز کو بھی منظوری دے دی ہے۔ ان شہروں میں الیکٹرک بسوں کے آپریشن، انتظام اور دیکھ بھال کے لیے کمپنیز ایکٹ 2013 کے تحت متعلقہ ڈویژن کے کمشنر کی سربراہی میں ایک نئی SPV تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایس پی وی کو شہروں میں بسیں چلانے کے لیے روٹس طے کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ روٹس پر کرایہ کا تعین کرنے کے علاوہ مسافروں کو یہ حق بھی حاصل ہوگا کہ وہ انہیں فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں تبادلہ خیال کریں۔

مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ میں محفل اعلیٰ حضرت کا انعقاد

Bazm e Faizan e Raza

لکھنؤ۔ مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ حق پلازہ ابرار نگر لکھنؤ میں پیر طریقت عارف ملت حضرت شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ ردولی شریف و بانی ادارہ کی صدارت اور قاری شمس تبریز قادری پرنسپل ادارہ کی قیادت میں 105 واں عرس اعلی حضرت کے موقع پر محفل کا انعقاد کیا گیا۔ حافظ تاج محمد متعلم ادارہ کی تلاوت سے محفل کا آغاز ہوا۔ ادارہ کے استاذ قاری اقبال احمد ضیائی وطلبا نے نعت و منقبت کے اشعار پیش کیے۔ مولانا محمد سہیل اشرفی استاذ ادارہ نے محفل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت وعقیدت اور دنیا سے برائیوں کے سد باب کے لئے اعلی حضرت کے کتب ورسائل کا مطالعہ اور ان کی تعلیمات پر مکمل پیرا ہونا نہایت ضروری ہے۔ مولانا اجمل حسین صابری نے بھی اعلی حضرت کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ادارہ کے اساتذہ وطلبا کثیر تعداد میں موجود رہے۔ اخیر میں صلوۃ و سلام وقل شریف کے بعد قاری محمد صدیق قادری کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔

جنرل منیجر ناردرن ریلوے نے کام کی پیش رفت کا لیا جائزہ

وقت کی پابندی کو بہتر بنانے اور مال کی لوڈنگ اور آمدنی بڑھانے پر زور

لکھنؤ۔ شری شوبھن چودھری، جنرل منیجر، ناردرن ریلوے نے آج شمالی ریلوے کے سربراہان اور ڈویژنل ریلوے منیجرز کے ساتھ شمالی ریلوے کی کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ میٹنگ میں اسٹیشنوں پر مسافروں کو سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا گیا جس میں پلیٹ فارم کی توسیع، واش ایبل ایپرن، پلیٹ فارم کی سطح کو بلند کرنے، سیکنڈ انٹری کی فراہمی، فٹ اوور برجز، اسکلیٹرز، لفٹس اور مین گیٹس سمیت اسٹیشن کی عمارتوں میں معذور افراد کے لیے سہولیات کی فراہمی پر غور کیا گیا۔ اسٹیشنوں کی بہتری وغیرہ پر زور دیا گیا۔ انہوں نے نقل وحرکت اور دیگر ترقیاتی انفراسٹرکچر اور فریٹ لوڈنگ کے کاموں کا جائزہ لیا۔ کام کی پیشرفت کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ، جنرل منیجر نے 9 الرٹ ملازمین کو ریلوے مسافروں اور ریلوے املاک کی حفاظت اور حفاظت میں اعلی معیار کو برقرار رکھنے میں نمایاں شراکت کے لیے سیفٹی ایوارڈز پیش کیے۔ انہوں نے ٹرینوں کے وقت کی پابندی کا بہتر ریکارڈ رکھنے، نقل وحرکت میں اضافے سے متعلق کاموں کو تیز کرنے اور پیش رفت کو چیک کرنے کے لیے مہم چلانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے جاری مون سون سیزن کے دوران سیکورٹی بڑھانے پر زور دیا اور ریلوے آپریشن کے دوران رکاوٹوں کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے پٹریوں، ویلڈز کی دیکھ بھال کے معیارات اور زون کی جانب سے پٹریوں کے قریب پڑے اسکریپ کو ہٹانے کے لیے کیے گئے کام کا جائزہ لیا۔ انہوں نے پٹریوں، ٹرینوں اور احاطے پر برقی حفاظت پر توجہ دینے پر زور دیا۔ ٹرینوں کی رفتار میں اضافہ ہماری ترجیح ہے اور اس سے متعلقہ کاموں کو تیز کیا جائے تاکہ وہ وقت پر مکمل ہوسکیں۔ جنرل منیجر نے ریلوے ٹریکس کے ساتھ درختوں کی کٹائی اور جھاڑیوں اور جڑی بوٹیوں کو ہٹانے کے کام پر بھی توجہ دی۔ جناب چودھری نے ریلوے آپریشنز میں انسانی غلطیوں کو کم کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے ٹریکس پر دراڑیں اور ریل ویلڈز کی کڑی نگرانی کی جائے اور کسی قسم کی خرابی کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ فریٹ بزنس ڈویلپمنٹ پر بات کرتے ہوئے جنرل منیجر نے بزنس ڈویلپمنٹ یونٹس کو ہدایت کی کہ وہ ریل صارفین کے درمیان اعتماد اور تعاون کا ماحول پیدا کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریلوے کی طرف سے پیش کردہ رعایتیں اس کے تمام صارفین تک پہنچنی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ غذائی اجناس اور دیگر اشیاء کی ترسیل ہر ماہ کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ شمالی ریلوے اپنے صارفین کو محفوظ، آسان اور بہتر خدمات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

غیرمجاز دکانداروں کے خلاف اچانک چیکنگ

لکھنؤ۔ شمالی ریلوے لکھنؤ ڈویژن کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کی کیٹرنگ ٹیم نے غیر مجاز دکانداروں کے خلاف اچانک چیکنگ کی۔ اس جانچ کے دوران جب ٹرین نمبر 13010 دون ایکسپریس لکھنؤ اسٹیشن پہنچی تو ٹیم نے اس کی مکمل جانچ کی۔ اس تفتیش کے دوران 8 دکانداروں کو ٹرین میں کھانے کے پیکٹ وغیرہ غیر مجاز طور پر فروخت کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ انکوائری پر، ان دکانداروں سے کسی بھی قسم کا کوئی درست اجازت نامہ نہیں ملا۔ ان غیر مجاز دکانداروں کو مزید قانونی کارروائی کے لیے ریلوے پروٹیکشن فورس، لکھنؤ کے حوالے کردیا گیا۔

اسٹیشنوں پر منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث بین ریاستی گروہ کے خلاف مہم

لکھنؤ۔ جی آر پی ٹرینوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث بین ریاستی گروہ کے خلاف مہم چلا رہی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ، جی آر پی کی ہدایت پر، غیر قانونی منشیات کی اسمگلنگ کے واقعات کو روکنے اور ملزم کو گرفتار کرنے کے لیے چلائے جانے والے ایک چیکنگ آپریشن میں منگل کو ایک ملزم کو گرفتار کیا گیا۔ چارباغ ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 4 اور 5 کے مغربی سرے پر انسپکٹر انچارج سنجے کھروار پولس اسٹیشن جی آر پی چارباغ کی قیادت میں تشکیل دی گئی ٹیم نے ایک ملزم کو گرفتار کیا۔ جن کے قبضے سے 1 کلو 70 گرام غیر قانونی افیون جس کی تخمینہ مالیت 12 لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے برآمد کرلی گئی۔ ملزم کو عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اپنا نام ابصار احمد ولد مرحوم شیخ ستار ساکن گاؤں ماجھاریہ، چمپارن، بہار بتایا۔

اودھ نامہ

سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے

اتر پردیش کے ضلع مئو کے گھوسی ضمنی انتخاب میں سماج وادی پارٹی کی جیت اور بھاجپا کے دارا سنگھ کی ہار کے اسباب اور آنے والے الیکشن میں اس کے نتائج پر غور وفکر آج کل صرف سیاسی پارٹیوں میں ہی نہیں بلکہ عوام کے درمیان بھی یہ موضوع بحث ہے کہ گھوسی میں بہوجن سماج پارٹی بھلے ہی الیکشن نہیں لڑی ہے لیکن اس نے بالواسطہ بھاجپا کے خلاف اور سپا کے حق میں کام کیا ہے۔ اگر بہوجن سماج پارٹی گھوسی کا الیکشن لڑتی تو ممکن ہے کہ نتیجہ بدل جاتا۔ (جیسا کہ ان کی پارٹی کے لوگوں کا خیال تھا کہ ہمیں الیکشن لڑنا چاہئے) کیونکہ مایاوتی نے اعلان کیا تھا کہ ووٹرس یا تو الیکشن بوتھ پر نہ جائیں اور اگر جائیں تو "نوٹا" والا بٹن دبائیں، جب نتائج آئے تو یہ دیکھا گیا کہ نوٹا پر ایک ہزار ہی ووٹ پڑے ہیں، تو کیا بہوجن سماج کے ووٹ صرف ایک ہزار ہی ہیں۔ یا مایاوتی جی کا اعلان یا اپیل کا کوئی خاص اثر ان کے ووٹرس پر نہیں پڑا ہے۔ یا پھر ووٹرس کا مزاج بدلا ہے اور وہ اب بھارتیہ جنتا پارٹی کی پالیسیوں کو ناپسند کرنے لگے ہیں۔ اس طرح کے کئی سوال عوام کے درمیان موضوع بحث ہیں۔

ایک طرف تو اس نتیجہ سے حزب اختلاف اتحاد "انڈیا" نے فتح سے اپنی شروعات کی ہے تو دوسری طرف سماج وادی پارٹی کے لئے بھی یہ اچھا شگون ہے۔ لیکن ایک طبقہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ دارا سنگھ کی ہار بھارتیہ جنتا پارٹی کی اندرونی کشمکش کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ بعض لوگ نہیں چاہتے تھے کہ دارا سنگھ گھوسی میں جیت درج کریں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس میں یوگی جی کی ناراضگی کو دخل ہے کیونکہ دارا سنگھ کی بھاجپا میں انٹری یوگی جی کی مرضی کے بنا ہوئی تھی۔ اس لئے وہ دکھانا چاہتے تھے کہ اتر پردیش میں ان کی مرضی کے بنا پتہ نہیں ہل سکتا لہٰذا ان کا شراپ (بددعا) دارا سنگھ کی شکست کا سبب بن گئی۔ ایک حلقہ کا کہنا ہے کہ اس میں مرکز کے بڑے لیڈران کا ہاتھ ہے وہ نہیں چاہتے تھے کہ گھوسی میں دارا سنگھ بھاجپا کے ٹکٹ سے اپنی جیت درج کرائیں۔ وجہ کچھ بھی ہو لیکن سامنے کا سچ یہی ہے کہ بھاجپا اور راج بھر کے بڑے بڑے دعووں کے باوجود گھوسی میں اس کی ہار ہوئی اور سماج وادی پارٹی جس کا اس سیٹ پر پہلے بھی قبضہ تھا اس نے اپنے قبضے کو برقرار رکھا ہے۔ اس نتیجہ کے بعد سب بڑا سوال یہ ہے کہ کیا بہوجن سماج پارٹی کا کھیل اب اسمبلی الیکشن کے بعد (جس میں اسے صرف ایک سیٹ پر سمٹنا پڑ گیا ہے) پارلیمانی الیکشن میں بھی ختم ہوگیا ہے، کیونکہ گھوسی میں مایاوتی کی اپیل اور ووٹروں کا ردعمل تو یہی بتاتا ہے۔ دوسرا سوال یہ بھی ہے کہ مایاوتی نے الیکشن نہ لڑنے کا فیصلہ کرکے کیا واقعی در پردہ ایس پی کی مدد کی ہے، جبکہ وہ سب سے بڑی دشمن ایس پی کی ہی ہیں اور ان کی پالیسیاں اور نظریات اور بیانات بھارتیہ جنتا پارٹی کے حق میں جاتے ہیں اور جب وہ کسی ایشو پر بھاجپا کی مخالفت کرتی بھی ہیں تو ان کا لہجہ کافی نرم ہوتا ہے۔ پھر وہ ایک کہنہ مشق سیاسی لیڈر ہیں انھیں خوب پتہ ہے کہ اگر وہ الیکشن لڑتیں تو جیت تو نہ پاتیں لیکن اس کا فائدہ بھاجپا کو ہوتا۔ اور ان کی حریف سپا ہار جاتی۔ یا پھر وہ اس الزام کو دھونا چاہتی تھیں کہ وہ اکثر بھاجپا کو فائدہ پہونچانے کے لئے امیدواروں کا انتخاب کرتی ہیں۔

ان تمام نکات پر غور وفکر کرنے کے بعد یہ بھی امکانات بنتے جارہے ہیں کہ کیا 2024 پارلیمانی الیکشن میں ایک بار پھر بوا (مایاوتی) اور (بھتیجہ) ایک اسٹیج پر آئیں گے۔ بوا اور بھتیجے دونوں نے 2022 کا اسمبلی الیکشن الگ الگ لڑ کر اپنا انجام دیکھا ہے بھتیجہ تو اپنی لاج بچا لے جانے میں کامیاب ہوگیا لیکن بوا جی محض ایک سیٹ پر سمٹ کر رہ گئیں۔ اب جبکہ چچا شیو پال سنگھ بھی بھتیجے کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑے ہیں اور انھوں نے اپنی طاقت کا احساس بھی کرا دیا ہے۔ چاہے وہ بہو ڈمپل کا الیکشن ہو یا گھوسی کا الیکشن۔ اکھلیش اور شیو پال کے اختلافات کس حد تک گہرے ہوگئے تھے اس کا علم سب کو ہے لیکن ملائم سنگھ یادو کی موت کے بعد دونوں نہ صرف قریب آگئے بلکہ ساتھ ہوگئے۔ اب شیو پال کو ذمہ داریاں بھی بڑی ملی ہوئی ہیں اور وہ بھی جان چکے ہیں کہ ان کی عزت اور ساکھ سپا میں رہ کر ہی بچی رہ سکتی ہے اور سپا بھی یہ جانتی ہے کہ شیو پال کو الگ رہ کر کچھ حاصل نہیں ہوگا، اب شیو پال نے اندر ہی اندر یہ سمجھوتہ بھی کر لیا ہے کہ اگر پارٹی کو اکثریت ملتی ہے تو وزیر اعلیٰ اکھلیش ہی ہوں گے اور پاور کا ایک بڑا حصہ ان کے ہاتھ میں ہوگا۔

مایاوتی فی الحال کھل کر سامنے نہیں آرہی ہیں کیونکہ لوگوں کا کہنا ہے کہ جس دن وہ کھل کر سماج وادی کے ساتھ ہوں گی اسی دن ان کے پیچھے سرکاری جانچ مشینری سرگرم ہو جائے گی۔ لیکن جب الیکشن کا اعلان ہوگا تو ای ڈی اور سی بی آئی کا خوف کچھ کم ہو جائے گا۔ اور پھر اندر خانہ ایک سمجھوتہ کرلیں گی جس سے سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ وہ یہ جانتی ہیں کہ جب تک بھاجپا ان کے سر پر حکومت کے روپ میں سوار رہے گی ان کی سیاسی زندگی میں نشیب ہی نشیب آتے رہیں گے۔ اور وہ یہ بھی جانتی ہیں کہ وہ تنہا الیکشن لڑ کر اب کچھ نہیں کرسکتیں سوائے بھاجپا کو جتانے اور اپنی سیاسی قبر مزید گہری کرنے کے۔ دوسری طرف اکھلیش بھی جانتے ہیں کہ وہ "انڈیا" اتحاد کا حصہ ضرور ہیں لیکن اس اتحاد میں جو پارٹیاں شامل ہیں ان کا کوئی خاص اثر اتر پردیش میں نہیں ہے، خواہ وہ کانگریس ہی کیوں نہ ہو۔ بی ایس پی بھلے ہی ایک سیٹ پر سمٹی ہوئی ہے لیکن وہ سپا کو ہرانے میں اب بھی اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ اس لئے اکھلیش کا فائدہ بھی یوپی میں بی ایس کے ساتھ اتحاد میں ہے۔

سناتن کے ساتھ بائیڈن: یک نہ شد دو شد

ڈاکٹر سلیم خان

بی جے پی کے ستارے فی الحال گردش میں ہیں۔ وہ ایک مصیبت کو دعوت دیتی ہے تو اس کے ساتھ دوسری مفت میں چلی آتی ہے۔ مثلاً جی ٹوئنٹی کا اجلاس ہی کیا کم تھا کہ اس کے ہمراہ امریکی صدر کو سرکاری دورے پر بلا لیا۔ چین اور روس کے انکار سے ویسے ہی جی ٹوئنٹی کا دم نکال دیا اب اگر بائیڈن بھی نہ آتے تو رنگ میں بھنگ پڑ جاتا۔ ان کی آمد کو یقینی بنانے کی خاطر اجلاس کے ساتھ سرکاری دورہ نتھی کردیا گیا۔ امریکی صدر کسی سربراہ سے ملاقات کے بعد منہ نہیں چھپاتا بلکہ اخباری نمائندوں کو بات چیت سے واقف کرا کر ان کے سوالات کا جواب دیتا ہے۔ مودی جی سے تو اپنی رٹی رٹائی تقریر کے سوا کچھ ہوتا۔ امریکہ میں انہوں نے ہمت کرکے دو سوالات کا جواب دینے کی جرأت دکھائی تو صبرینا صدیقی نے انہیں پانی پلا دیا۔ مودی جی کا وہ خوف اپنے ملک میں بھی نہیں گیا اس لیے امریکی صدر جو بائیڈن کی ٹیم کو دہلی میں دو طرفہ میٹنگ کے بعد میڈیا نے سوالات کی اجازت نہیں دی۔

دنیا کی تاریخ میں صحافیوں سے اس قدر خوفزدہ اور بزدل حکمراں کی مثال دینے سے قاصر ہے۔ صدر بائیڈن کو صحافیوں کے ساتھ اپنے من کی بات کہنے کے لیے ویتنام جانا پڑا۔ اس طرح ثابت ہوگیا کہ ہندوستان کے اندر صحافتی آزادی ویتنام جیسے پسماندہ ملک سے بھی بدتر ہے۔ امریکہ سے بائیڈن کے ساتھ آنے والے صحافیوں کو جس طرح یرغمال بنا کر اپنے فرض منصبی سے روکا گیا اس سے تو سارے عالم میں ہندوستان کی ناک کٹ گئی پھر اس کے بعد نکٹے نایک کے تماشے میں بھلا کیا دم رہا؟ عالمی خبر رساں ایجنسی رائٹرز نے انکشاف کیا کہ 8 ستمبر کو نئی دہلی پہنچنے کے بعد مودی نے بائیڈن کے ساتھ بند کمرے میں ملاقات کی۔ اس دوران امریکی نامہ نگاروں کو ایک بس میں یرغمال بنا کر رکھا گیا۔ امریکی صدر کو دنیا بھر میں کور کرنے والے صحافیوں پر امریکہ میں مودی کے چہیتے دوست ڈونالڈ ٹرمپ نے بھی ایسی پابندی لگانے کی حماقت نہیں کی تھی۔ فی الحال احمقوں کی بارات میں ہندوستانی وزیر اعظم سے بہتر دولہا نہیں ہے۔ ان کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔

بائیڈن نے مودی کے ساتھ انسانی حقوق اور آزادیٔ صحافت کے احترام کا مسئلہ پر گفتگو کی۔ امریکی صدر کو ان مسائل بولنے سے روکنے کے عمل نے بتا دیا کہ یہاں اظہار رائے کی آزادی کس طرح دم توڑ چکی ہے۔ مودی کا احساس جرم انہیں 'نہ خود بولوں گا اور نہ کسی کو بولنے دوں' کی حکمت عملی اختیار کرنے پر مجبور کردیتا ہے۔ ارے بھائی اتنا ڈر لگتا ہے تو احمد آباد جا کر آرام کریں۔ دنیا کے سامنے ملک کا نام بدنام کرنے سے کیا حاصل؟ سی این این نے امریکی قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان کے حوالے سے کہا 'چونکہ یہ ملاقات وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر تھی اس لیے ہندوستانی سرکار نے پریس کو سوال پوچھنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ وزیر اعظم کے گھر میں رہتا ہی کون ہے کہ جس کی خاطر پریس والوں کو دور رکھا گیا۔ مودی جی کو صحافیوں کے گھر آنے سے اتنا ڈر لگتا ہے مذکورہ ملاقات کہیں اور رکھ دیتے۔ ویسے وزیر اعظم سرکاری محل تو کافی کشادہ ہے مگر دل کی تنگی انہیں لے ڈوبی ہے۔

میڈیا والوں نے اپنی تضحیک کا انتقام لینے کی خاطر مودی اور بائیڈن کے درمیان دو طرفہ بات چیت کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ بیان کو امریکی نظر انداز کردیا۔ سی این بی سی سمیت سی این این نے مودی پر اس سربراہی کانفرنس کو اپنے سیاسی مفاد کی خاطر استعمال کرنے کا سنگین الزام لگا دیا۔ امریکی میڈیا نے نہ صرف دو طرفہ بات چیت کو نظر انداز کیا بلکہ پورے جی ٹوئنٹی پر نزلہ اتار دیا۔ سربراہی اجلاس کے مشترکہ بیان میں آزادی، جمہوریت، انسانی حقوق، شمولیت، تکثیریت اور تمام شہریوں کے لیے مساوی مواقع، مشترکہ اقدار اور باہمی تعلقات کی مضبوطی پر زور دینا منافقت کی عظیم ترین منزل تھی کیونکہ ان اقدار کو میزبان ملک سے زیادہ کوئی اور پامال نہیں کرتا۔

بائیڈن کے ساتھ ساتھ ملک بھر میں سناتن دھرم کا مدعا فی الحال مودی سرکار کی خوب مٹی پلید کررہا ہے۔ حکومت ہند نے جی ٹوئنٹی کی دعوت طعام میں ملک ارجن کھڑگے کو نظر انداز کرکے اودے ندھی اسٹالن کے سارے الزامات کو درست ثابت کردیا۔ کھڑگے ملک کی سب سے بڑی حزب اختلاف کے صدر اور ایوان بالا میں رہنما ہیں لیکن ان کا تعلق دلت سماج سے ہے۔ انہیں نہیں بلانے کا معاملہ محض کینہ پروری تک محدود نہیں رہا بلکہ اسے بجا طور ذات پات کی تفریق سے جوڑ دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایوان پارلیمان کی عمارت کا جب افتتاح ہوا تو اس وقت بھی صدر مملکت کو نظر انداز کرکے تمل ناڈو کے پنڈتوں کو بلایا گیا جن کا وہاں کوئی کام نہیں تھا۔ ایسا اس لیے ہوا کہ عزت مآب دروپدی مرمو کا تعلق قبائلی سماج ہے جسے منوواد حقیر سمجھتے ہیں۔ ملک کی اولین شہری ہونے کے باوجود ان کو دہلی کے اندر جگن ناتھ مندر میں اندر تک داخل ہونے سے منع کردیا گیا تھا۔ حزب اختلاف کے رہنما اور صدر مملکت کے ساتھ یہ سلوک اودے ندھی اسٹالن کے الزامات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس طرح کی ڈھٹائی کا مظاہرہ مودی سرکار کی عادت بن گئی اور دنیا بھر کی لعنت ملامت سے بھی اسے عار محسوس نہیں ہوتی۔

رام مندر کے شیلانیاس میں بھی یہی ہوا تھا۔ اتر پردیش کے رہنے والے رام کے ہم نام صدر مملکت رام ناتھ کووند کو ایودھیا سے قریب پھٹکنے تک نہیں دیا گیا۔ رام ناتھ کووند کے ساتھ روا رکھے جانے والے معاندانہ سلوک کی وجہ ان کا دلت سماج سے تعلق تھا۔ کسی صدر کو سبکدوشی کے بعد 'ایک ملک ایک انتخاب' کمیٹی کی سربراہی سونپ دینا بھی توہین سے کم نہیں ہے۔ جناب رام ناتھ کووند نے بھی اسے برداشت کرلیا کہ کیونکہ انکار کی صورت میں انہیں بھی کسی خودساختہ الزام پھنسانے سے پس و پیش نہیں ہوگا۔ ایودھیا میں ملک کے اولین شہری کے بجائے موہن بھاگوت کو دعوت دینا مضحکہ خیز تھا کیونکہ ان کے پاس نہ کوئی سرکاری عہدہ ہے اور نہ وہ رام جنم بھومی نیاس کا حصہ ہیں۔ اس اعزاز کے لیے ان کا برہمن ہونا کافی ہوگیا۔ یہی الزام تو سوامی پرشاد موریہ لگاتے ہیں کہ ہندو دھرم کے نام پر ساڑھے تین ہزار سال سے دلتوں کو جھانسہ دیا جارہا ہے۔

سناتن دھرم پر اعتراض آیا تو موہن بھاگوت نے یہ کہہ کر ستیا ناس کردیا کہ ہمارے ملک میں پچھلے دو ہزار سالوں سے بہت سے انسانوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک ہوتا ہے اور اس کو ختم کرنے میں دو سو سال بھی لگ سکتے ہیں۔ اس کے بعد جی ٹوئنٹی میں جب مودی نے ڈھائی ہزار سال سے ہندوستان کو امن وسلامتی کا گہوارہ کہا تو عام لوگوں کو ہنسی آگئی اور اندھے بھگت کنفیوز ہوگئے کیونکہ ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ان میں سے کس کی بات مانیں۔ ویسے اس گئی گزری حالت میں بھی کذب گوئی کے اندر بھاگوت کی مجال نہیں کہ مودی کو پچھاڑ سکیں۔ سنگھ کے متضاد رویہ نے اودے ندھیکے ساتھ اے راجہ، کارتی چدمبرم، پرینکھ گے، سوامی پرساد موریہ اور بہار کے وزیر تعلیم چندر شیکھر کو درست ثابت کردیا ہے۔ اب یہ معاملہ سناتن کی توہین سے آگے بڑھ کر اسلام کی تعریف تک پہنچ گیا ہے۔ بہار کے وزیر تعلیم چندر شیکھر نے پیغمبر اسلام محمد ﷺ کو 'مریادا پرشوتم' کہہ کر سنگھ پریوار کی جان جلا دی کیونکہ سنسکرت میں 'مریادا' کا ترجمہ 'عزت وراستبازی'، اور 'پرشوتم' کا مطلب 'عظیم انسان' ہوتا ہے۔

مودی جی جس وقت بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے ساتھ جی ٹوئنٹی کی دعوت اڑا رہے تھے تو ان کا وزیر تعلیم کرشن جنم اشٹمی کے موقع پر نالندہ کے قریب بابا ابھے ناتھ دھام کے احاطے میں ایک اجتماع سے خطاب کررہا تھا۔ چند ماہ قبل رام چرت مانس پر تیکھی تنقید کرنے والے چندر شیکھر نے ببانگ دہل کہا کہ 'جب دنیا میں برائی بڑھتی جارہی تھی، ایمانداری ختم ہورہی تھی، دھوکے بازوں اور بدکرداروں کی تعداد بڑھ گئی تھی تو اس وقت ایمانداری لانے کے لیے وسطی ایشیا کے علاقے میں، خدا نے مریادا پرشوتم محمد صاحب کو زمین پر بھیجا تھا۔'' اس تقریب میں ریاست کے فن اور ثقافت کے وزیر جیتندر رائے، وزیر محنت وسائل سریندر رام، سائنس اور اطلاعات کے وزیر محمد اسرائیل منصوری، بلساکے سابق ایم ایل اے، پارٹی کے ترجمان شکتی سنگھ یادو اور سابق ایم ایل اے چندر شیکھر پرساد بھی موجود تھے۔

وزیر تعلیم نے یہ بھی کہا کہ ''مریادا پرشوتم شری رام ذات پات کے ڈھانچے سے خوش نہیں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ماتا شبری کا چکھا ہوا بیر کھا کر یہ پیغام دیا کہ ذات پات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چندر شیکھر نے کہا کہ ہم رام کے اس طرز عمل کی توثیق نہیں کررہے ہیں'' چندر شیکھر کے اس بیان نے سنگھ پریوار کے تن بدن میں آگ لگا دی۔ اس نے چندر شیکھر کا جواب دینے کی خاطر بی جے پی نے او بی سی مورچہ کے قومی جنرل سکریٹری نکھل آنند کو میدان میں اتارا۔ آنند نے کہا کہ چندر شیکھر نے جنم اشٹمی کے پروگرام میں کرشن کے تقدس کو مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے مطابق وزیر تعلیم چندر شیکھر کا سناتن دھرم کے خلاف تبصرہ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ بولے 'ان دنوں، اپوزیشن اتحاد سناتن دھرم کی توہین کرکے اسلام اور پاکستان کی حمایت کے ذریعہ اپنے ووٹ بینک کو مضبوط کررہے ہیں۔ آنند نے مشورہ دیا کہ وہ محمد صاحب کے مقابلے میں بھگوان شری کرشنا کے وجود کو نہیں دیکھ سکتے ہیں، تو انہیں مولانا ٹوپی پہننی چاہیے، نماز پڑھنی چاہیے، ختنہ کرا کر پاکستان چلے جانا چاہیے۔ آنند کو پتہ ہونا چاہیے کہ اب اس ملک سے کوئی نہیں جائے گا بلکہ ہندوتوا نوازوں کو اپنا بوریہ بستر گول کرکے ہمالیہ پربت کے کسی غار میں جا کر دھونی رمانا ہوگا۔ فی الحال بائیڈن اور سناتن دونوں سنگھ پریوار کے لیے مصیبت بنے ہوئے ہیں۔ ☆☆☆

ایک ملک ایک انتخاب

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

ہندوستان میں ایک ملک ایک کرسی، ایک دفاعی فوج، ایک قانون، ایک جھنڈا، ایک عدالتی نظام اور ایک نظام مواصلات کا پہلے ہی سے رائج ہے، اس بنیاد پر رومنگ سسٹم کو ختم کردیا گیا، اب ایک ملک ایک انتخاب کی بات چل رہی ہے اور اسی کے لیے غالباً پارلیامنٹ کا خصوصی اجلاس ۱۸ ستمبر سے خلاف معمول بلایا گیا ہے، اور اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کے جائزہ لینے کے لیے ایک آٹھ نفری کمیٹی سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کی سربراہی میں بنائی گئی ہے، کانگریس کے ادھیر رنجن چودھری نے اس کمیٹی سے خود کو الگ کرلیا ہے اس لیے اب ارکان کی تعداد سات رہ گئی ہے۔ آزادی کے بعد 1967 تک ملک میں سیاسی استحکام تھا، ریاستوں میں چھوٹی چھوٹی پارٹیاں خودرو پودے کی طرح سامنے نہیں آئی تھیں، مرکز اور ریاست کے بارے میں انتخابی نظریہ الگ الگ نہیں ہوا کرتا تھا، سیاسی استحکام کی وجہ سے دونوں کی مدت کار ایک ساتھ مکمل ہوتی تھی اور انتخاب بھی ایک ساتھ ہوجاتا تھا، یہ ایک اتفاق تھا، قانونی اور دستوری طور پر ایسا کرانا ضروری نہیں تھا۔ 1967 میں آٹھ ریاستوں میں کانگریس برسر اقتدار نہیں آسکی اور آپسی رسہ کشی میں اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے پارلیامنٹ کو 1970 میں وقت سے پہلے تحلیل کردیا، 1975 میں ہنگامی حالت (ایمرجنسی) کے نافذ ہونے کے بعد پارلیامنٹ کی مدت کار چھ سال ہوگئی، 1977 میں جنتا پارٹی کی حکومت بنی تو اس نے کئی ریاستوں کے وزراء اعلیٰ کو ہٹا کر صدر راج لگا دیا، جنتا پارٹی کی حکومت ڈھائی سال میں ہی گر گئی، اس طرح ریاست اور مرکز میں ایک ساتھ انتخاب کرانا ممکن نہیں ہوسکا اور دونوں کے انتخابات الگ الگ ہونے لگے، کیونکہ ہندوستان کی تمام ریاستی اسمبلیوں کی مدت کار ایک ساتھ ختم نہیں ہو رہی تھی اور پارلیامنٹ کی مدت کار سے اسمبلیوں کی مدت کار کا جوڑ نہیں بیٹھ رہا تھا، لیکن یہ چرچا کا موضوع رہا کہ ایک ملک، ایک انتخاب مفید ہے یا مضر۔

سب سے پہلے 1999 میں لاکمیشن نے اپنی 170 ویں رپورٹ میں پارلیامنٹ اور اسمبلی کے انتخابات ایک ساتھ کرانے کی تجویز رکھی 2015 میں عوامی شکایات، قانون وانصاف کی پارلیمانی کمیٹی نے دونوں انتخاب ایک ساتھ کرانے کی سفارش کی، 2017 میں نیتی آیوگ نے ایک دستاویز جاری کیا، جس کے مطابق دو مرحلوں میں انتخاب کی تجویز رکھی گئی تھی۔ اگست 2018 میں لا کمیشن نے نیتی آیوگ کی دو مراحل میں انتخابات کرانے کی تجویز کو تسلیم دسمبر 2022 میں لاکمیشن نے ایک ساتھ انتخاب کرانے کی تجویز پر سیاسی پارٹیوں، انتخابی کمیشن، بیوروکریٹ، ماہرین تعلیم وسیاست سے رائے طلب کی، رائے کیا آئی، لاء کمیشن نے اس رپورٹ کو اب تک عام نہیں کیا ہے۔

پھر ایسا کیا ہوا کہ مودی جی اور بھاجپا کو بیک وقت اس کی یاد آگئی، اسکی وجہ حزب مخالف کا اتحاد ہے اور حکومت ایک نیا موضوع چھیڑ کر بے روزگاری، مہنگائی، سرحد پر چینی تناؤ سے لوگوں کی توجہ ہٹانا چاہتی ہے، چندریان-۳ کی کامیابی میں گو حکمراں طبقے کا کوئی کمال نہیں ہے، یہ سارا کمال اسرو کا ہے، لیکن اس کی کامیابی کا سہرا بھی مودی جی نے اپنے سر لے لیا اور لوگوں کی توجہ اس کامیابی کی طرف مبذول کرنے کے لیے ایک لمبی تقریر کر ڈالی اور جن کی یہ اصل کامیابی تھی ان کو تقریر کرنے اور اپنی بات رکھنے کے لیے بہت کم وقت مل سکا۔

اب تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ 18 ستمبر سے 22 ستمبر تک پارلیامنٹ اور راجیہ سبھا کا خصوصی اجلاس بلا لیا گیا ہے، جس کا کوئی ایجنڈہ بھاجپا کے علاوہ کسی کے سامنے نہیں ہے۔ سیاسی پنڈتوں کے اندازے کے مطابق اس خصوصی اجلاس کی پانچ نشستوں میں خواتین رزرویشن، یکساں شہری قانون، ایک ملک ایک انتخاب، آئی پی سی، سی آر پی سی قوانین میں ترامیم کے لیے بل پیش کیا جا سکتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت بڑی جلدی میں ہے خود آر ایس ایس، اور بھاجپا کے اندر بڑا طبقہ مودی جی کے خلاف ہے اور وہ اگلے انتخاب میں نتن گڈکری کو وزیر اعظم کا چہرہ بنا کر پیش کرنا چاہتا ہے، آر ایس ایس اور بھاجپا کو شکایت یہ ہے کہ مودی کی طاقت کے آگے ان دونوں تنظیموں کی کوئی وقعت نہیں رہ گئی ہے اور کہنے والے یہ کہنے لگے ہیں کہ مودی ہے تو ممکن ہے مختلف پروگراموں میں مودی، مودی کا ورد کیا جاتا ہے اور پوری ٹیم میں کسی اور کا نام آتا ہی نہیں ہے، بہت ہوا تو کبھی امیت شاہ کا نام لے لیا گیا، اس لیے مودی جی عجلت میں ہیں جو کچھ کرنا ممکن ہو کر گذرنا چاہتے ہیں، اسی لئے مودی نے فوری طور پر ایک ملک، ایک انتخاب کے موضوع پر غور کرنے کے لئے کمیٹی بنائی اور اس کا چیرمین سابق صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند کو بنا دیا، سابق صدر جمہوریہ کی اس سے بڑی توہین اور کیا ہوگی کہ انہیں 'ون نیشن، ون الیکشن' کمیٹی کا چیرمین بنا دیا گیا ہے، اور پتہ نہیں کس لالچ یا کس خوف سے انہوں نے اس کو قبول بھی کر لیا ہے، ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ سابق صدر جمہوریہ نے ایک چھوٹی کمیٹی کی صدارت قبول کر لی ہو۔

ظاہر ہے بھاجپا اور آر ایس ایس کے تھنک ٹینک نے اس کا خاکہ پہلے سے بنا رکھا ہوگا، کمیٹی اس خاکے پر مہر لگا دے گی اور حکومت اسے خصوصی اجلاس میں پیش کرکے اس کی منظوری پارلیامنٹ سے لینا چاہے گی، لیکن یہ دوسرے بل کی منظوری کی طرح آسان نہیں ہوگا، کیوں کہ ایک ملک ایک انتخاب کے لیے دستور میں پانچ ترمیمات کرنی ہوں گی، اور چونکہ انتخاب مرکز اور ریاست دونوں کا معاملہ ہے، اس لیے ریاستی اسمبلیوں سے بھی اس کی منظوری لینی ہوگی۔ 2018 میں لاء کمیشن نے جو سفارشات پیش کی تھیں، اس کے مطابق دستور کی دفعہ 83,85,172,174 اور 356 میں اس کام کے لیے ترمیم ضروری ہوگی، تبھی اسمبلیوں کی مدت کار کو کم اور زیادہ کرکے پارلیامنٹ کے ساتھ انتخاب کرانا ممکن ہو سکے گا۔ اگر اسمبلی اور پارلیامنٹ کے انتخاب ایک ساتھ ہونے کی منظوری مل جاتی ہے اور قانون بن جاتا ہے تو انتخاب کے اخراجات یقیناً بہت کم ہوجائیں گے اور دوسرے کاموں کے لیے وقت بھی اچھا خاصہ بچے گا اور انتخابی کام کاج جلد نمٹ جائے گا، ہوسکتا ہے اس کی وجہ سے ملکی سیاست میں استحکام ہو، اس کے ذریعہ سازش کرکے حکومت گرانے اور بدلنے کی مہم پر بھی لگام لگ سکتی ہے، لیکن صدر راج کے امکانات بڑھ جائیں گے بعض حالات میں طویل مدت تک ریاستوں کو مرکز کے زیر نگیں رہنا پڑسکتا ہے اور اگر اسمبلی تحلیل کرکے وسط مدتی انتخابات کرائے گیے تو پھر انتخابات الگ الگ شروع ہوجائیں گے، اور ایک ملک ایک انتخاب کا فارمولہ دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔ ریاست کے مفادات پس پشت چلے جائیں گے اور لوگوں کی ساری توجہ مرکزی انتخاب پر مبذول رہے گی، بھاجپا کی سوچ یہ ہے کہ عظیم اتحاد انڈیا میں جو چھوٹی ریاستی پارٹیاں شامل ہیں وہ اپنے وجود کے لیے اسمبلی انتخاب پر توجہ مرکوز رکھیں گی اور بھاجپا کے لیے مرکز تک پہونچنے کا راستہ ایک انتخاب کی وجہ سے صاف ہوجائے گا۔

نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

جی20: نشستم، نوشتم، برخاستم!

اعظم شہاب

خدا خدا کرکے جی 20 کے ہنگامہ ہائے میزبانی کا اختتام ہوگیا۔ جنوری سے جاری اس اجلاس کا مقصد یوں تو رکن ممالک کے درمیان تجارتی ومعاشی تعاون کا تھا، لیکن اس کی تشہیر کے ساتھ جب خود کو وشوگرو کے طور پر پیش کرنے کا موقع بھی جڑ گیا تو یہ ملک کے لیے شرف ومنزلت کا مقام بن گیا۔ شاید یہی وجہ رہا کہ پردھان سیوک صاحب بارہا اسے 'دیش کا سوبھاگیہ' قرار دیتے رہے۔ جبکہ یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ میزبانی کا یہ شرف رکن ممالک کے درمیان گردش کرتا رہتا ہے۔ اس سے پہلے انڈونیشیا نے اس کی میزبانی کی تھی اور آئندہ برازیل کرے گا۔ چونکہ یہ اجلاس تجارتی ومعاشی مضبوطی کے لیے تھے، اس لیے جن جن شہروں میں اس کے اجلاس ہوئے وہاں غربت کو پردوں ودیواروں سے ڈھک دیا گیا۔ یوں بھی جب تجارتی ومعاشی مضبوطی کے ساتھ بات خود کو وشوگرو ثابت کرنے کی ہو تو غریبی وغربت کی بھلا کہاں گنجائش ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت میں تو حکومتی امداد حاصل کرنے والے 'لابھارتی' بن جاتے ہیں۔ جی 20 کے کچھ اجلاس ہنوز باقی ہیں جو اس ماہ کے اخیر تک ہونے ہیں، لیکن ان کی اہمیت فالو اپ سے زیادہ کی نہیں جن میں مالیاتی خطوط پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے عملی اقدام ونتائج کا جائزہ لیا جائے گا۔ جنوری سے جاری ان اجلاس میں سب سے زیادہ اہم دہلی کے پرگتی میدان کا 9 اور 10 ستمبر کا اجلاس تھا جس میں رکن ممالک کے سربراہان شریک ہوئے۔ ایک خبر کے مطابق جی 20 کے ان اجلاس کے انعقاد پر ڈھائی ہزار کروڑ روپے صرف ہوئے ہیں۔ ان میں مہمانان کے لیے سونے وچاندی کے برتنوں میں ضیافت کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ضیافت کا یہ نمونہ اس ملک نے پیش کیا ہے جس کے یہاں کل آبادی کے 60 فیصد لوگ یعنی 140 کروڑ میں سے 80 کروڑ لوگ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے حکومت کی جانب سے دیئے جانے والے مفت سرکاری راشن کے محتاج ہیں اور جہاں اناج پیدا کرنے والے کسان خودکشی کرنے پر مجبور ہیں۔ اب جبکہ سربراہان مملکت کا کلیدی جلسہ ہوچکا ہے تو اس بات کا جائزہ لیا جانا چاہئے کہ یوروپی یونین سمیت 19 ممالک، خصوصی طور پر مدعو 9 ممالک اور قومی وبین الاقوامی سطح کے 15 اداروں کے اس کلیدی کانفرنس سے ہمارے ملک عزیز کو کیا حاصل ہوا۔

اس ضمن میں سب سے اہم حصولیابی تو جی 20 کی میزبانی کی ہی رہی جسے 'دیش کی اُپلبدھی' قرار دیا جارہا ہے، لیکن سربراہان مملکت کے جلسے کے بعد یہ پیانہ 'قائدانہ اہلیت' اور 'ڈیجیٹل ترقی' میں تبدیل ہوگیا۔ قومی میڈیا کے ذریعے بتایا جا رہا ہے کہ اس چوٹی کانفرنس سے ملک کو دو فائدے حاصل ہوئے جن میں پہلا یہ کہ رکن ممالک ہماری قائدانہ اہلیت تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں اور دوسرا یہ کہ ان اجلاس کے انعقاد کے ذریعے ہمیں اپنی انتظامی صلاحیت وڈیجیٹل ترقی کو دنیا کو دکھانے کا موقع ملا ہے اور جس کی تمام رکن ممالک خوب تعریف کررہے ہیں۔ گویا جی 20 کے اس کانفرنس کے ذریعے ملک کو جو فائدہ حاصل ہوا وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ ہماری 'وشوگرو' کی حیثیت مزید مضبوط ہوئی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ دونوں فائدے قومی میڈیا کے ذریعے ہمیں بتائے جارہے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت کا بھی یہی موقف ہے۔

پہلی کامیابی یعنی قائدانہ اہلیت کو تسلیم کیے جانے میں مشترکہ اعلامیے کو ثبوت کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ کہا جارہا ہے کہ مشترکہ اعلامیہ جاری ہونا بھارت کی ایک بڑی کامیابی تھی کیونکہ رکن ممالک کے درمیان عین وقت تک رضامندی نہیں ہوسکی تھی۔ لیکن اسی پس منظر میں بتایا جارہا ہے کہ مشترکہ اعلامیہ کے دستاویزات کئی گھنٹہ قبل جاری کردیے گئے تھے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر عین وقت پر رکن ممالک کے درمیان رضامندی ہوئی تو دستاویزات کئی گھنٹہ قبل کیوں کر تیار ہوسکتے ہیں؟ 'اپلبدھی' کی یہ خبر لوگوں تک قومی میڈیا کے ذریعے پہنچی ہے۔ اس خبر میں پایا جانے والا تضاد یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ اس میں کچھ نہ کچھ ایسا ضرور ہے جس کو اپنا موقف بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ چونکہ جی 20 سمٹ کے انعقاد کا پورا دائرہ ہی پردھان سیوک صاحب کو وشوگرو ثابت کرنے کے گرد ہی کھینچا گیا تھا اور اس میں گودی میڈیا کا اہم کردار رہا، اس لیے اس طرح کی خبروں پر حیرت بھی نہیں ہونی چاہئے۔

دوسری کامیابی اجلاس کے انعقاد کے دوران ڈیجیٹل ترقی کا مظاہرہ بتایا جارہا ہے۔ کہا جارہا ہے کہ ان اجلاس کے انعقاد کے طریقہ کار سے مودی حکومت نے اپنی کامیابی کی کہانی کو پوری دنیا تک پہنچایا ہے، جس کی وجہ سے آج پوری دنیا میں ہماری ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی کامیابی کا تذکرہ ہونے لگا ہے۔ کامیابی کی یہ تاویل سن کر ہنسی آتی ہے کہ بغیر کسی وجہ کے بھی اگر کوئی کریڈیٹ لینے یا دینے کی کوشش کرے تو اس کے لیے شعور بھی لازم ہونا چاہئے۔ یہ دعویٰ کرنے والوں کو ایک نظر رکن ممالک کی ڈیجیٹل ترقی پر بھی ڈال لینی چاہئے جہاں بات اب ڈیجیٹل ترقی سے آگے بڑھ کر مصنوعی ذہانت تک جا پہنچی ہے۔ لیکن چونکہ مودی حکومت کی طرح قومی میڈیا بھی اپنے خول سے باہر دیکھنے سے قاصر ہے یا دیکھنا نہیں چاہتا ہے، اس لیے اسے یہ عام بات بھی 'اپلبدھی' نظر آرہی ہے۔ سچائی یہ ہے کہ قومی میڈیا کے ذریعے گنائے جانے والے یہ فائدے بھی اسی طرح تصوراتی ہیں جس طرح پردھان سیوک کے لیے وشوگرو کا خطاب۔

لیکن ان فائدوں وحصولیابیوں سے پرے ایک ویڈیو ہے جو سوشل میڈیا پر خوب وائرل ہورہی ہے۔ اس ویڈیو کے ذریعے پردھان سیوک صاحب کے نزدیک میڈیا کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اس وائرل ویڈیو میں پردھان سیوک صاحب میڈیا کے لوگوں سے کہتے ہیں کہ وہ اب ہمیں وقت دیں اور جلسہ گاہ سے باہر جانے کی زحمت کریں۔ چونکہ عام طور پر اس طرح کے پروگرام کے انعقاد سے پہلے میڈیا کو موقع دیا جاتا ہے اور پھر پروگرام کے شروع ہوتے ہی میڈیا خود بخود باہر نکل جاتا ہے، اس لیے پردھان سیوک صاحب کی یہ اپیل کچھ غلط بھی نہیں تھی، لیکن انہوں نے جس طرح میڈیا کے لوگوں کو باہر نکلنے کے لیے کہا، اس کی وجہ سے ان کی یہ ویڈیو ان کی ڈیجیٹل ترقی سے زیادہ موضوع بحث بن گئی۔ ظاہر ہے اس کے بعد اجلاس کی کارروائی میں میڈیا کی موجودگی نہیں رہی ہوگی۔ ایسی صورت میں بھلا یہ کیسے ممکن ہوگا کہ جلسہ گاہ کی باتیں باہر آسکیں۔

ایک جانب کلیدی جلسے سے میڈیا کو دور رکھا جارہا تھا تو دوسری جانب امریکی صدر جو بائیڈن کے ساتھ آیا ہوا امریکی میڈیا پریس کانفرنس کا مطالبہ کررہا تھا۔ انہیں سمجھایا گیا کہ چونکہ مودی حکومت اس کے لیے تیار نہیں ہے، اس لیے واپسی کے دوران ویتنام میں امریکی صدر سے بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ یعنی اجلاس کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس تو دور، امریکی میڈیا کو امریکی صدر سے بھی بات کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ بہرحال دوسرے روز 11 ستمبر کو جب بائڈن ویتنام پہنچے تو امریکی میڈیا نے ان سے بات کی۔ مودی حکومت نے سوچا ہوگا کہ جلسہ گاہ سے میڈیا کو دور رکھ کر صرف پردھان سیوک کی خودساختہ وشوگرو کی شبیہ کو ہی گودی میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچائے گی لیکن ویتنام میں امریکی صدر نے میڈیا کو مودی جی سے اپنی بات چیت کا موضوع اور نوعیت بتا کر مودی حکومت کی پریس فریڈم کے غبارے کی ہوا نکال دی۔

لیکن جی 20 کے ان اجلاس کے دوران ایک بات ایسی بھی ہوئی جو ملک کے کسانوں کے لیے کسی بڑے جھٹکے سے کم نہیں ہے۔ چونکہ یہ بات 5 اور 6 ستمبر کو رکن ممالک کے شعبہ مالیات کے نمائندوں کی میٹنگ کے دوران ہوئی تھی اس لیے یہ کسی طور پر باہر آگئی لیکن قومی میڈیا میں اس انداز میں آئی کو یا یہ ضروری تھا۔ ہوا یوں کہ مودی حکومت نے 28 امریکی اشیاء جن میں مختلف زرعی پیداوار بھی شامل ہے، ان پر سے درآمدی ڈیوٹی کم کردی جو 2019 میں اس نے بڑھایا تھا۔ امپورٹ ڈیوٹی بڑھانے سے ملک کی آمدنی میں اضافہ تو ہو ہی رہا تھا، کسانوں کو بھی فائدہ مل رہا تھا۔ اس اضافے کی وجہ سے ان کی پیداوار کو کچھ بہتر قیمت مل رہی تھی۔ لیکن 4 ستمبر کی میٹنگ کے بعد وزارت مالیات نے بڑھائی ہوئی امپورٹ ڈیوٹی واپس لینے کا اعلان کردیا۔ اب اس کے بعد ہوگا یہ کہ جو بھی زرعی پیداوار امریکہ سے درآمد ہوگا وہ سستا ہوگا جس کا براہ راست نقصان ہمارے کسانوں کو ہوگا۔

ایسی صورت میں جب ملک کا کسان ایک بار پھر سڑکوں پر اترنے کی تیاری کررہا ہے، کسانوں کی خودکشی کی شرح میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، کیا مودی حکومت کا یہ فیصلہ ان کے لیے مزید پریشانی کا سبب نہیں بنے گا؟ ملک کی 58 فیصد آبادی کی معیشت کا بنیادی ذریعہ زراعت ہے۔ ایسی صورت میں جب امریکہ کا زرعی پیداوار سستے داموں یہاں دستیاب ہوگا تو یہ کیسے ممکن ہوگا کہ ملک کے کسانوں پر اس کے اثرات نہیں پڑیں گے؟ ویسے بھی امریکہ میں زراعت کے لیے جو سہولیات دستیاب ہیں وہ ہمارے یہاں تو بالکل بھی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں زراعت کا انحصار آج بھی افرادی قوت پر ہے۔ اس تناظر میں جی 20 سمٹ سے ملک کو ہونے والے فائدے کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سوشل میڈیا پر یہ بات بڑے زور وشور سے کہی جارہی ہے کہ اس جی 20 سمٹ سے کسی ملک کو فائدہ ہوا ہو تو ہو، بھارت کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس لیے یہ اجلاس ملک عزیز کے لیے نشستم، نوشتم، برخاستم کے علاوہ کچھ نہیں رہا۔

(بشکریہ قومی آواز)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے
ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ایڈیٹوریل ایڈوائزر: پروفیسر شارب ردولوی، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor,
Saket Palli Narhi, Lucknow. Editorial Advisor: Prof. Sharib Rudaulvi, Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, .9807694588

گنگا جمنی تہذیب کا مشترکہ شاعر رحمن مصور

عارف خان

ہندی اردو، ہندآریائی شاخ سے نکلی ہوئی زبانیں ہیں۔ ان کے علاوہ اس شاخ میں اور بہت سی مختلف زبانیں ہیں لیکن ہندی اور اردو زبان ہندوستانی ثقافت کی جس طرح عکاسی کرتی ہیں وہ دوسری زبانوں میں اس قدر نہیں ہیں۔ گنگا جمنی تہذیب کا استعارہ کہی جانے والی یہ دونوں زبانیں اعلیٰ ادب سے مالا مال ہیں۔ ایک طرف میر، غالب، ذوق، سودا اور فیض ہیں تو دوسری جانب تلسی داس، کبیر، سورداس، ملک محمد جائسی، نرالا اور اگیہ وغیرہ ہیں۔

ہندی اور اردو زبان کے حوالے سے ہمیشہ اختلاف رہا ہے۔ اس لیے زبان کی بنیاد پر ہندی اور اردو کی تاریخ، اختلافات اور تنازعات وغیرہ کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے، لیکن یہاں ہندی-اردو کے ایک بہترین شاعر پروفیسر رحمن مصور کی لسانی غیر جانبداری موضوع بحث ہے۔ ہندی زبان وادب کا پروفیسر ہونے کے باوجود اردو سے ان کا عشق کمال کی انتہا پر ہے۔ اردو کی کلاسیکی شاعری پر جس قدر ان کی نگاہ ہے، اس کا عکس ان کی شاعری میں پوری طرح نظر آتا ہے۔ اردو ادیبوں نے بھی ہندی زبان کو بہت خوبصورتی کے ساتھ اپنی شاعری میں پرویا ہے بالکل اسی طرح رحمن مصور نے اپنی شاعری میں ہندی کے الفاظ اس قدر خوبصورتی سے شامل کیے ہیں کہ وہ الفاظ ان کا اٹوٹ انگ بن گئے ہیں، جن کے بغیر شعر کا حسن کم کم محسوس ہوتا ہے۔

چند مہمل سی سرگوشیوں سے پرے خامشی کی ردا
میں ہیں لپٹے ہوئے
لب بہ لب ہو گئے جب زمیں آسماں چاند
ابھر افق پر چمکتے ہوئے
آنکھ میں جگمگائی ہوئی خواہشیں نیم شب شرم کی
جھالریں بن گئیں
کامنائیں دلہن بن کے اترا رہیں کارچوبی شرارہ
سنبھالے ہوئے

رحمن مصور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبۂ ہندی میں پروفیسر کے عہدے پر فائز ہیں۔ وہ ایک کثیر جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی مہارت 'ہندی-اردو کا تقابلی مطالعہ، ابلاغ عامہ اور جدید ہندوستانی ادب' میں ہے۔ رحمن مصور نے ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ 'پاکستانی اردو کتھا ساہتیہ میں بھارتیہ متھک' ان کی تخلیقات میں اہم ہے۔ صنف شاعری میں غزل ان کی پسندیدہ صنف ہے۔ غزل اردو کی مقبول ترین صنف رہی ہے۔ تقریباً سبھی شعرا نے اس صنف میں زور آزمائی کی ہے۔ ہندی زبان کے کسی شاعر کا غزل لکھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اسے اردو زبان پر کس طرح سے عبور حاصل ہے۔ ہندی، اردو اور انگریزی زبان وادب پر گرفت رکھنے والے رحمن مصور مترجم کے طور پر بھی سرگرم ہیں۔ انہوں نے ایک اہم کتاب "تاریخ فیروز شاہی" کا ترجمہ کیا ہے۔ تاریخ فیروز شاہی، ضیاء الدین برنی کی ایک مشہور تاریخی تصنیف ہے جو محمد بن تغلق اور فیروز شاہ کے دور کے سیاسی مفکر اور مورخ ہیں۔ اس زمرے میں ڈپٹی نذیر احمد کی تحریر کردہ 'مرأۃ العروس' کا ترجمہ 'مسلم نوجاگرن کا دستاویز' کے نام سے کیا ہے اور رویندرناتھ ٹیگور کی 114 نظموں کا ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں ترجمہ کیا ہے۔ ابن صفی کے تین ناولوں 'فائر آن دی راکس، خوفناک عمارت، بہروپیہ نواب' وغیرہ کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ اس طرح پروفیسر مصور ہندی۔ اردو زبان کے مشترک ادیب کے طور پر ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کا یہ شعر دیکھیں:

ہندی مہک رہی ہے لوبان جیسی میری
لہجے کو میں نے اپنے اردو کیا ہوا ہے

پروفیسر رحمن مصور موجودہ دور میں اردو ہندی زبان کے سنگم کے طور پر نظر آتے ہیں، خواہ تدریس کا میدان ہو یا شعر گوئی کا۔ اردو ادب میں مشاعرہ اور ہندی ادب میں کوی سمیلن ہمیشہ مقبول رہے ہیں۔ مشاعرہ اردو شاعری کی ایک روایتی شکل ہے جو ہندوستانی معاشرے میں بے حد مقبول ہے۔ مشاعروں میں رحمن مصور کا شمار صف اول کے مقبول شاعروں میں ہوتا ہے۔ اس وقت وہ منور رانا، راحت اندوری، بشیر بدر، وسیم بریلوی، منیر نیازی وغیرہ کی روایت کو آگے بڑھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ وہ دہلی، ممبئی، بنارس اور کلکتہ جیسے بڑے شہروں کے مشاعرے میں نظر آتے ہیں۔ وہ دبئی، سعودی عرب اور نیپال کے مشاعروں میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔

تدریس کے شعبے میں پروفیسر مصور ہندی ادب، ہندی ڈرامہ، ہندی ناول، ہندی کہانی کے ساتھ ساتھ اردو ادب پر بھی گہری دسترس رکھتے ہیں۔ اکثر وبیشتر دیکھا جاتا ہے کہ ایک شخص کسی ایک زبان یا مضمون کا ماہر ہوتا ہے، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کثیر لسانی ہیں یا ایک سے زیادہ مضامین میں علم رکھتے ہیں۔ رحمن مصور ہندی ادب کے ساتھ ساتھ اردو ادب کو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں اور تعلیمی اور ادبی سطح پر اس میں اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔ ہندوستانی تعلیمی نظام میں زبان کے حوالے سے یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اردو زبان کا طالب علم اردو ادب کے ساتھ انگریزی ادب پڑھ سکتا ہے، لیکن ہندی ادب نہیں۔ اسی طرح ہندی ادب کا طالب علم ہندی ادب کے ساتھ انگریزی ادب بھی پڑھتا ہے لیکن وہ کبھی اردو ادب نہیں پڑھتا کیونکہ وہ اس زبان سے پوری طرح ناواقف ہے۔ زبانیں ذاتیات کی بنیاد پر تقسیم نظر آتی ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ پروفیسر رحمن مصور ہمارے استاد ہیں۔ انھوں نے ہمیں ہندی ادب کے ساتھ ساتھ میر، غالب، فیض، نظیر اور پروین شاکر جیسے شعراء سے بھی واقفیت کرائی۔ اگر کسی طالب علم کو دو یا دو سے زائد زبانوں کے ادب کو پڑھنے کا موقع مل جائے تو علم کے ساتھ ساتھ اس کے احساسات اور تجربات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

رحمٰن مصور

شاعری کے موضوعات پر گفتگو کرنا ہمیشہ مشکل ہوتا ہے۔ پروفیسر رحمن مصور کے ساتھ میرے تجربے اور شاعری کے بارے میں جو تھوڑی بہت سمجھ ہے اس کی بنیاد پر میں یہاں ان کی شاعری کے حوالے سے کچھ بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر رحمن مصور کی شاعری کی بات کی جائے تو ان کی غزلوں کو پڑھتے ہوئے اس بات کا احساس ہوگا کہ وہ اردو کی کلاسیکی روایت سے پوری طرح واقف ہیں۔

وہ کہیں دور ہنس رہی ہوگی
پھولوں میں تازگی سی لگتی ہے
اوس کی بوند سبز پتے پر
ایک ننھی پری سی لگتی ہے

اول تو یہ کہ یہ شعر چھوٹی بحر میں کہا گیا ہے جو بذات خود بہت مشکل ہے۔ یہ دریا کو کوزے میں سمونے جیسا ہے۔ شاعر نے اس میں ہنسنے کو پھولوں کی تازگی سے تشبیہ دیا ہے اور اوس کی بوند کو ننھی پری کے مماثل قرار دیا ہے۔ تشبیہ کا یہ انداز نہایت ہی منفرد اور معنی آفرینی عمدہ مثال ہے۔ اس شعر میں حسن تعلیل کی صنعت کا استعمال ہوا ہے۔ اب میر کا شعر دیکھیں:

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

میر کے اس شعر میں جس طرح حسن تعلیل کا استعمال ہوا ہے اس نے اس شعر کے مضمون کو بلند تر کر دیا ہے۔ رحمن مصور نے روایتی کلاسیکی شاعری کو جس قدر سمجھا ہے ان کی شاعری میں اس کا عکس نظر آتا ہے۔ پروفیسر مصور کی شاعری اور کہانیوں میں حساس مضامین کثرت سے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ جن میں 'ہندی غزل شلپ اور سنویدنا، ہندی لگھو کتھا کا شلپ اور کتھیہ' وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی شاعری میں سماجی موضوعات بھی شامل ہیں، جس میں ترقی پسندی، خواتین کا شعور، ذات پات کی تفریق اور فرقہ وارانہ مسائل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان کا ایک شعر دیکھیں:

اسے ہم پر تو دیتے ہیں مگر اڑنے نہیں دیتے
ہماری بیٹی بلبل ہے مگر پنجرے میں رہتی ہے

شعر ہمارے معاشرے پر ایک گہرا طنز ہے۔ بیٹے اور بیٹیوں کی بات کی جائے تو معاشرے کا دوہرا معیار جگ ظاہر ہے۔ بیٹیوں کو آپ بہت سی حد بندیوں میں قید کر دینا چاہتے ہیں جبکہ بیٹوں کو معاشرے میں بہت ساری آزادیاں میسر ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ معاشرہ مکمل طور پر ایسا ہے لیکن اکثر وبیشتر اسی طرح کے رویے ہمیں دیکھنے میں آتے ہیں۔ رحمن مصور نے اس شعر میں بیٹی کو بلبل سے تشبیہ دی ہے، بلبل کی آواز ویسے بھی خوش گلو ہوتی ہے۔ مگر یہ خوش کرنے والی آواز اگر پنجرے میں قید ہے تو اس کا کیا مطلب۔ آزادی کا تصور پنجرے کی حد بندیوں سے زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ پر دینا لیکن اڑنے نہ دینا اس جملے میں کرب کا اظہار ہوا ہے۔ اس شعر میں حسیت اپنے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔ نسوانی کیفیات کو جس طرح رحمن مصور نے بیان کیا ہے وہ ہمیں اندر سے جھنجھوڑ دیتا ہے۔

میں ہندی کا طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ اردو ادب کو پڑھنے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہ ذوق شعبۂ ہندی میں رحمن مصور کے لیکچر نے اور بھی دوبالا کر دیا۔ اردو اور ہندی کا رشتہ اس قدر گہرا ہے کہ وہ ایک دونوں سے ایک دوسرے راہ فرار کبھی اختیار نہیں کر سکتے۔ یہ مختصر سا مضمون میرے مطالعہ اور میرے فہم وادراک کی چھوٹی سی کوشش ہے جو اردو زبان وادب کے تئیں دلچسپی کا حاصل بھی ہے۔

شعبۂ ہندی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

نقوشِ تہذیبِ نہاں

پروفیسر غضنفر علی

خوبصورت، شگفتہ، شستہ، سلیس اور رواں دواں زبان میں پر اثر افسانے اور افسانچے لکھنے والی نعیمہ جعفری پاشا نے ایک بڑے کام کی کتاب بھی لکھ دی ہے۔ اس کتاب کا عنوان ہے لفظوں کے پیچھے چھپی تہذیب عنوان بتاتا ہے کہ یہ لغت جیسی کوئی کتاب ہوگی۔ جی ہاں یہ لغت ہی ہے مگر ان لغات سے مختلف جو عام طور پر اپنے کو لفظوں کے معانی اور مترادف تک محدود رکھتی ہیں یا زیادہ سے زیادہ لفظ کی ساخت اور قواعد زمروں سے متعلق کچھ معلومات فراہم کر دیتی ہیں مگر نعیمہ جعفری پاشا کی یہ لغت لفظ کے معنی وماہیت کے ساتھ ساتھ اس کے محل استعمال اور تہذیبی پہلوؤں پر بھی بھرپور روشنی ڈالتی ہے۔ ایسی روشنی کہ لفظ مرقع بن جاتا ہے۔ لفظ میں نہاں ساری تہذیبی تصویریں ابھر آتی ہیں۔ طرح طرح رنگ ونور کی شعاعیں پھوٹ پڑتی ہیں۔

نعیمہ جعفری پاشا خود بھی اسے ایک تہذیبی فرہنگ کہتی ہیں۔ یہ تہذیبی فرہنگ اس لیے ہے کہ اس میں انھیں لفظوں کو لیا گیا ہے جن کا تعلق تہذیبی امور اور معاشرتی بود وباش سے ہے۔ یہ کتاب مٹے ہوئے تہذیبی نقوش کو پھر سے بناتی ہے اور دھندھلے پڑے عکوس کو روشن کرتی ہے۔ میں نے شروع ہی میں یہ عرض کیا تھا کہ یہ بڑے کام کی کتاب ہے۔ میرے اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ یہ کتاب زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق معلومات تو فراہم کرتی ہی ہے، ہمارے ہاتھوں میں زندگی کرنے کے ایسے ایسے نسخے بھی تھما دیتی ہے کہ ہم اگر انھیں عمل میں لائیں تو ہمارے دسترخوان پر پھر سے اشتہا کو بڑھانے والی خوشبوئیں آسکتی ہیں۔ ہمارا ذائقہ کھل سکتا ہے۔ ہماری معاشرت کے مختلف شعبوں میں پھر سے بہار آسکتی ہے ہمارے چہروں کا رنگ دمک سکتا ہے، ہماری آنکھیں چمک سکتی ہیں۔ ہمارے رگ وریشے میں ایسا لہو دوڑ سکتا ہے جس سے تن تو نکھرتا ہی ہے، من بھی مور بن جاتا ہے۔

آپ اس کتاب کے اوراق الٹیں گے تو اس کے صفحات پر انواع واقسام کے کھانوں اور گھریلو دواؤں کے نسخوں سے لے کر، رسوم ورواج، ادب وآداب، کھان پان، ساز وسامان لباس زیورات، کپڑے کی اقسام، زیبائش کے لوازمات، تفریحی سامان، ضرب الامثال، محاورے، مختلف طرح کی اصطلاحات، فن تعمیر سے متعلق معلومات سبھی کچھ مل جائے گا یہاں تک کہ مختلف موقعوں پر دی جانے والی مہذب گالیاں بھی ہاتھ لگ جائیں گی۔ بلا شبہ یہ کتاب زندگی کے ہر شعبے میں واقع ہونے والے معاملات کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ کتاب یہ تک بتاتی ہے کہ کون سی دال کس طرح بگھاری جاتی ہے؟ کس دال کے بگھار میں لہسن مرچ کا استعمال ہوتا ہے، کس دال کے بگھار میں پیاز کام آتی ہے اور زیرا کس دال میں ڈالا جاتا ہے؟ مختصر یہ کہ کچن سے لے کر قلم وکاغذ تک کے ساز وسامان کی تفصیلات اس کتاب میں درج ہے۔ تقریباً ایک ہزار سے زائد صفحات ہیں اس کتاب میں۔ ان صفحات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کتنے رسوم ورواج وآداب کا اندراج ہوا ہوگا۔

لفظوں کے پیچھے چھپی تہذیب
تہذیبی فرہنگ

مواد تو ہے ہی اس کتاب کا قیمتی اور پرکشش، اس کی پیشکش بھی آسان اور دلچسپ ہے۔ نعیمہ صاحبہ نے بہت اطمینان سے ایک ایک شے کا مشاہدہ کیا ہے اور نہایت تفصیل سے سلیس اور سہل زبان میں اسے پیش کیا ہے۔ کسی بھی انٹری میں عجلت نظر نہیں آتی جبکہ اس نوع کی کتابوں میں عام طور پر عجلت والا رویہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زیادہ تر معلومات آدھی ادھوری رہ جاتی ہیں۔ اسکے برعکس کچھ امور کی پیشکش میں ضرورت سے زیادہ وضاحت ہوتی ہے جس کو پڑھتے وقت اکتاہٹ محسوس ہونے لگتی ہے۔ نعیمہ جعفری پاشا کی یہ کتاب ان عیوب سے پاک ہے کہ انھوں نے یہ کام کافی دل جمعی اور خلوص دل سے کیا ہے اور ہر جگہ توازن کو برقرار رکھا ہے۔ یہ کتاب اتنی کارآمد ہے کہ اگر ہم اس کے ہمراہ لیں تو یہ ہمارے سفر حیات کے لیے خضر ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ اس کتاب کے پاس حیات وکائنات سے متعلق لفظ ومعنی کو سمجھنے سمجھانے، لفظ اور اس کے دائرہ کار کی حقیقت کو بتانے اور معنی ومفہوم کی گرہیں کھولنے اور ان کی مختلف دشاؤں اور دشاؤں کو دکھانے کے لیے ایک ایسا آلہ موجود ہے جسے قطب نما سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ تہذیبی فرہنگ امور ورسوم ورواج وآداب زیست کا ایسا خزینہ اور معلومات کا گنجینہ ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرسکتا ہے اور ہر موڑ پر کامیابی سے ہمکنار کرسکتا ہے۔ یہ ایسا وقیع اور ضخیم کام ہے جسے اداروں کو کرنا چاہیے کہ ان کے کے پاس ہر طرح کے وسائل دستیاب ہوتے ہیں۔ مجھے تو حیرت ہوتی ہے کہ اتنا پھیلا ہوا کام نعیمہ جعفری پاشا نے جو بیمار بھی رہتی ہیں، اس حالت اور محدود وسائل میں اتنی آسانی سے کیسے کر دکھایا ہے واقعی یہ کام بلکہ کارنامہ کہنا چاہیے کسی اعجوبہ سے کم نہیں ہے۔ اسے پڑھتے وقت بار بار لبوں پر واہ واہ کا کلمہ ابھر آتا ہے اور بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے کہ خدا نعیمہ جعفری پاشا کو صحت کے ساتھ سلامت رکھے تا کہ وہ زبان وادب کے میدان میں اس طرح کے اور بھی کارنامے انجام دے سکیں۔

علی گڑھ۔ 7678436704

جذبوں کو لفظوں میں ڈھالنے والا شاعر: سیفی سرونجی

مدیحہ لشاری

کائنات کے اسرار ورموز میں معلوم اور نا معلوم کے حسین امتزاج کو فکر اور ادراک متقید کرنے کے لیے انسانی عقل نے فہم کے ساتھ ساتھ خواب و خیال کو قلبی واردات کا ذریعہ بنایا۔ اپنی ذات کو نظام حیات کے حوالے سے تجربے اور مشاہدات کی بنیاد بنایا اور نامعلوم حقیقتوں کی کھوج میں سرگرداں، اپنے نفسی وقلبی حسی جذبوں اور بے پناہ قوت تخیل کی مدد سے آشکارا کرنے کا مذہب اختیار کر لیا۔ سیفی سرونجی ایسے ساحر ہیں جو جذبوں کو لفظوں میں ڈھالنے کا ہنر جانتے ہیں۔ حسن کے ذوق نمو نے جب پہلی انگڑائی لی۔ قلب بے رنگ کے حریم ناز، حریری پردوں میں غیر محسوس جنبش نظر آئی۔ عشق کے خاموش تاروں میں محبت کی نغمگی نے سانس لینا شروع کیا۔ تو سیفی صاحب نے اُسے فن میں بیان کرنے کا ہنر سیکھا۔

تجھ کو اگر تلاش کسی دیوتا کی ہے
محلوں کے خواب چھوڑ دے کچے مکان دیکھ

☆

سر پر نہ آ پڑے کہیں چلتے ہیں بچ کے لوگ
سیفی ترے مکان کی دیوار دیکھ کر

☆

کرتے تھے لوگ تبصرہ عنوان دیکھ کر
لکھا ہے کیا کتاب میں پڑھتا کوئی نہ تھا

☆

بدن ہو زخمی مگر شاندار ہو پوشاک
اس طرح سے میاں جھوٹی شان رکھ لینا

ادب تعمیر حیات، تنقید حیات اور تعبیر حیات ہے۔ کوئی بھی لکھاری اپنے اردگرد سے متاثر ہو کر، اپنے ماحول کے مطابق لکھتا ہے۔ زندگی میں آنیوالے حالات وواقعات، تجربات مشاہدات شاعر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جس کا عکس ان کی شاعری میں ہمیں نظر آتا ہے۔ سیفی سرونجی کی شاعری میں سیاسی، معاشرتی اور اجتماعی مشاہدات نظر آتے ہیں۔

مری تلاش میں کوئی نہ آئے گا یہاں
میں اپنے گاؤں کے ٹوٹے مکان میں ہوں
بھلا نہ پاؤ گے تم ذہن سے مجھے صدیوں
ورق ورق پہ ہر اک داستان میں ہوں
کسی کے ہاتھ نہ آؤں گا میں زمانے میں
میں ایک خواب ہوں اونچی اڑان میں ہوں

سیفی سرونجی کے ہاں معاشرے کی تصویر ہے۔ وہ حسن وعشق کی بجائے معاشرے کی کمیوں پر زور دیتے ہیں۔ انھوں نے اپنی غزلوں میں شائستگی کو برقرار رکھا۔ سنجیدگی اور گہرائی کو انھوں نے سمجھا اور دلی جذبات کے ساتھ ساتھ مشاہدے کا بیان بھی کیا۔ ان کے ہاں جھوٹی اناؤں، ادھوری باتوں، سسکتی مجبوریوں، معاشرتی ناہمواریوں، معاشی ناانصافیوں پر احتجاج ملتا ہے۔ اشعار ملاحظہ ہوں:-

ہمیشہ بھیڑ میں جو اکثر گھرا رہتا تھا
عجیب بات ہے دنیا میں وہ اکیلا تھا
تمام عمر گزاری ہے ہم نے گاؤں میں
ہمارے نام کا لیکن جہاں میں چرچا رہا
تمام عمر ترے در پہ کاٹ دی ہم نے
زمانہ اس کو محبت کا نام دیتا تھا

سیفی سرونجی اپنی انفرادیت، طبیعت، مزاج کے باعث کسی کی پیروی نہیں کرتے۔ انھوں نے اپنے فن میں تقلید سے انحراف کیا۔ نئے خیالات کو شعر کے قالب میں ڈھالا۔ ان کا کلام نئے نئے رنگ برنگے، تر وتازہ پھولوں کا شگفتہ گلدستہ ہے۔ ان کے کلام میں احساسات ومحسوسات کا تصور ملتا ہے۔ وہ زندگی کے کوائف کو مدغم طریقوں سے دیکھتے ہیں۔ ہمیشہ بھیڑ میں جو اکثر گھرا رہتا تھا عجیب بات ہے دنیا میں وہ اکیلا تھا تمام عمر گزاری ہے لے گاؤں میں ہمارے کام کا لیکن جہاں میں پر چار رہا۔ تمام عمر ترے در پہ کاٹ دی ہم نے زمانہ اس کو محبت کا نام دیتا تھا سیفی سرونی اپنی انفرادیت، طبیعت ومزاج کے باعث کسی کی پیروی نہیں کرتے۔ انہوں نے۔ اپنے فن میں تقلید سے انحراف کیا۔ نئے خیالات کو شعر کے قالب میں ڈھالا۔ ان کا کلام نئے نئے رنگ برنگے، تر وتازہ پھولوں کا شگفتہ گلدستہ ہے۔ ان کے کلام میں احساسات ومحسوسات کا تصور ملتا ہے۔ وہ زندگی کے کوائف کو مدہم طریقوں سے دیکھتے ہیں۔ ان کی شاعری میں ایسے انسان کا تصور پایا جاتا ہے جو علویت نہیں رکھتا لیکن واحساس کا خیال ضرور رکھتا ہے۔ اشعار ملاحظہ ہوں:

نہ ہو جو پوری وہ خواہش کبھی نہیں کرتے
ہم اپنے غم کی نمائش کبھی نہیں کرتے
خلوص ڈھونڈتے پھرتے ہیں ہم زمانے میں
کسی سے بھول کے سازش کبھی نہیں کرتے
زبان جن کی بہت تیز تیز چلتی ہے
وہ اپنے ذہن کی ورزش کبھی نہیں کرتے

جب بھی کوئی شاعر معاشرے پہ غور وفکر کرتا ہے تو وہ معاشرتی پہلوؤں کو اپنی بصیرت سے دیکھتا ہے۔ جس طرح محسن نقوی نے کہا: "شعر کہنا میرے لیے نہ تو فارغ وقت کا مشغلہ ہے اور نہ ہی خود نمائی کا شوق بلکہ اپنے جذبات و احساسات کے لیے، اظہار کے لیے مجھے شاعری سے بہتر موثر پیرایہ ملا ہی نہیں۔"

سیفی سرونجی بھی ایسے شاعر ہیں جنھوں نے اظہار احساس کے لیے شاعری کو چنا، نہ کہ نام ونمود کے لیے۔ ان کی شاعری میں حکومت، تخت وتاج اور دوستوں سے بے وفائی کا گلہ بھی ملتا ہے۔ اشعار ملاحظہ ہوں:

حکومتوں سے جو ٹکرا کے لوٹ جاتے ہیں
وہ تخت وتاج بھی ٹھکرا کے لوٹ جاتے ہیں
نجانے کس لئے شرما کے لوٹ جاتے ہیں
ہمارے سامنے وہ گھبرا کے لوٹ جاتے ہیں
خلوص کیا یہ سمجھانے کے لوٹ جاتے ہیں
ہمارے دوست ہیں کترا کے لوٹ جاتے ہیں

سیفی سرونجی اپنی شاعری میں ترقی پسندیت کا لہجہ رکھتے ہیں۔ ان کی غزل نشاطیہ رنگ اور طربیہ آہنگ کا بہترین مرقع ہے۔ ان کی شاعری کو پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ اس کائنات میں دھڑکنے والے دل کی ایسی دھڑکن ہے جسے ہر قاری اپنی نبض میں محسوس کر سکتا ہے۔ اپنی شاعری میں بات چیت کا ایسا لب ولہجہ اختیار کرتے ہیں جس میں سادگی پائی جائے۔ موضوعات کا ایسا انتخاب کرتے ہیں جس کو عوام وخاص پسند کریں۔ بلا جھجک ہم کہہ سکتے ہیں کہ سیفی سرونجی عہد ساز شاعر ہیں۔

(اوکاڑہ، پاکستان)

☆☆☆☆☆

دوسرا سلطان اختر شولا پور سے

نذیر فتح پوری، پونہ

سلطان اختر شیخ کی مجھ سے پہلی ملاقات کب ہوئی مجھے یاد نہیں۔ کیوں ہوئی اس کا سبب بھی یاد نہیں لیکن ملاقات ضرور ہوئی ہے اور کچھ نہ کچھ وجہ تو ہوگی۔ آج ایک بھائی دوسرے بھائی سے بلا وجہ نہیں ملتا۔ میرے رسالے 'اسباق' کے علاوہ اور کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ 'اسباق' کے تعلق سے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ؎

"جو لوگ بھی ملے وہ تمھارے سبب ملے"

جب سے اسباق کا اجرا ہوا تب سے بے شمار لوگ ملے۔ پہلے مراسلت کے ذریعے لوگوں سے ملاقات رہی۔ جب موبائل اور انٹرنیٹ جیسے برقی آلے تحویل میں آ گئے تو اکثریت نے قلم کاغذ لپیٹ کر رکھ دیے۔ سلطان اختر نے مجھے گرفتار کرنے کے لیے موبائلی زنجیر کو وسیلہ بنایا۔ میں نے بھی آسانی سے اپنے ہاتھ اس کے سپرد کر دیے۔ صبح فون، دوپہر میں فون، شام میں فون اور کبھی کبھی رات کے کسی بھی حصے میں موبائلی زنجیر کی جھنکار بیدار ہوتی اور فوراً مجھے پابند سلاسل ہونا پڑتا۔ اس درمیان مجھے سلطان اختر کی اچھی کم اور بری زیادہ عادتوں کا اندازہ ہو گیا تھا۔ اس کی سب سے زیادہ بری عادت یہی تھی کہ جس موبائلی زنجیر کا حربہ اس نے میرے خلاف استعمال کیا، اسی کا استعمال وہ دوسرے قلمکاروں پر بھی کرنے لگا۔ اس کو اس حقیقت کا ادراک نہیں تھا اردو میں نذیر فتح پوری سے چھوٹا کوئی قلم کار نہیں۔ ہر طرف باون گزوں کی قطار کھڑی ہے۔ سلطان جیسے نو آموز، غیر معروف اور قدرے جذباتی نوجوان سے گفتگو کرنے کے لیے کس کے پاس فاضل وقت پڑا ہے۔ دھیرے دھیرے وہ باون گزوں سے مایوس ہونے لگا۔ جب زیادہ غصے میں ہوتا فون کرکے سارا غصہ میری سماعت میں منتقل کر دیتا۔ اکثر میں اسے تسلی دیتا کیوں کہ مجھے اس میں خلوص کی رمق محسوس ہو گئی تھی۔ میں نے سوچا یہ نوجوان ہے، اس میں خلوص ہے، جذبہ ہے، یہ ادب کو کم اور ادیبوں کو زیادہ سمجھنا چاہتا ہے۔ پھر دھیرے دھیرے وہ مجھے اپنا بھی لگنے لگا۔ میں نے سوچا پیاسا ہی پانی کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے، جس کی تحویل میں قدرت نے کچھ زائد بوندیں دے رکھی ہوں، اس پر لازم ہے کہ وہ پیاسوں کی پیاس بجھائے، اگر گھٹ تک نہ سہی گلے کی خشکی ہی دور کر دے۔ خدا کی نعمتوں کا اس سے بہتر استعمال ہو ہی نہیں سکتا۔

کچھ لمحوں کے لیے میرے اندر کا ناصح بیدار ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر سلطان اختر کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر ملال کم اور جلال زیادہ نظر آیا۔ میں نے اس پر کچھ باتوں کی پابندی عائد کر دی۔ اس نے ادھر ادھر موبائلی زنجیر کا استعمال بند کر دیا۔ میری سماعتوں تک شکایتیں کم آنے لگیں۔ اسی دوران اسے امریکہ کا ویزا مل گیا تھا۔ ڈاکٹر عبد القادر فاروقی جیسے سادہ لوح انسان سے اس کی دوستی ہو گئی۔ اور سلطان اختر کا ایک قدم کامیابی کی راہ میں اُٹھ گیا۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم قرار پائے۔ اردو حلقوں میں جہاں تہاں ڈاکٹر عبد القادر فاروقی کے ادبی کارناموں کا پرچم لہرانے لگا، میری نظر میں سلطان اختر رابطے کا آدمی ہے۔ مراسم کی ہمواری اور استواری اس کے مشاغل میں شامل ہے۔ اس کے باوجود متعدد افراد ایسے ہیں جن کے ساتھ وہ چند قدم بھی نہیں چل پایا اور راستہ بدل دیا۔ اسی بھیڑ میں ایک دن سرحد پار کے ایک جج کی عدالت میں اس کا مقدمہ پیش ہوا اور جج صاحب نے مقدمہ ہار کر اپنی سپر سلطان اختر کے ہاتھوں میں سونپ دی۔ جج صاحب قانونی فیصلوں کے دوش بدوش ادبی شذرات میں مشاق وماہر تھے۔ سلطان اختر نے ان کے افسانوں کا مجموعہ 'آٹھ آنے کی مٹھاس' کے عنوان سے مرتب کرکے ملک کے ادبی حلقوں میں ہلچل پیدا کر دی۔ ملک کے بڑے فکشن نگاروں نے اس کے حلق میں ایک جرعہ تک نہیں ٹپکایا لیکن سرحد پار کے جج افسانہ نگار نے جس کا نام عباس خان تھا، پوری مشک اور مشکیزہ اس کے سپرد کر دیا۔ یہاں ملک کے ادبی رسائل میں عباس خان کے فکر وفن پر گراں قدر گوشے منظر عام پر آکر داد ودہش کے در وا کرنے لگے۔ پھر معلوم نہیں سلطان اختر نے کون سے جھروکے سے جھانکا کہ اسے فاروقی نواز نقاد سکندر احمد کا چہرہ نظر آیا۔ غور کرنے کا مقام ہے سلطان اختر کی تنقید سے کیا یاری لیکن سلطان اختر نے وہاں بھی اپنی سلطانی کا پھریرا لہرا دیا۔ جو ایک کتاب کی صورت میں ادبی حلقوں میں گشت کرنے لگا۔ کتاب کے عنوان کی معنویت قابل داد ولحاظ ہے۔ 'عصری ادبی تنقید کا ایک اور سکندر سکندر احمد'۔ اور پھر ایک اور پرچم سکندر فہمی کے عنوان سے بھی بلند کر دیا۔ جو لوگ سلطان اختر کو افسانچہ نگار ماننے کو تیار نہ تھے ان کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ شمس الرحمن فاروقی اور ہاشم قدوائی جیسی ادبی ہستیوں نے سلطان اختر سے مخاطب ہو کر اسے بصورت مکتوب اپنی نیک خواہشات لکھ بھیجیں۔ لیجیے، ذرہ آفتاب کے قریب پہنچ گیا۔

میرے خطوط کا مجموعہ 'نذیر فتح پوری بنام سلطان اختر' جب شائع ہوا اس وقت کئی ایک نے مجھ سے پوچھا یہ سلطان اختر کون ہے؟ ایک سلطان اختر پٹنہ بہار میں تھے۔ غزل کے تازہ کار شاعر۔ چند احباب کا دھیان اسی طرف گیا لیکن کتاب دیکھ کر لوگوں کی رائے بدل گئی۔ اس کتاب پر جب پونہ کے اعظم کیمپس میں سمپوزیم ہوا تو دس سیر حاصل مقالے پڑھے گئے۔ لیجیے سلطان کی کامیابی میں ایک اور تمغے کا اضافہ ہوا۔ لوگ ایک ادنیٰ سے افسانچہ نگار کو بھولنے پر مجبور ہو گئے۔

دھیرے دھیرے سلطان اختر کی ادبی کاوشات و ترجیحات کا سلسلہ آگے بڑھنے لگا۔ پھر اسے اپنے دوستوں کی یاد آئی اور ارشد صدیقی کے فن اور شخصیت پر 'نقش وفا' لے آیا۔ وفا کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں۔ سلطان اختر نے فرض سمجھ کر ان تقاضوں کو پورا کیا۔ اس کے فوراً بعد ڈاکٹر جاوید حسین پالوجی شارب کی پلکوں پر جھولتے خوابوں پر اس کی نظر پڑی اور ان خوابی جھالروں کو محبت اور اپنائیت کے ساتھ ڈاکٹر شارب کی پلکوں سے اُتار کر کاغذی پیراہن پہنا دیا۔ لیجیے خواب شاہ کار بن کر قارئین کے مطالعے کی میز پر پہنچ گیا۔

سلطان اختر سے میں آج بھی خفا ہوں۔ وہ کبھی کبھی اپنی عجلت پسند طبیعت کے سبب نادانیاں کر جاتا ہے جس کا اسے بعد میں احساس ہوتا ہے اور وہ فوراً رابطہ کر لیتا ہے۔ میں بھی اسے گلے سے لگا لیتا ہوں۔ ہمارے مابین آج اگر خفگی نہ ہوتی تو شاید زیر مطالعہ مضمون صفحۂ قرطاس کی زینت نہ بنتا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کا فون نہ آ جائے ورنہ میں کچھ بھی لکھ نہیں پاؤں گا۔

ارے یہ کیا، فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ کہیں یہ سلطان اختر کا ہی فون نہ ہو!

☆☆☆

مودی کا وعدہ اڈانی سے، کسانوں اور غریبوں سے نہیں: کانگریس

نئی دہلی، 12 ستمبر (یو این آئی) کانگریس نے منگل کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا وعدہ ملک کے کسانوں، غریبوں اور عام آدمی سے نہیں بلکہ امریکہ اور اڈانی سے ہے اور وہ اسے پورا کر رہے ہیں کانگریس کی ترجمان سپریہ شرینیت نے آج یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت کو پہلے اپنے ملک کے عام لوگوں کے مفادات کے بارے میں سوچنا چاہئے اور اس کے بعد ہی اسے دوسرے ممالک کے مفادات کے لئے کام کرنا چاہئے۔ حکومت کو اپنی سیب کی مصنوعات کو فائدہ پہنچانے کے لیے کام کرنا چاہیے جبکہ وہ امریکہ اور اس کے پسندیدہ سرمایہ داروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ مسٹر مودی کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا، "اگر میں کمٹمنٹ کرتا ہوں تو میں خود کی بات بھی نہیں سنتا۔ مودی جی نے اڈانی اور امریکہ سے ایسا عہد کیا ہے۔ جب مودی جی وزیر اعظم نہیں تھے تو کہتے تھے کہ ہم سیب پر 100 فیصد امپورٹ ڈیوٹی لگائیں گے۔ لیکن اب خبریں آ رہی ہیں کہ مودی جی نے امریکہ سے وعدہ کیا ہے کہ امریکی سیب پر درآمدی ڈیوٹی بڑھا کر 15 فیصد کر دی گئی ہے، جو کبھی 70 فیصد تھی۔ اس کا براہ راست نقصان تباہی سے متاثرہ ہماچل پردیش اور جموں و کشمیر کے سیب پیدا کرنے والے کسانوں کو ہوگا۔ مسز شرینیت نے کہا، "اگر میزبان ہو تو نریندر مودی جیسا۔ امریکی صدر ہندستان آتے ہیں اور اپنے ملک کے کسانوں کے لیے تحائف لے کر روانہ ہوتے ہیں۔ امریکی سیب پر 15 فیصد درآمدی ڈیوٹی عائد کر دی جاتی ہے۔ مودی جی امریکہ کے کسانوں کو تحفہ دے رہے ہیں اور اپنے ملک کے کسانوں پر کوڑے برسا رہے ہیں۔

کسان ہی دنیا کے حقیقی محافظ: دروپدی مرمو

صدر جمہوریہ ہند نے کسانوں کے حقوق پر پہلے عالمی سمپوزیم کا افتتاح کیا

نئی دہلی، 12 ستمبر (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا کہ فطرت کا انسانیت کو تحفہ کسانوں نے صدیوں سے زرعی حیاتیاتی تنوع کو محفوظ کیا ہے اس لیے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کسان ہی اس دنیا کے حقیقی محافظ ہیں۔ مرمو نے منگل کو یہاں کسانوں کے حقوق پر پہلے عالمی سیمینار کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ دنیا کی کاشتکار برادری اس کی حقیقی سرپرست ہے کیونکہ انہوں نے ہی قدرت کا تحفہ زرعی حیاتیاتی تنوع کو محفوظ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر کسی کو فصلوں کی مختلف اقسام، پودوں اور انواع کی حفاظت کرنی چاہیے اور ان کے تحفظ کے لیے کسانوں کی کوششوں کی تعریف کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ان نباتات کا تحفظ ہر ایک کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس سمپوزیم کا انعقاد خوراک اور زراعت کی تنظیم، روم کے خوراک اور زرعی پودوں کے جینیاتی وسائل پر سیکریٹریٹ آف دی انٹرنیشنل ٹریٹی کے زیر اہتمام منعقد کیا جا رہا ہے۔ صدر مرمو نے کہا کہ ہندوستان تنوع سے بھرا ایک وسیع ملک ہے، جس کا رقبہ دنیا کا صرف 2.4 فیصد ہے، لیکن دنیا کے پودوں کی 7 سے 8 فیصد اقسام اور تمام ریکارڈ شدہ جانوروں کی انواع ہندوستان میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حیاتیاتی تنوع کے میدان میں ہندوستان ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں پودوں اور انواع کی وسیع رینج موجود ہے۔ ہندوستان کا یہ بھرپور زرعی حیاتیاتی تنوع عالمی برادری کے لیے ایک منفرد خزانہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کسانوں نے محنت اور کاروبار کے ذریعے مقامی پودوں کی اقسام کو محفوظ کیا ہے، جنگلی پودوں اپنے مطابق ڈھال لیا ہے اور روایتی اقسام کی پرورش کی ہے۔ اس سے فصلوں کے پروگراموں کو تقویت ملی ہے اور انسانوں اور جانوروں کے لیے خوراک اور غذائی تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سماج کے لئے کسانوں کی غیر معمولی اہمیت اور ذمہ داری ہوتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہم سب کو پودوں اور انواع و اقسام کے تحفظ اور بقا کے لیے کسانوں کی کوششوں کو سراہنا چاہیے جن کا وجود ہم سب کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس سمپوزیم کا اہتمام خوراک اور زراعت کی تنظیم (FAO) اور خوراک اور زراعت کے لیے پودوں کی اقسام کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی معاہدے کے سیکریٹریٹ (IATA) کے ذریعے کیا جا رہا ہے اور اس کی میزبانی مرکزی وزارت زراعت کر رہی ہے۔ کسانوں کی بہبود، پودوں کی انواع و اقسام اور کسانوں کے حقوق کے لیے اتھارٹی (پی پی وی آئی ایف)، انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر)، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر)، آئی ایس آئی اے ڈبلیو آر) اور آئی ایس آئی اے ڈبلیو کے اشتراک سے کیا جا رہا ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستان ایک وسیع متنوع ملک ہے جس میں دنیا کا صرف 2.4 فیصد رقبہ ہے لیکن تمام ریکارڈ شدہ پودوں اور جانوروں کی انواع و اقسام کا 7-8 فیصد ہندوستان میں ہے۔ محترمہ دروپدی نے کہا کہ حیاتیاتی تنوع کے لحاظ سے ہندوستان دنیا کے ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں مختلف پودوں اور انواع کی وسیع رینج ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی یہ زرعی حیاتیاتی تنوع عالمی برادری کے لیے ایک انمول خزانہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے کسانوں نے بڑی محنت کے ساتھ مقامی پودوں کی انواع و اقسام، گھریلو جنگلی پودوں اور پودوں کی روایتی اقسام کی پرورش اور نشوونما کی ہے، جس سے فصلوں کی افزائش کے پروگراموں کے لیے تعمیراتی بلاکس فراہم کیے گئے ہیں اور اس طرح انسانوں کو فائدہ پہنچا ہے اور جانوروں کے لیے خوراک اور خوراک کی حفاظت کو یقینی بنایا گیا ہے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ زرعی تحقیق اور ٹیکنالوجی میں ترقی نے ہندوستان کو 1950 کے بعد سے غذائی اجناس، باغبانی، مچھلی کی فارمنگ، دودھ اور انڈوں کی پیداوار میں کئی گنا اضافہ کرنے کے قابل بنایا ہے۔ اس کا قومی خوراک اور غذائی تحفظ پر واضح اثر پڑا ہے۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ حکومت کے تعاون نے جفاکش اور محنتی کسانوں، سائنسدانوں اور پالیسی سازوں کی کوششوں کے ساتھ جو زرعی حیاتیاتی تنوع کا تحفظ کرتے ہیں، نے ملک میں کئی زرعی انقلابات کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ٹیکنالوجی اور سائنس کی وراثت کے ذریعے علم زراعت سمیت تمام علوم کو موثر طریقے پر محفوظ کرنے اور مزید فروغ دینے کا کام کیا جاسکتا ہے۔

'جموں وکشمیر کی معیشت کو زک پہنچانے کی کوششیں جاری'

مستقبل کے انتخابات کے لئے ہمیں کمربستہ رہنے کی ضرورت: فاروق عبداللہ

سری نگر، 12 ستمبر (یو این آئی) جموں وکشمیر کے عوام اس وقت سخت ترین مشکلات سے دوچار ہیں، آج کے دور میں یہاں کے عوام پر اضافی بوجھ ڈالا جا رہا ہے، زمینیں چھینی جا رہی ہیں، روزگار پر شب خون مارا جا رہا ہے، حقوق پامال کئے جا رہے ہیں اور معیشت کو زک پہنچانے کا کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا ہے ان باتوں کا اظہار نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے آج پارٹی ہیڈ کوارٹر پر ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایک منصوبہ بند سازش کے تحت جموں وکشمیر کے عوام کو اقتصادی بدحالی کا شکار بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سرینگر سے لیکر نئی دلی تک گذشتہ برسوں سے مسلسل ایسے اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں جن کا براہ راست منفی اثر یہاں کی معیشت پر پڑ رہا ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک بند نہیں کیا گیا ہے۔ گذشتہ روز ہی مرکزی حکومت نے امریکہ سے درآمد کئے جانے والے سیب، اخروٹ، تازہ یا خشک بادام کے علاوہ چھلکے والے بادام پر اضافی ڈیوٹی ہٹاکر یہاں کے مالکانِ باغات کاشتکاروں اور پھلوں کی صنعت سے جڑے افراد کی پیٹ پر لات مارنے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی سیب، اخروٹ اور بادام کی درآمد پر اضافی ڈیوٹی کے خاتمے سے ہماری گھریلو صنعت بری طرح متاثر ہوجائے گی اور اس سے معاشی بدحالی اور بے روزگاری میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر کشمیر اور ہماچل میں دنیا کے بہترین سیبوں کی پیداوار ہوتی ہے تو پھر بغیر اضافی ڈیوٹی کے بین الاقوامی سیبوں کی برآمدگی کا کیا مقصد ہے۔

ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مزید کہا کہ موجودہ سخت ترین دور میں نیشنل کانفرنس کے سامنے بھی بہت سارے چیلنج ہیں اور ہمیں پُرعزم، ثابت قدم اور حوصلہ مندی سے ان کا مقابلہ کرنا ہے۔ سب سے پہلے مستقبل میں جو بھی انتخابات آنے والے ہیں ہمیں ان کیلئے کمربستہ رہنے کی ضرورت ہے۔ ڈی ڈی سی الیکشن ہوں، پنچایت یا بلدیاتی چناؤ ہوں یا پھر اسمبلی انتخابات ہمیں ہر حاصل میں اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہماری جماعت کامیابی سے ہمکنار ہو تاکہ جموں وکشمیر کے عوام کے جذبات، احساسات اور مفادات کی صحیح ترجمانی کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کے عوام کو راحت پہنچانے کی اشد ضرورت ہے اور انشاء اللہ عوام کے بھرپور اشتراک سے نیشنل کانفرنس ہی یہاں کے عوام کو ضرور راحت پہنچائے گی لیکن اس کیلئے ہمیں اپنی صفوں کو مضبوط کرنا ہوگا، اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور شکوے شکایات کو بالائے طاق رکھنا ہوگا۔ پارٹی سے وابستہ افراد کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کرتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ دشمن عیار اور مکار ہے، آپ کے ایمان کو خریدنے کی کوششیں ہونگی، آپ پر دھونس و دباؤ کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے لیکن آپ کو ہر حال میں پُرعزم اور ثابت قدم رہنا ہے۔"

راجستھان مشن 2030 کے سروے کا کام 15 ستمبر تک

اجمیر، 12 ستمبر (یو این آئی) ریاست کو نمبر ایک بنانے کے وزیر اعلی اشوک گہلوت کے ویژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے راجستھان مشن 2030 کے لیے آمنے سامنے سروے کا کام 15 ستمبر تک کیا جائے گا۔ اجمیر کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر راجندر سنگھ نے کہا کہ راجستھان مشن-2030 کے تحت جن کلیان ایپ اور فزیکل فارمیٹ کے ذریعے شہریوں سے تجاویز حاصل کرنے کے لیے آمنے سامنے سروے کرنے کا کام 15 ستمبر تک کیا جائے گا جن کلیان ایپ کے ذریعے سروے کے لیے 6205 سروے کاروں کو نامزد کیا گیا ہے۔ ہر سرویئر کو کم از کم 100 شہریوں کا سروے کرنے کا ہدف دیا گیا ہے۔ میڈیکل اینڈ ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی 1681 آشا سہیوگنی، خواتین اور بچوں کی ترقی کی 1738 آنگن واڑی کارکنان، تمام 1436 ملازم ساتھی، محکمہ دیہی ترقی کی 1350 راجویکا تی کیڈر سروے کریں گے۔

جانئے: بین الاقوامی میڈیا میں G-20 کانفرنس کے بارے کیا تھیں سرخیاں

9-10 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے 18ویں G-20 سربراہی اجلاس کے آغاز سے قبل، بین الاقوامی میڈیا نے امریکی صدر جو بائیڈن، برطانوی وزیر اعظم رشی سنک، فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون اور دیگر ممتاز عالمی رہنماؤں کی شرکت کو نمایاں کیا ہے۔ سربراہی اجلاس۔ میزبانی کے بارے میں بہت سی خبریں چلائیں۔ سمٹ سے قبل بین الاقوامی میڈیا کے ایک حصے نے کچی آبادیوں کی مسماری، بھارت میں جمہوریت کی حالت، بھارت میں معاشی عدم مساوات جیسے موضوعات پر خبریں بھی شائع کیں۔ لیکن چوٹی کانفرنس میں نئی دہلی اعلامیہ کی منظوری کے بعد دنیا کے تقریباً ہر اہم اخبار اور ٹی وی نیٹ ورک نے اسے ایک بڑی کامیابی قرار دیا اور کہا کہ رکن ممالک کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنا پی ایم مودی کی سفارتی فتح ہے۔

نئی دہلی اعلامیہ: جب سربراہی اجلاس کے مقام پر بنائے گئے بہت بڑے بین الاقوامی میڈیا سنٹر میں جمع میڈیا کے لوگ سربراہی اجلاس کے ممکنہ نتائج پر تبادلہ خیال کر رہے تھے، اسی وقت یہاں بڑی ایل ای ڈی اسکرین پر وزیر اعظم نریندر مودی کا ایک کلپ چلایا گیا۔ اس میں انہوں نے کہا کہ ابھی ابھی اچھی خبر آئی ہے۔ ہماری ٹیموں کی محنت اور آپ کے تعاون سے، نئی دہلی G-20 لیڈروں کے سربراہی اجلاس کے اعلامیہ پر اتفاق رائے ہو گیا ہے... میں یہ پیش کرتا ہوں کہ اس اعلامیہ کو اپنایا جائے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ اعلان قبول کیا گیا ہے۔

BBC نے اسے G-20 سربراہی اجلاس کے لیے ایک غیر متوقع طور پر بڑی سرخی والا دن قرار دیا۔ بی بی سی نے رپورٹ کیا کہ یوکرین کی جنگ پر گروپ کے ارکان کے درمیان شدید اختلافات کو دیکھتے ہوئے کچھ لوگوں کو امید تھی کہ سربراہی اجلاس کے پہلے دن کوئی مشترکہ اعلامیہ سامنے آئے گا۔ بی بی سی نے کہا، نئی دہلی اعلامیہ ایسا لگتا ہے کہ مغرب اور روس دونوں کو شکست تلاش کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔" نیویارک ٹائمز نے گزشتہ سال اپنائے گئے بالی اعلامیہ کے بعد نئی دہلی اعلامیہ کو "آنکھ کھولنے والا" قرار دیا۔ بالی میں عالمی رہنماؤں نے روس کے یوکرین پر حملے کی مذمت کی۔ شکاگو ٹریبیون اور یو ایس نیوز نے ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ چلائی جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت کے دلالوں نے G-20 سربراہی اجلاس میں منقسم عالمی طاقتوں کے درمیان ڈیل کی تاکہ مودی کی سفارتی جیت ہو۔ واشنگٹن پوسٹ نے کہا، یوکرین پر G-20 معاہدہ شدید اختلافات اور گلوبل ساؤتھ کے بڑھتے ہوئے اثر کی عکاسی کرتا ہے، جب کہ برطانیہ کے دی گارڈین نے کہا، یوکرین پر G-20 کا کمزور بیان ہندوستان کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی نشاندہی کرتا ہے۔" وال اسٹریٹ جرنل نے لکھا، "جیسے جیسے ہندوستان بڑھتا ہے، G-20 بدلتے ہوئے عالمی نظام کی عکاسی کرتا ہے۔" بیجنگ نے نئی دہلی اعلامیہ کی تعریف کی لیکن یہ بھی کہا کہ G-20 اقتصادی مسائل کے لیے ایک تنظیم ہے، جغرافیائی سیاست نہیں۔ الجزیرہ نے رپورٹ کیا کہ روس نے سربراہی اجلاس کے اختتام پر "متوازن" اعلامیے کی تعریف کی۔

مبصرین نے نئی دہلی سربراہی اجلاس کو وزیر اعظم نریندر مودی کے لیے عالمی سطح پر ہندوستان کا اثر بڑھانے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر دیکھا۔ ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ نے لکھا، "اس سربراہی اجلاس نے امریکی صدر جو بائیڈن کو اپنے میزبان کے ساتھ تعلقات کو گہرا کرنے اور ترقی پذیر ممالک تک پہنچنے کا موقع بھی فراہم کیا۔" واشنگٹن پوسٹ اور سی این این نے ہندوستان-مشرق وسطی یورپ اقتصادی راہداری کے اعلان پر بھی روشنی ڈالی، اسے ایک پرجوش تجویز قرار دیا جس کا مقصد ایک غیر مستحکم خطے کو جوڑنا اور دنیا بھر میں تعمیر کیے جانے والے بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی تکمیل کرنا ہے۔ "ہمیں چیلنج کرنا ہے۔ چین سے جو تعاون ہمیں مل رہا ہے۔

ملک کو بچانے کے لیے انڈیا الائنس بنایا گیا: پائلٹ

اجمیر، 12 ستمبر (یو این آئی) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سنٹرل ورکنگ کمیٹی کے رکن اور راجستھان کے سابق نائب وزیر اعلیٰ سچن پائلٹ نے کہا ہے کہ ملک کو بچانے کے لئے انڈیا اتحاد بنایا گیا، ایسے میں ملک کے تئیں کانگریس کی زیادہ ذمہ داری ہے۔ مسٹر پائلٹ آج اجمیر سرکٹ ہاؤس میں کانگریس کارکنوں سے ون ٹو ون ملاقات کے بعد صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے آئینی اداروں کو چیلنج کیا جا رہا ہے۔ ایسے چیلنجز کو سامنے لانا ہوگا۔ ہم سب مل کر بھارتیہ جنتا پارٹی کو شکست دینے کا کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی چند مدوں کے ساتھ الیکشن میں آتی ہے لیکن اب عوام سمجھنے لگے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ کانگریس راجستھان، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور تلنگانہ میں بی جے پی کو شکست دے کر حکومت بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ چاروں ریاستوں کے مثبت انتخابی نتائج کے بعد 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں ملک میں آئی این ڈی آئی اے اتحاد کی حکومت بنے گی۔

بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے مسٹر پائلٹ نے کہا کہ راجستھان میں بی جے پی اپوزیشن کے کردار میں ایوان کے اندر اور باہر ناکام رہی ہے۔ بی جے پی کا جھگڑا ان کا اندرونی معاملہ ہے۔ بی جے پی کے لوگ عام لوگوں کو ورغلانے کا کام کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔ یہ لوگ گمراہ کرنے کا کام کرتے ہیں۔ غصہ اور تناؤ پیدا کرنا ان کی فطرت میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس خاندان منظم ہے۔ الیکشن کے دنوں میں کچھ لوگ آئیں گے، کچھ جائیں گے۔ انہوں نے کانگریس میں دھڑے بازی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس تنظیم کا مطلب سونیا جی، راہل جی، کھڑگے جی ہیں، سب کی ترجیح انتخابات جیتنا ہے۔ انہوں نے دعوٰی کیا کہ راجستھان میں حکومت بنانی ہے، دھڑے بازی کا کائی مطلب نہیں... کانگریس اور ہاتھ... کو الیکشن لڑنا ہے اور الیکشن جیتنے کے لیے سب کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ انتخابات میں وزیر اعلیٰ کے چہرے کے سوال پر انہوں نے واضح کیا کہ انتخابات جیتنے کے بعد کانگریس ہائی کمان اور قانون ساز پارٹی کا فیصلہ سب کے لئے قابل قبول ہوتا ہے۔

اجمیر کے سابق ایم پی پائلٹ نے اجمیر کو ریاست کا ایک اہم ضلع بتاتے ہوئے کہا کہ یہاں ہمیں زمینی کارکنوں کے جذبات کی فکر کرنی ہوگی لیکن جیتنے والے امیدوار کو ہی ٹکٹ دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کا چیلنج بڑا ہے لیکن کانگریس کا معیار جیتنا ہے۔ اس سے کم کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ اجمیر میں بڑھتی ہوئی دھڑے بندی کو بدقسمتی بتاتے ہوئے مسٹر پائلٹ نے دعوی کیا کہ سب مل کر الیکشن لڑ رہے ہیں، چونکہ میں یہاں کا ایم پی رہ چکا ہوں، میں اس جگہ اور کارکنوں کے تئیں زیادہ ذمہ دار ہوں۔ امیدواروں کی پہلی فہرست سے متعلق سوال پر پائلٹ نے کہا کہ مسلسل میٹنگز ہو رہی ہیں، ناموں پر بات چیت اور غور وخوض ہو رہا ہے، امیدواروں کی فہرست وقت پر آ جائے گی۔ اجمیر میں راجستھان پبلک سروس کمیشن کے خلاف اپنے احتجاج کے سوال کے جواب میں پائلٹ نے کہا کہ حکومت پیپر لیک پر نظر ثانی شدہ قانون لائی ہے اور معیار کے دائرہ کار کو بھی بڑھایا ہے۔

سرکارا دیوی مندر میں نہیں لگے گی آر ایس ایس کی شاخہ، ہائی کورٹ نے لگائی پابندی

ترووننت پورم (ایجنسی) کیرالہ میں ترووننت پورم کے سرکارا دیوی مندر احاطہ میں آر ایس ایس کے ذریعہ شاخہ (پریکٹس سیشن) لگائے جانے پر کیرالہ ہائی کورٹ نے پابندی عائد کر دی ہے۔ ہائی کورٹ نے سرکاری دیوی مندر میں آر ایس ایس کے ٹریننگ کیمپ کو چیلنج پیش کرنے والی ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے یہ فیصلہ صادر کیا۔ عدالت نے کہا کہ سرکارا مندر کا انتظام و انصرام تراونکور دیوسوم بورڈ (ٹی ڈی بی) کے ہاتھوں میں ہے جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے کہا کہ مندر کے احاطہ میں کسی اجتماعی پریکٹس یا اسلحہ تربیت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حالانکہ مندر احاطہ میں اسلحہ ٹریننگ پر پہلے ہی پابندی عائد کی جا چکی ہے، اور اب شاخہ لگائے جانے پر بھی روک لگا دی گئی ہے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ مندر احاطہ کا استعمال اجتماعی ڈرل یا اسلحہ ٹریننگ کے لیے نہیں کیا جا سکتا ہے، وہاں صرف پوجا-تہوار منانے کی ہی اجازت ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ ٹی ڈی بی نے پہلے ہی کہا تھا کہ مندر احاطہ میں پوجا اور تہوار کے علاوہ کسی دیگر انعقاد کی اجازت نہیں ملے گی۔

غذائی قلت سے موت حکومتی نظام پر بدنما داغ: کمل ناتھ

بھوپال، 12 ستمبر (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے شیو پوری ضلع میں دو بچوں کی مبینہ طور پر غذائی قلت سے موت کے معاملے میں سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ نے حکومت پر حملہ کرتے ہوئے آج کہا کہ غذائی قلت سے موت حکومتی نظام پر ایک بدنما داغ ہے مسٹر کمل ناتھ نے ٹویٹر پر پوسٹ کیا کہ شیو پوری ضلع کے پٹپری گاؤں میں دو قبائلی لڑکیوں کی غذائی قلت سے موت کی خبر انتہائی تشویشناک ہے۔ غذائی قلت سے ہونے والی موت نظام حکومت پر ایک داغ کی طرح ہے۔ غذائی قلت کے تئیں حکومت کی بے حسی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پٹپری گاؤں میں آنگن واڑی کی عمارت اور غذائیت سے بھرپور خوراک کی تقسیم کا انتظام بھی نہیں ہے۔ بی جے پی کی بدعنوانی کی بھوک بچوں کی غذائیت سے زیادہ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کمیشن اور بدعنوانی میں ڈوبی بی جے پی حکومت سے عوامی مفاد اور قبائلی بہبود کی توقع رکھنا بے معنی ہے۔

بی جے پی کانگریس کی ممکنہ جیت سے خوفزدہ، اپوزیشن پر ای ڈی۔آئی ٹی کے چھاپوں کی تیاری: دگ وجے

بھوپال، 12 ستمبر (یو این آئی) کانگریس کے سینئر لیڈر اور مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ دگ وجے سنگھ نے آج الزام لگایا کہ ریاست میں مختلف مقامات پر انکم ٹیکس (آئی ٹی) اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے دفاتر کھولے جا رہے ہیں اور ان کی ممکنہ جیت کی وجہ سے گھبرائی ہوئی حکومت اپوزیشن پر چھاپہ مارنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ریاستی کانگریس صدر کمل ناتھ کی رہائش گاہ پر کانگریس کمیٹی کے لوک سبھا مبصرین کی میٹنگ کے بعد نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران مسٹر سنگھ نے کہا کہ آج ہر جگہ اتفاق رائے قائم ہو گیا ہے اور تمام سروے بھی ظاہر کر رہے ہیں کہ کانگریس کی ہی حکومت بنے گی۔ کانگریس ریاست میں بھاری اکثریت کے ساتھ حکومت بنانے جا رہی ہے۔ ایسے میں اطلاعات آ رہی ہیں کہ ریاست میں مختلف مقامات پر آئی ٹی اور ای ڈی کے دفاتر کھولے جا رہے ہیں اور وہاں افسران کو تعینات کیا جا رہا ہے تاکہ اپوزیشن پر چھاپے مارے جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کی قیادت والی مرکزی حکومت گھوٹالے کرنے والوں پر چھاپہ نہیں مارے گی، بلکہ یہ حکومت ان لوگوں پر چھاپے مارنے والی ہے جو اقتدار سے باہر رہ کر جدوجہد کر رہے ہیں، لیکن کانگریس کے لوگ ڈرنے والے نہیں ہیں۔

ممتا بنرجی کی اسپین روانگی سے قبل انتظامیہ میں بڑے پیمانے پر ردوبدل

کلکتہ 12 ستمبر (یو این آئی) وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی آج اسپین کیلئے روانہ ہوگئی ہیں اس سے قبل انہوں انتظامی سطح پر بڑے پیمانے ردوبدل کیا ہے بعض افسران کے عہدہ میں ترقیاں دی گئی ہیں کئی اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس کو تبدیل کیا گیا ہے ضلع کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو بھی تبدیل کیا گیا ہے۔ اس مرحلے پر 22 اعلیٰ بیوروکریٹس سمیت 31 پولیس افسران کے تبادلے کیے گئے ہیں موجیتا گودارا بوس کو جلپائی گوڑی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے چارج سے ہیلتھ سکریٹری بنایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے شروع سے ہی محکمہ صحت کو ترجیحی بنیادوں پر اپنے پاس رکھا ہے۔ اس لئے اس تبدیلی کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مشرقی بردوان کے ضلع مجسٹریٹ پرینکا سنگلا کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کا خصوصی سکریٹری بنایا گیا ہے۔ ششانک سیٹھی جو کہ ندیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے انچارج ہیں کو محکمہ سیاحت کا خصوصی سکریٹری بنایا گیا ہے۔ ایک بار پھر کوچ بہار کے ضلع مجسٹریٹ پون کدیان کو محکمہ خزانہ کا خصوصی سکریٹری بنایا گیا ہے۔ بانکوڑہ کے ضلع مجسٹریٹ رتیا ایئر کو کے پی آئی ٹی کا ڈائریکٹر بنایا گیا ہے۔ ہری شنکر پانیکر رجسٹرار اور سٹیمپ ڈیپارٹمنٹ کے کمشنر بن گئے۔ سریش کمار گُلت محکمہ جنگلات کے جوائنٹ سکریٹری بنائے گئے ہیں۔ مغربی بردوان کے ضلع مجسٹریٹ ایس ارون پرساد کو ندیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدہ پر تبادلہ کیا گیا ہے۔ پریتی گوئل کو دارجلنگ کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنیں۔ وہ شمالی 24 پرگنہ ضلع کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے انچارج تھے۔ پورنیندو کمار ماجھی کو مشرقی بردوان کے ضلع مجسٹریٹ پرینکا سنہالا کو تبدیل کر کے ضلع مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔ شمع پروین کو جلپائی گاڑی ضلع کی ضلع مجسٹریٹ کے طور پر بھیجا جا رہا ہے۔ موجیتا گودارا بوس کافی عرصے تک جلپائی گوڑی کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھیں۔ ہوڑہ ضلع کے ضلع مجسٹریٹ مکتا آریہ کو پڑوسی ضلع ہگلی بھیجا گیا ہے۔ دیپ پریا اس کی جگہ ہوڑہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بن گئے ہیں۔ وہ ہگلی کے ضلع مجسٹریٹ تھے۔ سیاد این بنکورہ کے ضلع مجسٹریٹ بنائے گئے ہیں۔ وہ جنوبی 24 پرگنہ ضلع کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے انچارج تھے۔ رادھیکا آریہ کو تبدیل کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔ اروند کمار مینا نے پون کدیان کی جگہ کوچ بہار کا ضلع کمشنر مقرر کیا ہے۔ انہیں شمالی دیناج پور ضلع کے ضلع کمشنر کے عہدے سے ہٹا کر کوچ بہار لایا گیا ہے۔ علی پور دوار ضلع کے ضلع مجسٹریٹ اروند کمار مینا کو شمالی دیناج پور ضلع کا ضلع مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔ اور بملا کو شمالی دیناج پور کے علی پور دوار کا ضلع مجسٹریٹ بنایا گیا ہے۔

مرکز اہلسنت جامعہ حضرت بلال میں عرس اعلیٰ حضرتؒ کا انعقاد

بنگلور۔ صوبہ کرناٹک میں واقع شہر بنگلور کی مرکزی، دینی، تربیتی اور اقامتی درسگاہ مرکز اہلسنت جامعہ حضرت بلال، ٹیانری روڈ، بنگلور میں اعلی حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان، بریلی شریف، یوپی کا 105 واں عرس مقدس بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ منایا گیا۔ قرآن خوانی کے بعد جامعہ ہذا کے طلبا نے نعت ومنقبت کے گلدستے انوکھے انداز میں پیش کئے۔ خطیب باکمال، قاری خوش الحان، پیکر اخلاص ووفا حضرت قاری ذوالفقار رضا نوری نے اعلی حضرت کی ذات اقدس پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گردش ایام سے خلقِ کائنات پر کچھ ایسی مایہ ناز اور یکتائے روزگار شخصیتیں جلوہ بار ہوئی ہیں جن کے علمی، فکری اور عملی کارنامے تاریخ انسانیت کے لئے اصول ورہنما اور آنے والی ذاتوں ونسلوں کے لئے لائق فخر اور قابل تقلید ثابت ہوئے ہیں۔ جن کی فقاہت وذہانت، حق گوئی، بے باکی، بالغ نظری، اصابت فکری اور محققانہ صلاحیت جیسی تمام خصوصیات ایک عالم کو درخشاں وتابندہ کئے رہتی ہے۔ خدائے وحدہٗ لاشریک ایسی شخصیتوں کو بیشتر ان ہی مقامات وعلاقوں میں پیدا فرماتا ہے جہاں کفر وشرک، گمراہی، بدمذہبی، بے حیائی، دین حق سے دوری، سنت رسول ؐ کے خلاف ورزی اور معصیت عروج پر ہو، ایسی جگہوں پر یہ مقدس شخصیتیں اپنے قدم رنجہ فرما کر لوگوں کے قلوب واذہان میں سنت رسول ؐ کو عام اور محبت مصطفی ﷺ کا چراغ روشن کرتے ہیں اور کیوں نہ ہوں جبکہ ان کا مقصد زیست ہی یہی ہے، ان کی زندگی کا مقصد الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ہے، اسی سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی ذات گرامی ہے۔ قاری ذوالفقار رضا نوری کی رقت انگیز دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔

بارہ بنکی میں سیلاب کا قہر: علاقے بنے جزیرے، ہر طرف پانی ہی پانی، بھوک پیاس سے لوگ پریشان، راحت رسانی ہوئی مشکل

بارہ بنکی:12 ستمبر(بی این ایس)24 گھنٹے کی بارش کے بعد بارہ بنکی شہر میں حالات قابو سے باہر ہو گئے ہیں۔ شہر میں جہاں ہزاروں گھر زیر آب آگئے ہیں وہیں سینکڑوں خاندان سڑکوں پر آگئے ہیں۔ لوگ دکانوں کے برآمدے اور اوور برجوں کے نیچے پناہ لیے ہوئے ہیں۔ مین روڈ سمیت نصف درجن سڑکوں پر ٹریفک بند ہے جبکہ بیشتر سڑکیں پہلے ہی زیر آب ہیں۔ ریل اور بس سروس بھی متاثر ہوئی ہے۔ ریسکیو رات بھر جاری رہا۔ فوجیوں نے ڈھائی سو سے زائد افراد کو وہاں سے نکالا۔ بارش تھمنے کے بعد بھی باہر سے آنے والے پانی کی وجہ سے شہر میں حالات خراب ہوتے جارہے ہیں۔ پیر کی رات اور پھر دن بھر بارش کے بعد پورا شہر پانی میں ڈوبا رہا۔ جموریہ نالے کے کنارے آباد 500 مکانات زیر آب آگئے۔ پیر کو دن بھر 600 افراد کو اسٹیمر کے ذریعے بچا کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا لیکن رات کو صورتحال مزید خراب ہو گئی۔ پیر کی شام موسلا دھار بارش تھمنے کے بعد حالات سدھرنے کے بجائے مزید خراب ہونے لگے۔ رات گئے شہر کے درمیان سے گزرنے والے جموریہ نالے کا پانی پلوں پر بہنے لگا۔ شہر کے آدھے سے زیادہ علاقے بشمول کماریہ باغ، ابھے نگر، حاجی گنج، نیا بستی، ستیہ پریمی نگر ٹاپو بن چکے ہیں۔

طلباء کو تقریر کے آداب اور سلیقہ سیکھنا چاہئے: پروفیسر اسلم جمشید پوری

عالمی یوم خواندگی کے موقع پر شعبۂ اردو اور کلچرل کاؤنسل، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے مشترکہ اہتمام میں پروگرام کا انعقاد

میرٹھ12 ستمبر۔ در اصل تقریری مقابلے ہمیشہ بہت دلچسپ ہوتے ہیں خواہ موضوع مثبت ہو یا منفی ہمیشہ ہی طالب علم پوری تیاری اور دلائل کے ساتھ اپنی بات رکھتا ہے جیسا کہ کوئی اچھا وکیل عدالت میں بحث کرتا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ بہت سے طلبا میں اعتماد کی کمی تھی۔ اگر آپ کو آگے بڑھنا ہے تو اپنے اندر تقریری صلاحیت پیدا کریں اور اس کے لیے آپ خوب محنت کریں۔ بولتے وقت اتار چڑھاؤ بھی بہت ضروری ہے اور کبھی کو مخاطب بھی کرتے رہنا چاہئے۔ تقریر کے آداب اور تقریر کے طریقے سیکھنے چاہئیں۔ یہ الفاظ تھے صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری کے جو عالمی یوم خواندگی کے موقع پر شعبۂ اردو اور کلچرل کاؤنسل چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد تقریری مقابلہ "زبان کے فروغ میں تکنیک کا کردار اور زبان کے فروغ میں ترجمے کا کردار" موضوع پر اپنی صدارتی تقریر میں ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپ سب لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ آپ نے کم از کم ڈائس پر آنے کی جسارت تو کی ہم بھی آپ کی رہنمائی اور آپ کے مستقبل کی تابناکی کے لیے کچھ بہتر قدم اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز شمع افروزی سے کیا گیا۔ بعد ازاں مہمانوں کا پھولوں کے ذریعے استقبال کیا گیا۔ پروگرام میں صدارت کے فرائض معروف فکشن نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے۔ مہمانان خصوصی کے بطور شعبۂ تاریخ کے استاد اور کلچرل کاؤنسل، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے صدر پروفیسر وگنیش تیاگی اور شعبۂ زولوجی کی صدر اور کلچرل کاؤنسل کی کنوینر پروفیسر نیلوجین گپتا نے شرکت کی۔ تقریری مقابلے میں ججز کے فرائض معروف ڈراما ہدایت کار بھارت بھوشن شرما، معروف ہندی شاعر ڈاکٹر رام گوپال بھارتیہ اور مائنارٹی ایجوکیشنل سوسائٹی، میرٹھ کے صدر آفاق احمد خاں نے انجام دیے۔ جب کہ نظامت ڈاکٹر الکا وششٹھ اور شکریے کی رسم ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے ادا کی۔ یہ مقابلہ بی۔ اے اور ایم۔ اے سطح پر منعقد ہوا۔ بی۔ اے میں لاء ڈیپارٹمنٹ سے سیدہ جمال زہرا، سوم شعبۂ اردو سے کہکشاں دوم اور یوہانسا تیاگی نے اول پوزیشن حاصل کی جب کہ ایم۔ اے سطح پر شعبۂ اردو کے محمد طلحہ سوم، کمل شرما دوم اور شعبۂ اردو کی لائبہ نے اول مقام حاصل کیا۔ اس کے علاوہ انتیا، آدتیہ کمار، مہیما، شیوانند، وپن دھاما اور ساکشی وغیرہ نے تقریری مقابلے میں حصہ لیا۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر وگنیش کمار تیاگی نے کہا کہ میں اس مقابلے میں شامل سبھی طلبہ و طالبات کا استقبال کرتا ہوں اور ان کے بہتر مستقبل کی دعا کرتا ہوں جن کی آمد سے یہ پروگرام کامیاب ہوا اور میں اپنے ججز کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے لیے اپنا قیمتی وقت نکالا۔ پروفیسر نیلوجین گپتا نے کہا کہ آپ اس طرح کے مقابلوں میں ضرور حصہ لیں اور اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھاریں۔ آپ کا جو ہنر ہے وہ نکھر کر سامنے آئے۔ یہ پروگرام آپ کا ہے آپ ہی اسے کامیاب بنائیں گے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر شاداب علیم، ڈاکٹر آصف علی، بھارت بھوشن شرما، آفاق احمد خاں، ڈاکٹر رام گوپال بھارتیہ اور ڈاکٹر ادم پال نے بھی اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر عمائدین شہر اور کثیر تعداد میں طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔

سابق ڈی. جی. پی جگموہن کی مشکلات میں اضافہ

حملہ اور جان سے مارنے کی دھمکی کا مقدمہ درج

جونپور12 ستمبر(بی این ایس)ضلع کے تراٹھی کلہاپور گاؤں میں واقع گاؤں سکریٹریٹ میں پردھان چندریش گپتا اور سابق ڈی جی پی جگموہن یادو کے درمیان پیمائش کو لے کر جھگڑا ہوا۔ پردھان نے سابق ڈی جی پی پر ان کے ساتھ بدسلوکی اور مار پیٹ کا الزام لگایا۔ اس معاملے میں پردھان کی شکایت پر سابق ڈی جی پی کے خلاف حملہ اور جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا معاملہ درج کیا گیا تھا۔ گاؤں میں پیمائش کی تاریخ پیر کو مقرر کی گئی تھی۔ طے شدہ شیڈول کے مطابق ریونیو اہلکار پیمائش کے لیے پہنچ گئے۔ پردھان چندریش گپتا گاؤں کے سیکرٹریٹ میں بیٹھے تھے۔ چندریش بی جے پی کے منڈل صدر بھی ہیں۔ اسی دوران سابق ڈی جی پی جگموہن یادو اور ان کے اہل خانہ پہنچ گئے۔ دونوں طرف سے بات چیت شروع ہوگئی۔ اس کے بعد سابق ڈی جی پی اور پردھان کے درمیان جھگڑا ہوا۔ جھگڑے کی اطلاع پر پولیس پہنچ گئی۔ پردھان کو سابق ڈی جی پی نے باہر نکلنے کو کہا تھا۔ پردھان کا الزام ہے کہ سابق ڈی جی پی نے ان کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے۔ مارا پیٹا بھی۔ پردھان نے یہ اطلاع ضلع مجسٹریٹ، ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور دیگر افسران کو دی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس کی بڑی تعداد وہاں پہنچ گئی۔ سب کلکٹر نے دونوں فریقوں کی بات سنی اور پیمائش کے ساتھ آگے بڑھا۔ پولیس فورس کی موجودگی میں رات دیر گئے تک پیمائش جاری رہی۔ ایریا آفیسر مچھلی شہر عطار سنگھ نے کہا کہ گاؤں میں یکجا کرنے کی تجویز ہے۔ گاؤں کے پردھان اور دوسری طرف سے سابق ڈی جی پی جگموہن یادو اور سابق بلاک پرمکھ برجلال یادو کے خاندان کے ساتھ جھگڑا ہوا ہے۔

غازی آباد میں پتھراؤ: لین دین پر دو فریقوں میں خونریز تصادم، گاڑی توڑی اور دکانیں بند

غازی آباد:12 ستمبر(بی این ایس) کھوڑا کے وارڈ 31 کے رہائشی کونسلر افضل اور دلاور ملک کے درمیان کافی عرصے سے 2 لاکھ روپے کے لین دین پر تنازع چل رہا ہے۔ دونوں فریقوں کے درمیان کئی بار جھڑپیں بھی ہوئیں۔ پیر کی شام اتوار بازار میں ایک ڈینٹس کی دکان کے پاس دونوں طرف کے لوگ بات کر رہے تھے۔ رات گئے دونوں فریقوں کے درمیان کسی بات پر جھگڑا بڑھ گیا۔ اس میں ایک فریق نے اچانک پتھراؤ شروع کر دیا۔ پتھر اور بوتلیں پھینکنے کے بعد لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ ماحول خراب ہونے پر دکانداروں نے فوری طور پر اپنی دکانیں بند کر دیں۔ ڈینٹس کی دکان کے باہر کھڑی اسکارپیو کار کو بھی پتھروں سے نقصان پہنچا۔ جب کنٹرول روم کو ڈائل 112 پر پتھراؤ کی اطلاع ملی تو اہلکار فوراً موقع پر پہنچ گئے۔ ڈی سی پی شبھم پٹیل کا کہنا ہے کہ لین دین کے تنازع پر دو فریقین میں جھگڑا ہوا تھا۔ حملے کی اطلاع پر پولیس فورس تعینات کر دی گئی۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی ایک عہد ساز شخصیت: مفتی محمد آصف علوی

عرس رضوی کے موقع پر النادی العربی کا قیام بارگاہ اعلیٰ حضرت میں بہترین خراج عقیدت

سدھارتھ نگر/بانسی۔ ملک کی مشہور دینی مرکزی درسگاہ دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول و خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف میں عرس اعلی حضرت کی مناسبت سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کی سرپرستی مفکر اسلام علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول نے فرمائی جبکہ صدارت کے فرائض علامہ پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نائب سجادہ نشین و مہتمم دارالعلوم نے انجام دی۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے قاری منور علی نے کیا اس کے بعد طلبہ نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا افتتاحی خطاب دارالعلوم کے اساتذہ مولانا اختر رضا ازہری، مولانا مسعود رضا، مولانا معین الدین ازہری نے کیا اخیر میں نبیرہ شعیب الاولیاء پیر مفتی محمد آصف علوی ازہری نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کی شخصیت ایک عہد ساز شخصیت تھی، انہوں نے ایک مکمل عہد اور ایک مکمل نسل کی دینی تربیت فرمائی ہے، باطل افکار و نظریات کی یلغار سے ہندوستان کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ صاحب عرس عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر تھے جس پر ان کا نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" شاہد عدل ہے اور آج مجھے یہ بتاتے ہوئے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ والد گرامی مفکر اسلام علامہ غلام عبدالقادر علوی کی دعاؤں کے طفیل میری خواہش و تحریک پر النادی العربی کا قیام عرس رضا کے موقع پر بارگاہ اعلی حضرت میں بہترین خراج ہے مجھے امید ہے ان شاء اللہ اس سے طلبہ کے اندر عربی زبان کے بول چال اور لکھنے پڑھنے میں مہارت پیدا ہوگی اور آنے والے دنوں میں اچھی کارکردگی پیش کرنے والے طلبہ کو انعامات سے بھی نوازا جائے گا یہ مبارک تقریب دوپہر ایک بجے نائب سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول مفتی محمد آصف علوی ازہری کی دعاؤں پر اختتام پذیر ہوئی اس تقریب میں دارالعلوم کے طلبہ کے علاوہ اساتذہ میں سے حضرت مولانا قمر عارف ازہری، حضرت مولانا نورالدین ازہری، حضرت مولانا محمد عقیل ازہری حضرت مولانا قاری آفتاب عالم عثمانی حضرت قاری سہیل رضا وغیرہم شریک رہے۔

فیروزآباد: دو سائبر جعل ساز گرفتار

فیروزآباد: 12 ستمبر(یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فیروز آباد کے تھانہ سرسا گنج پولیس نے ایک سائبر جعل سازی کے معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے ضلع باغپت کے دو شاطر مجرمین کو منگل کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ سرسا گنج علاقے کے سی او پروین کمار تیواری نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ سرسا گنج باشندہ آڑھتیہ کمار کے ذریعہ ایک لاکھ 62 ہزار روپے کی ٹھگی کولڈ اسٹور کے لئے آلو کی بوری کا بردانا فروخت کرنے کے نام پر ان کے ساتھ پکڑے گئے ملزم گورو کمار کے ذریعہ کی گئی تھی۔ انہوں نے فرضی ویب سائٹ کی بنیاد پر آلو کے لئے خالی بوری کا بردانا انہیں دلانے کا سودا کیا تھا۔

والدین کو ناراض کرنے والوں سے اللہ کبھی راضی نہیں ہوگا: مولانا سمیع اللہ قاسمی

کانپور۔ جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام اور قاضی شہر حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی کی سرپرستی میں اس وقت سلسلہ وار اجلاس اصلاح معاشرہ منعقد ہو رہے ہیں۔ اصلاح معاشرہ مہم کے ان اجلاس کے کنوینر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی نے بتایا کہ اس پرفتن دور میں ان اصلاح معاشرہ کے پروگراموں کو کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ اس وقت ہمارے معاشرے میں متعدد قسم کی برائیاں پیدا ہو گئی ہیں، تمام خرافاتی رسم و رواج نے ہمارے ایمان و عقیدے کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے ائمہ مساجد کے ذریعہ اپنے ذمہ داران کے ذریعہ معاشرے میں پھیلی برائیوں کے خاتمے کیلئے کوششیں کرتے رہیں، اپنے معاشرہ کو ایک صالح معاشرہ میں تبدیل کریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں اصلاح معاشرہ مہم کا ۹۱/واں جلسہ آج مدنی مسجد حسین نگر ٹکلا گنج میں زیر صدارت قاری شمشاد صاحب و زیر نظامت مولانا عبدالقدوس قاسمی صاحب منعقد ہوا۔ اس موقع پر مولانا سمیع اللہ قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے معاشرے میں رائج تمام برائیوں، ہمیں درپیش تمام مسائل کی یوں تو تمام وجوہات ہیں لیکن ان میں سے ایک ہے دینی تعلیم کا فقدان کا ہونا، کیونکہ ہمارا معاشرہ اب مغربی تہذیب کے زد میں آکر اپنے اسلاف کو بھلا چکا ہے، نوجوان نسل کا ایمان کمزور پڑ گیا، عقیدہ کمزور ہو گیا ہے، نوجوان نسل میں دینی تعلیم کے نہ ہونے سے وہ ان تمام بھلائیوں سے دور ہوتے جارہے ہیں جو سنت نبویؐ اور احکام الٰہی میں پوشیدہ ہیں۔ ایسے دور میں والدین کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کی بھی اعلیٰ معیاری تعلیم سے آراستہ کریں۔ نوجوان نسل کو بھی چاہئے کہ وہ دین کی تعلیمات حاصل کریں کیونکہ دنیوی تعلیمات دنیا تک ہی محدود ہیں لیکن دین کی تعلیمات آخرت کا سامان کرتی ہیں، دین کی تعلیمات قبر تک جاتی ہے، دین کی تعلیمات حاصل کرنے سے نوجوان اپنے والدین کی اہمیت و عظمت کو پہنچانتے ہیں اور جو دین کی تعلیمات پر عمل کرلیں ان سے والدین راضی ہوتے ہیں اور جن سے والدین راضی ہوتے ہیں ان سے اللہ راضی ہوتا ہے اور جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ راضی ہوتا ان کو دنیا و آخرت میں تمام جہانوں کی نعمت، عزت، دولت و شہرت حاصل ہوتی ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں دینی تعلیمی کی اتنی کمی ہو چکی ہے کہ ایک باپ کا جنازہ پڑھنے کیلئے بیٹا مجبور ہے، ایک بیٹی کو دینی تعلیم دینے کیلئے ماں بے بس ہے، ایک بھائی کو دینی درس دینے کیلئے بڑا بھائی لاچار ہے، معاشرے کو صحیح راستہ بتانے کو رہنما مجبور ہیں، ایسے میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں کو عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ پرعزم انداز میں اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے بھی مزین کریں۔ مولانا سمیع اللہ قاسمی نے حضور اکرمؐ کے ایک نوجوان صحابی حضرت علقمہؓ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضور کے صحابی شدید بیمار پڑے اور بستر مرگ پر تھے، یہ خبر آپ تک پہنچائی گئی جس پر حضور اکرمؐ نے اپنے صحابی کی محبت میں دوسرے صحابی حضرت عمارؓ، حضرت صہیبؓ اور حضرت بلالؓ سے کہا کہ جاؤ اسے کلمہ شہادت کی تلقین کرو، لیکن حضرت علقمہؓ کا منہ نہیں چل پا رہا تھا زبان نہیں چل پا رہی تھی تو حضور اکرمؐ نے کہا کہ ان کے والدین میں سے کوئی حیات ہے اور ہو تو انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ جس پر آپ صحابی کی والدہ کے پاس گئے اور کہا علقمہؓ کی والدہ بیٹے سے معاملات کیسے تھے جس پر ماں نے کہا کہ میں اس سے ناراض ہوں، حضورؐ نے کہا اسے معاف کر دو وہ بہت تکلیف میں ہے، بڑے اصرار کے بعد جب والدہ نے معاف کیا تو حضرت علقمہؓ کی زبان چلی اور وہ کلمہ شہادت پڑھ کر فوت ہوئے۔ یہاں سے ہمیں حضور اکرمؐ یہ سبق دے گئے کہ دیکھو جب تک والدین تم سے ناراض رہیں گے تب تک اللہ تبارک وتعالیٰ بھی راضی نہیں ہوگا۔ اس لئے ہمیں اپنے آخرت کی تیاری کرتے ہوئے دین کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے۔ جلسے کا اختتام ملک میں امن و امان اور قوم و ملت کی فلاح و بہبودی کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر اہلیان محلہ و مصلیان مسجد اور طلباء موجود تھے۔

رام پور: بیٹے کی گرفتاری کے بعد دل کا دورہ پڑنے سے باپ کی موت

افسران میں خوف وہراس، علاقے میں فورس تعینات

رام پور:12 ستمبر(بی این ایس)55 سالہ باپ تسلیم کو بیٹے سے تھانے میں پوچھ گچھ ہوتے دیکھ کر دل کا دورہ پڑا۔ اسے تشویشناک حالت میں مراد آباد لے جایا گیا ہے۔ جہاں اس کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد سیکورٹی وجوہات کی بناء پر ضلع کے مختلف تھانوں کی پولیس کو موقع پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ شہر کے رہائشی تسلیم (55) کا اپنے رشتہ دار کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہے، اس حوالے سے اس کے رشتہ دار نے اس کے بیٹے ندیم کے خلاف تھانے میں شکایت درج کرائی تھی۔ اس کے بعد پولیس اس سے پوچھ گچھ کرنے اس کے گھر پہنچی۔ الزام ہے کہ ٹانڈہ پولیس ندیم کو اپنے ساتھ تھانے لے گئی اور اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ اس کے بیٹے کو پولیس نے پکڑا تو تسلیم بھی تھانے پہنچ گیا۔ جہاں اس نے ندیم کو حراست میں دیکھا تو اسے دل کا دورہ پڑا۔ جس کی وجہ سے افسران میں مایوسی پھیل گئی۔ پولیس اہلکار اور اس کے بیٹے ندیم تسلیم کو فوری طور پر کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے گئے۔ جہاں ڈاکٹر نے اسے اعلیٰ مرکز ریفر کر دیا۔ تسلیم کی حالت تشویشناک ہونے پر انہیں وینٹی لیٹر پر ڈال دیا گیا۔ جہاں اس کی موت ہو گئی۔ پوسٹ مارٹم کے بعد لواحقین لاش کو ٹانڈہ لے آئے۔ والد کے انتقال کی اطلاع ملتے ہی سعودی عرب میں کام کرنے والا تسلیم کا بیٹا آخری رسومات میں شرکت کے لیے روانہ ہو گیا ہے۔ تسلیم کی موت کی وجہ سے لوگوں میں پیدا ہونے والے غصے کے پیش نظر شہر کے تمام اہم چوراہوں اور محلہ منی بارن میں پولیس فورس تعینات ہے۔ ایریا آفیسر اومکار ناتھ شرما نے ان الزامات سے مکمل طور پر انکار کیا اور کہا کہ شکایت کی بنیاد پر پولیس نوجوان سے پوچھ گچھ کرنے گئی تھی۔ نہ باپ بیٹا تھانے پہنچے۔ ملک میں روڈ ویز کی بس کے پہیوں تلے کچلنے سے ناصر منصوری (52) جاں بحق ہو گیا۔ وہ اتوار کی رات کچھا میں شادی کی تقریب میں شرکت کے بعد گھر واپس آرہے تھے۔ شہر کے علاقے اسلام نگر کا رہائشی ناصر منصوری اینٹ بھٹے پر مزدوری کرتا تھا۔ وہ شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے کچھا گیا ہوا تھا۔ شادی میں شرکت کے بعد وہ بریلی پہنچا اور وہاں سے روڈ ویز کی بس میں لوٹ رہا تھا۔ بس اتوار کی رات تقریباً ڈھائی بجے ملک پہنچی۔ بس سے اترتے ہی ڈرائیور نے بس بھگا دی جس کی وجہ سے وہ گر کر بس کے پہیوں کے نیچے آ گیا۔ اسے زخمی حالت میں سی ایچ سی میں داخل کرایا گیا تھا۔ اسے تشویشناک حالت میں ضلع اسپتال ریفر کیا گیا، جہاں اس کی موت ہو گئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوی، چار بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔

عقیدت واحترام سے منایا گیا عرس اعلیٰ حضرت

ایک مینار ملکوں والی مسجد میں ہوا اعلیٰ حضرت کا قل شریف، قوم و ملت کی خوشحالی کی ہوئی دعا

شاہجہاں پور: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کا 105/واں عرس شریف یہاں محلہ ایمن زئی جلال نگر واقع ملکوں والی ایک مینار مسجد میں انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ محفل کا آغاز حافظ ذیشان رضا ازہری نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ ملکوں والی مسجد کے خطیب و امام حافظ محمد عمران رضا قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی عقیدت سے عقیدہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس دور پرفتن میں اگر اپنے ایمان و عقیدے کی سلامتی چاہتے ہو تو اس کا بہترین ذریعہ تعلیمات اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے قائم رہنا ہے۔ اگر ایمان و عقیدہ سلامت ہے تو خیر ہے۔ ورنہ عمل سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ حافظ ذیشان رضا نے کہا کہ اعلیٰ حضرت سچے عاشق رسول تھے۔ آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت تھی۔ اس لئے آپ کو امام عشق و محبت بھی کہا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کی تحریر کردہ کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے ہمارا ایمان و عقیدہ محفوظ رہے گا۔ مہمان خصوصی خلیفہ تاج الشریعہ حافظ فراست اللہ خان رضوی نے کہا کہ مسلک اعلیٰ حضرت کوئی نیا مسلک نہیں بلکہ مسلک امام اعظم ابوحنیفہ کو اس دور میں مسلک اعلیٰ حضرت کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے عمل پیرا رہیں اور ہر فرض و واجب کو وقت پر ادا کرتے رہیں۔ ہم شریعت اسلامیہ اور اہل سنت کے فروغ کے ساتھ ساتھ ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے میں کام کرتے رہیں۔ اس دوران حافظ عبدالوحید، محمد عیان رضا، محمد نواز، محمد فرمان نے حمد، نعت و منقبت پیش کی۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ پڑھ کر صاحب عرس کو ایصال ثواب کیا گیا۔ صلاۃ و سلام کے بعد قوم و ملت کی خوشحالی و سلامتی کی دعا کی گئی۔

اعظم گڑھ: اوور لوڈنگ کی وجہ سے بالو سے بھرا ٹریکٹر پلٹا، انجن سے دب کر ڈرائیور کی موت

اعظم گڑھ12 ستمبر(بی این ایس)ضلع کے کولگھاٹ علاقے میں منگل کی صبح اوور لوڈنگ کی وجہ سے بالو سے لدا ٹریکٹر پلٹ گیا۔ ٹریکٹر ڈرائیور انجن کے نیچے آگیا۔ وہ موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ لاش کو گھنٹوں بعد کرین کی مدد سے نکالا گیا۔ کولگھاٹ علاقے میں ایک شخص مکان بنا رہا ہے۔ اس عمارت کی تعمیر کے لیے اس نے ہرا کی چونگی میں واقع ایک اڈی سے سفید بالو منگوائی۔ منگل کی صبح اڈی سے شیخ پورہ گاؤں کے رہنے والے اشوک چوہان 45 ٹرالیوں پر ریت لوڈ کرنے کے بعد کولگھاٹ کے لیے روانہ ہوئے۔ جیسے ہی وہ کولگھاٹ جانے کے لیے گایتری مندر کے سامنے سے ڈھلوان کو نیچے مڑ گیا۔ ٹرالی اوور لوڈنگ کے باعث ٹریکٹر اچانک بے قابو ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ اشوک سنبھل پاتا، ٹریکٹر کھائی میں جا کر الٹ گیا۔ ٹریکٹر کی زد میں آکر اشوک کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔

نالوں، اندرونی شاہراہوں کی تعمیرات ہو ترجیحی بنیاد پر

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے دیہی ترقیاتی محکمہ کے عہدیداروں کو جامع رہنما خطوط کئے جاری

لکھنؤ12 ستمبر۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ دیہی علاقوں کے لوگوں کے لیے پانی کی نکاسی کے لیے نالیوں اور مناسب سڑکوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بعض مقامات پر بارش کے موسم میں پانی جمع ہونے کا مسئلہ سنگین ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے دیہی عوام کو کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے دیہی ترقیات کے محکمے کے عہدیداروں کو جامع رہنما خطوط جاری کیے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ دیہی علاقوں میں مناسب اندرونی گلیوں کی دستیابی ہو اور دیہاتوں میں پانی جمع ہونے کی کوئی صورت حال نہ ہو۔ نالیوں اور بلدیاتی سہولتوں کے لیے اندرونی سڑکوں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرنے کے لیے کہا گیا ہے کہ یہ کام منریگا گائیڈ لائنز میں موجود دفعات کے تحت ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے۔ دیہی ترقیات کے کمشنر جی ایس پریہ درشی نے کہا کہ حکومت کی طرف سے تمام ضلع افسروں/ضلع پروگرام کوآرڈینیٹروں (منریگا) کو وقتاً فوقتاً جاری کئے گئے حکومتی احکامات/ رہنما خطوط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ آپریشن کیکاپ، منریگا اور ریاستی مالیات/IV کے تحت ریاستی مالیات/14ویں مالیاتی کمیشن کے فنڈ کو یکجا کر کے، مالی سال کے ایکشن پلان کے مطابق ہر گاؤں پنچایت میں کام کی جگہوں کی نشاندہی کی جائے اور کنکریٹ ڈرین کی تعمیر کا کام ضرورت کے مطابق کیا جانا چاہئے۔ منریگا آپریشنل رہنما خطوط اور ماسٹر سرکلر کا حوالہ دیتے ہوئے، یہ توقع کی جاتی ہے کہ کام منریگا کے رہنما خطوط کے مطابق کیا جائے گا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ منریگا میں 40:60 کے لیبر میٹریل ریشو کی فراہمی کی وجہ سے مادی اشیاء محدود رہیں گی۔ اس میٹریل آئٹم میں بلدیاتی سہولیات کے لیے اندرونی سڑکیں اور پانی کے بہاؤ کے لیے نالوں کو ترجیحی بنیادوں پر بنانا ضروری ہے۔ ہدایت دی گئی ہے کہ گاؤں کے نالوں اور اندرونی سڑکوں کا جائزہ لینے کے بعد اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ میٹریل کا زیادہ سے زیادہ استعمال اچھی حالت میں ہونا چاہئے اور کسی بھی حالت میں دیہات میں پانی جمع نہیں ہونا چاہئے یا اندرونی سڑکوں کی کمی نہیں ہونی چاہئے۔

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ یوجنا بھون میں کریں گے محکمہ دیہی ترقی کے کاموں کا جائزہ

اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی صدارت میں یوجنا بھون، لکھنؤ میں، 13 ستمبر 2023 کو صبح 10.00 بجے سے، ریاست کے محکمہ دیہی ترقیات کی مختلف اسکیموں/ پروجیکٹوں/ پروگرام/ روزی روٹی مشن وغیرہ کی پیشرفت کے سلسلے میں میٹنگ کریں گے۔ یہ میٹنگ ضلع کے چیف ترقیاتی افسران کے ساتھ بلائی گئی ہے۔ میٹنگ میں دیہی عوام کے لیے چلائی جانے والی مختلف ترقیاتی اسکیموں اور مستحقین پر مبنی اسکیموں کو بہتر انداز میں نافذ کرنے کے لیے چیف ترقیاتی افسران کے ساتھ تبادلہ خیال کیا جائے گا اور اسکیموں پر عمل درآمد کے حوالے سے زمینی حقیقت جاننے کے بعد تجاویز کا تبادلہ بھی کیا جائے گا۔ مختلف موضوعات پر بات چیت کی جائے گی اور انہیں اختراعات کرنے کی ترغیب دی جائے گی تاکہ لوگ حکومت کی گاؤں پر مبنی اسکیموں سے آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ دیہی ترقی کے کمشنر جناب جی ایس پریہ درشی نے کہا کہ میٹنگ میں خواتین کو خود انحصاری اور بااختیار بنانے کے ساتھ ساتھ منریگا، پردھان منتری آواس یوجنا- دیہی اور وزیر اعلیٰ آواس یوجنا- دیہی اور محکمہ دیہی ترقیات کی دیگر اسکیموں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ بہتر اور شفاف طریقے سے اس کے لیے اہم ہدایات دی جائیں گی۔

ہائی سیکورٹی زون میں ہیلی کاپٹر یوپی اسمبلی پر منڈراتا رہا، جمع ہوگئی لوگوں کی بھیڑ

لکھنؤ: 12 ستمبر (پی این ایس) منگل کی دوپہر راجدھانی لکھنؤ کے ہائی سیکورٹی زون سمجھے جانے والے یوپی اسمبلی حلقے میں ایک ہیلی کاپٹر عمارت کے اوپر منڈلاتا رہا اور اسے دیکھنے کے لیے لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ فوج کی ایک فرضی مشق تھی جو کسی دہشت گردانہ حملے یا کسی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے کی گئی تھی۔ یہ اسمبلی حلقہ شہر کا ایک ہائی سیکورٹی علاقہ ہے۔ اس کے بالکل سامنے لوک بھون واقع ہے، جس میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کچھ دیر پہلے اپنے کابینہ کے ساتھیوں کے ساتھ میٹنگ کی تھی۔ ماک ڈرل دیکھنے کے لیے بھیڑ جمع تھی۔ لوگوں نے اپنے فون سے ویڈیو بنائی۔

نرسنگ کوئی پیشہ نہیں ہے، یہ انسانی خدمت ہے: برجیش پاٹھک

ایس جی پی جی آئی میں اے گریڈ نرسنگ اور پیرامیڈیکل انسٹی ٹیوٹ کا اعزاز

لکھنؤ: تاریخ 12 ستمبر۔ نرسنگ کوئی پیشہ نہیں بلکہ انسانی خدمت کا ذریعہ ہے۔ نرسنگ اور پیرا میڈیکل کے شعبے میں ریاست میں کافی کام ہو رہا ہے۔ مشن نرمایا کے تحت سینکڑوں لوگوں کو روزگار ملا ہے۔ ویب سائٹ آج لانچ کی گئی۔ ان خیالات کا اظہار ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے آج ایس جی پی جی آئی میں منعقدہ اسٹیٹ میڈیکل فیکلٹی میں اے کیٹیگری نرسنگ اور پیرا میڈیکل اداروں اور نیرمایا گورو نرسنگ ٹیچر ایکسی لینس ایوارڈ تقریب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش ترقی کر رہا ہے۔ ہماری ریاست ہے۔ آیوشمان کارڈ جنگی بنیادوں پر تیار کیے جا رہے ہیں۔ ریاست میں ون ڈسٹرکٹ ون میڈیکل کالج کے تحت بڑے پیمانے پر کام جاری ہے۔ نرسنگ اور پیرا میڈیکل کے شعبوں میں باقاعدگی سے بھرتیاں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال 8 اکتوبر کو وزیر اعلیٰ نے مشن نرمایا کے تحت نرسنگ اور پیرامیڈیکل کے شعبے میں کالجوں کے گریڈنگ سسٹم کا آغاز کیا تھا۔ ان اے ریٹیڈ اداروں کو آج اعزاز سے نوازا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مشن کے تحت مسلسل نرسنگ پروفیشنل ڈیولپمنٹ پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ نرسنگ کے پیشے کے لیے اس طرح کے جامع پروگرام کو نافذ کرنے والی اتر پردیش ہندوستان کی پہلی ریاست بننے جا رہی ہے۔ اس مہم کے تحت ورکشاپس، سیمینار، ویبنار اور ہنر مندی کے مظاہرے کے پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ ڈپٹی سی ایم نے بتایا کہ نرسنگ ٹیچر ایکسیلنس ایوارڈ نرمایا گورو کے تحت شروع کیا جا رہا ہے۔ مشن نیرمایا کی ویب سائٹ بھی لانچ کی گئی۔ انہوں نے بہترین کام کرنے والے طبی عملے کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں وزیر مملکت برائے صحت مایانکیشور شرن سنگھ، پرنسپل سکریٹری (طبی تعلیم) آلوک کمار، ڈائریکٹر جنرل (طبی تعلیم) کنجل سنگھ، ایس جی پی جی آئی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر آر کے دھیمان اور دیگر معززین موجود تھے۔

ایرا کالج آف نرسنگ، ایرا کالج آف پیرامیڈیکل سائنسز کو اے ریٹنگ سرٹیفکیٹ

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، اتر پردیش حکومت نے اتر پردیش کے تمام نرسنگ اور پیرامیڈیکل کالجوں کی کوالٹی کونسل آف انڈیا کے ماہرین کی ایک ٹیم کے ذریعے جانچ کرائی۔ ایرا کالج آف نرسنگ اور ایرا کالج آف پیرامیڈیکل سائنسز دونوں کو اے ریٹنگ کے ساتھ سرٹیفکیٹ دیا گیا اور ایک سرٹیفکیٹ آف ایکسیلنس دیا گیا۔ ایرا یونیورسٹی کی جانب سے پروفیسر۔ ایس۔ ریاض مہدی، ڈین، فیکلٹی آف پیرا میڈیکل سائنسز اور پروفیسر۔ پرسکیلا تھمسن، پرنسپل، کالج آف نرسنگ نے ڈپٹی چیف منسٹر شری برجیش پاٹھک سے سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ ایس جی پی جی آئی ایم ایس، لکھنؤ میں منعقدہ اس شاندار تقریب میں طبی تعلیم اور صحت کے وزیر مملکت جناب مایانکیشور شرن سنگھ، پرنسپل سکریٹری میڈیکل ایجوکیشن جناب آلوک کمار، ڈائرکٹر جنرل میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ محترمہ کنجل سنگھ بھی موجود تھیں۔

ڈینگو اور ملیریا سے بچاؤ کی مہم شروع

ٹیمیں تشکیل، چیف میڈیکل آفیسروں کو دی گئی ہدایات

ڈینگو کے دو مریض ملے تو ہوگی پورے گاؤں کی جانچ

اتر پردیش میں کووڈ کی طرز پر ڈینگو کی روک تھام کے لیے حکمت عملی بنائی گئی ہے۔ اس کے لیے تمام چیف میڈیکل آفیسرز کو ہدایات دے دی گئی ہیں اور تحقیقاتی ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

کووڈ کے خطوط پر اتر پردیش میں ڈینگو اور ملیریا سے بچاؤ کی مہم شروع کی گئی ہے۔ جن دیہات میں ڈینگی کے دو یا دو سے زیادہ مریض پائے جاتے ہیں، وہاں بخار میں مبتلا لوگوں کی جانچ کی جائے گی اور علامات والے افراد کا معائنہ کیا جائے گا۔ اس کے لیے ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پورے گاؤں میں انسداد ڈینگی اور ملیریا مہم چلائی جائے گی۔ اس سلسلے میں تمام چیف میڈیکل آفیسرز کو ہدایات دے دی گئی ہیں۔ ڈینگی اور ملیریا کے مریضوں کی 100 فیصد رجسٹریشن کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ سرکاری اور پرائیویٹ پیتھالوجی کے لیے پورٹل پر مریضوں کی تعداد کا اندراج کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال 11 ستمبر تک ڈینگی کے 1085 مریض پائے گئے اور تین کی موت ہو گئی۔ اس سال مریضوں کی تعداد میں چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ 4 ستمبر تک 4,163 مریض رجسٹرڈ ہوئے۔ ان میں سے پانچ کی موت ہو چکی ہے۔ اسی طرح اس سال ملیریا کے 4 ہزار 990 مریض پائے گئے ہیں جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 2 ہزار 149 تھی۔ چکن گونیا کے 192، کالا آزار کے آٹھ، جاپانی انسیفلائٹس کے 22 اور ایکیوٹ انسیفلائٹس سنڈروم (AES) کے 495 مریض پائے گئے ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال 11 ستمبر تک AES کے 511 مریض پائے گئے اور 12 کی موت ہو گئی۔ اس سال اب تک صرف دو مریض فوت ہوئے ہیں۔

گوتم بدھ نگر ضلع میں ڈینگو کے سب سے زیادہ 482 مریض پائے گئے ہیں۔ غازی آباد میں 404، لکھنؤ میں 334، کانپور نگر میں 289، میرٹھ میں 231، مرادآباد میں 158، علی گڑھ میں 129 اور وارانسی میں 105 مریض پائے گئے ہیں۔ دیگر اضلاع میں مریضوں کی تعداد 100 سے کم ہے۔ گوتم بدھ نگر میں تین اور غازی آباد اور فیروز آباد میں ایک ایک مریض ڈینگو کی وجہ سے فوت ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہردوئی میں 4,998 ملیریا کے مریض، بریلی میں 1,481، بدایوں میں 805، شاہجہاں پور میں 309، سیتاپور میں 259، پیلی بھیت میں 189، سنبھل میں 139 اور کانپور دیہات میں 102 ملیریا کے مریض پائے گئے ہیں۔

جوائنٹ ڈائریکٹر (ڈینگی) (ڈاکٹر وکاس سنگھل) نے کہا کہ گزشتہ سال اکتوبر کے بعد زیادہ بارش ہوئی تھی۔ جبکہ اس بار ابتدائی مرحلے میں ہی بارش ہوئی تو شدید گرمی پڑی۔ ڈینگی اور ملیریا کے لیے موسم سازگار رہا۔ دوسری جانب تمام سرکاری اور پرائیویٹ پیتھالوجیز کی جانب سے مریضوں کی رجسٹریشن کی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے مریضوں کی تعداد زیادہ دکھائی دے رہی ہے۔ ان بیماریوں سے بچاؤ کے لیے کووڈ ماڈل اپنایا گیا ہے۔ ہیڈکوارٹر سے مریضوں کے لواحقین سے بات کر کے صورتحال کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ محکمہ صحت اور خاندانی بہبود کے پرنسپل سکریٹری میڈیکل پارتھا سارتھی سین شرما کا کہنا ہے کہ ڈینگو، ملیریا اور دیگر بیماریوں سے بچاؤ کے لیے کیے گئے اقدامات کا اثر نظر آرہا ہے۔ مریضوں کی شناخت کے ساتھ ساتھ ان کے علاج کے لیے بھی ٹھوس انتظامات کیے گئے ہیں۔ روزانہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہے۔

بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کر کے کانگریس کی حکومت بنائیں گے

ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں اجے رائے کی صدارت میں میٹنگ

لکھنؤ۔ آئندہ لوک سبھا انتخابات کے تعلق سے ریاستی کانگریس صدر اجے رائے کی صدارت میں ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں پارٹی کے سابق ممبران پارلیمنٹ اور سابق ایم ایل ایز کی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں 50 سے زیادہ سابق ممبران پارلیمنٹ اور سابق ایم ایل ایز نے آئندہ لوک سبھا اور 2027 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں ملک کی بی جے پی حکومت کو تبدیل کرنے کو کہا۔ میٹنگ میں بنیادی طور پر سابق وزیر اعظم آنجہانی لال بہادر شاستری کے بیٹے سنیل شاستری، کانگریس کے سینئر لیڈر ستیہ بہن، 95 سالہ سابق ایم ایل اے چندر بھال منی تیواری نے شرکت کی۔ میٹنگ میں سابق ایم پی اور ایم ایل ایز نے ایک ایک کر کے اپنی تجاویز دیں اور تنظیم کی مضبوطی پر خصوصی زور دیا۔ سابق ایم پی اور ایم ایل ایز نے یقین دلایا کہ جب بھی پارٹی کا حکم آئے گا اور پارٹی پروگرام منعقد ہوں گے تو وہ ہر طرح سے تعاون کریں گے اور ضرورت پڑنے پر جیل جانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ ریاستی صدر اجے رائے نے میٹنگ میں موجود سابق ممبران پارلیمنٹ اور ایم ایل ایز کا خیر مقدم کرتے ہوئے بھی سے تجربہ اور آشیرواد کی خواہش کی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے بزرگوں کے تجربات اور آشیرواد سے حاصل ہونے والی توانائی ریاستی تنظیم کو نئی توانائی بخشے گی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی تجاویز پر سنجیدگی سے عمل کیا جائے گا اور ہر فیصلے کے بارے میں آپ کو ضرور معلومات حاصل ہوں گی۔ شری رائے نے کہا کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں وہ بی جے پی کو عبرتناک شکست دے کر اقتدار سے بے دخل کر کے ملک میں کانگریس کی حکومت بنائیں گے اور

2027 کے انتخابات میں ریاست کا اگلا وزیر اعلیٰ کانگریس سے ہوگا۔

انہوں نے سابق ایم پی اور ایم ایل ایز کو یقین دلایا کہ آپ کی تجاویز کا احترام کرتے ہوئے فیصلے کیے جائیں گے۔ ہم دل جیت کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر ظفر علی نقوی، پردیپ آدتیہ جین، کمل کشور کمانڈو، محمد مقیم، سید زمان، بال کشن چوہان، سدھیر رائے، لیوس خورشید، شیام کشور شکلا، روبندر پرتاپ، افروز علی خان، ستیش شرما، حاجی اکرام قریشی، سہار الدین اور دیگر موجود تھے۔

کانگریس میں متعدد اشخاص ہوئے شامل

لکھنؤ۔ کانگریس کی پالیسیوں اور اس کے شامل نظریہ پر یقین رکھتے ہوئے سیتاپور سے سابق وزیر شیام لال راوت، سدھارتھ نگر سے سماجی کارکن فخر عالم، سماج وادی پارٹی کے ایڈوکیٹ اسوسی ایشن کے سابق عہدیدار ارشاد علی، ہائی کورٹ کے وکیل پرکھر رائے نے ریاستی کانگریس صدر اجے کی موجودگی میں کہا۔ رائے نے کانگریس کی رکنیت حاصل کی۔ ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں ریاستی صدر اجے رائے نے پارٹی میں شامل ہونے والوں کے گلے میں ترنگا تختیاں پہنائیں اور انہیں کانگریس کے رکنیت کارڈ دے کر باضابطہ طور پر پارٹی میں شامل کیا۔ اس موقع پر ریاستی صدر اجے رائے نے کہا کہ بدرے عالم اور ان کے ساتھیوں کی کانگریس میں شمولیت سے تنظیم یقینی طور پر مضبوط ہوگی۔ اس وقت ملک کی جمہوریت اور آئین خطرے میں ہے۔ معاشرے میں نفرت اور انتشار کی سیاست ہو رہی ہے۔ ملک کے عوام کی محنت کی کمائی کو لوٹ کر چند صنعت کاروں کی جیبوں میں ڈالنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ شری رائے نے کہا کہ آج جس طرح سے ملک کی جمہوریت، آئین، سماجی ہم آہنگی اور عوامی کاموں کو برے منصوبے بنا کر برباد کیا جا رہا ہے، صرف کانگریس ہی اسے اس تباہی سے بچا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی خراب امن و امان کی صورتحال کو صرف کانگریس ہی بہتر کر سکتی ہے۔

'غلام حسنین کنتوری اور طب' کی رونمائی

لکھنؤ۔12 ستمبر۔ ارم یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ کے حکیم اجمل خاں سیمینار ہال میں پروفیسر عزیز الدین حسین ہمدانی (پروفیسر اعزازی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، سابق صدر شعبۂ تاریخ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، سابق ڈائریکٹر، ڈاکٹر ذاکر حسین آرکائیوز، جامعہ ملیہ اسلامیہ، سابق ڈائریکٹر، رضا لائبریری، رامپور) اور طبی دنیا کی قومی شہرت یافتہ شخصیت پروفیسر محمد کمال الدین حسین ہمدانی (سابق صدر شعبۂ کلیات طب، حکیم اجمل خان طبیہ کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے صاحب زادے کی آمد پر ان کے اعزاز میں ایک نشست منعقد کی گئی۔ نشست میں جملہ اساتذہ کرام اور کثیر تعداد میں طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض انجام دے رہے صدر شعبۂ معالجات پروفیسر محمد عارف اصلاحی نے مہمان موصوف اور ان کے والد محترم طب یونانی کے مایۂ ناز استاد و شخصیت پروفیسر محمد کمال الدین حسین ہمدانی کا جامع و اجمالی تعارف پیش کیا۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر عبدالحلیم قاسمی نے مہمان موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ مذکورہ نشست میں مہمان موصوف نے میدان طب کی مشہور و معروف ہستی اور تکنیکی علم کے علم بردار حکیم غلام حسنین کنتوری کی طب یونانی کے تعلق سے بیش بہا خدمات پر پروفیسر محمد کمال الدین حسین ہمدانی کی تصنیف کردہ کتاب "غلام حسنین کنتوری اور طب" کی رونمائی کی اور اسے کالج کی لائبریری کو ہدیہ کیا۔ بعد ازاں انہوں نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں قدیم اطباء کرام کی تصنیفات اور مخطوطات کا باریک بینی سے مطالعہ کرنے اور اس میں مذکور بے نظیر یونانی نسخہ جات کو اپنے معمولات مطب میں شامل کرنے کا مشورہ دیا۔ دوران خطاب موصوف محترم نے اساتذہ اور طلباء کے علمی سوالات کا نہایت عمدہ اور اطمینان بخش جواب بھی دیا۔ اس موقع پر انہیں کالج انتظامیہ کی جانب سے تمغۂ اعزاز اور شال پیش کیا گیا۔ نشست کے ختم ہونے کے بعد پروفیسر عزیز الدین حسین ہمدانی نے کالج کے تمام شعبہ جات اور پورے کیمپس کا معائنہ کرتے ہوئے موجودہ انفرااسٹرکچر پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ ارم یونانی میڈیکل کالج میں طلباء کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لیے گراں قدر علمی شخصیات کے بیش قیمتی خطابات ہوتے رہتے ہیں۔

عبدالقدوس ہاشمی اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل کی اتھیکس کمیٹی کے ممبر نامزد

لکھنؤ12 ستمبر اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل کے پرنسپل پروفیسر عبدالوحید نے بحیثیت سماجی کارکن عبد القدوس ہاشمی جنرل سیکریٹری مولانا آزاد میموریل اکادمی لکھنؤ کو اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل لکھنؤ کی اتھیکس کمیٹی کا ممبر نامزدگی لیٹر دیکر انہیں تین سال کے لیے اس کمیٹی کا ممبر نامزد کیا ہے جسکی مدت کار 5 اگست 2023 سے 4 اگست 2026 تک رہےگی۔ اتھیکس کمیٹی کے قیام کے مقصد کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے یہ کمیٹی کالج کے تحقیقی پروجیکٹس کا جائزہ لیگی۔

انجمن غلامان مصطفی تیجی کھیڑا لکھنؤ کا مشاورتی جلسہ

لکھنؤ12 ستمبر۔ انجمن غلامان مصطفی تیجی کھیڑا لکھنؤ کا مشاورتی جلسہ واقع قمر احمد خاں صدر انجمن کی رہائش گاہ شتلا پورم لکھنؤ میں مولانا حیدر علی ندوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز نور احمد نور لکھنوی کے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ انجمن کے سکریٹری مختار الحسن نے یکم ربیع الاول سے بارہ روزہ جلسہ بعنوان سیرت نبیؐ و سیرت صحابہؓ مسجد زینب واقع شتلا پورم راجہ جی پورم میں کرنے کی تجویز پیش کی۔ جس کی سب نے تائید کی۔ صدر انجمن قمر احمد خاں بارہ روزہ جلسہ کی تیاریوں کے سلسلے میں انجمن کے تمام افراد کو ذمہ داریاں سپرد کی۔ جلسہ میں انجمن کے تمام افراد کے علاوہ اہل محلہ نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جلسہ کا اختتام مولانا حیدر علی ندوی کی دعا پر ہوا۔

پانچ روزہ مخدوم شاہ مینا شاہؒ کے عرس کا اختتام

لکھنؤ: 12 ستمبر۔ عالمی شہرت یافتہ درگاہ قطب اودھ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہ لکھنوی کا 561 واں قدیمی سالانہ عرس ۲۱ صفر المظفر سے ۲۴ صفر المظفر مطابق 8 ستمبر سے شروع ہو کر 12 ستمبر بروز منگل کو بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ عرس میں قرآن خوانی، محفل میلاد النبیؐ، ذکر فضائل اولیاء اللہ کے علاوہ محفل سماع کا بھی اہتمام ہوا۔ حضرت شاہ مینا شاہؒ کے عرس مبارک کے آخری دن بھی ملک بھر سے زائرین و عقیدت مندوں کے آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ صبح 9 بجے مزار شریف پر قل شریف ہوا۔ بعد نماز ظہر قاری شمس تبریز و قاری محمد صدیق قادری، مولانا اجمل حسین و مولانا سہیل، مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ حسن پلازہ ابرار نگر خرم نگر و جملہ اساتذہ کرام و طلباء کی موجودگی میں مزار شریف پر چادر پیش کی گئی۔ بعد نماز عصر 5:30 بجے حضرت شاہ مینا شاہؒ کا آخری قل شریف کی رسم ادا کی گئی۔ قل شریف میں مدارس اہلسنت، مزارات اولیائے کرام، ملک اور صوبے کی خوشحالی کے لئے دعا کی گئی۔ بعد نماز مغرب عقیدتمندوں نے سجادہ نشین و متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کے ہاتھوں تبرکات حاصل کئے اور درگاہ میں حاضری دی اور اپنے اپنے گھروں کی طرف کوچ کر گئے۔ شیخ صاحب نے کہا کہ حضرت مخدوم شاہ میناؒ کا 561 سالہ عرس نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ بزرگوں کا مشن اتحاد انسان برادرانہ اخوت و محبت یکجہتی کا پیغام دیا گیا۔ سجادہ نشین نے بتایا کہ اس سال عرس میں اتر پردیش کے مختلف اضلاع کے علاوہ کلکتہ، دہلی، ممبئی وغیرہ سے ہزاروں زائرین نے شرکت کی اور نذرانہ عقیدت پیش کئے۔ آپس میں لوگ متحد ہو جائیں اس کیلئے دعا کی گئی۔ بعدہ محفل سماع ہوئی۔

جشن خیر البشرؐ کے تحت ہونے والے جلسے کی تیاریوں کے سلسلے میں میٹنگ

لکھنؤ، ۱۲ ستمبر۔ مرکزی میلاد کمیٹی سبھاش چندر بوس کامپلیکس تسی داس مارگ نزد مدینہ مسجد منڈی چوک لکھنؤ میں ہونے والے عظیم الشان جشن خیر البشرؐ کے انعقاد کی تیاریوں کے سلسلے میں تنظیم کے عہدے داران و ممبران و معززین شہر لکھنؤ کے ساتھ ایک میٹنگ اسلامک سنٹر آف انڈیا میں زیر سرپرستی مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ ہوئی۔ میٹنگ کی صدارت جشن خیر البشر کے صدر محمد عثمان سپیر کانگریسی رہنما و ٹریڈ یونین لیڈر نے کی۔ نظامت کے فرائض شاعر رفعت شیدا صدیقی نے انجام دیے۔ میٹنگ کا آغاز مولانا محمد مشتاق صدر آل انڈیا سنی بورڈ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حمد باری تعالیٰ رفعت شیدا صدیقی نے پیش کی۔ تنظیم کے سرپرست اور اسلامک سنٹر آف انڈیا کے چیرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے ۱۱ ربیع الاول کی نورانی شب میں ہونے والے جشن خیر البشرؐ میں جلسہ سیرت النبیؐ و سیرت صحابہ و مشاعرہ حمد و نعت و مدح صحابہؓ کے سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ان مبارک پروگراموں کو ان کے شایان شان منانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ کے پیغام امن و اخوت کو عام کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ایسے شعرائے کرام کو جشن خیر البشرؐ میں مدعو کریں جن کا کلام سن کو اللہ اور اس کے حبیب اور صحابہ کرام و اہل بیت اطہار سے والہانہ محبت کا جذبہ دلوں میں موج زن ہو جائے اور ہمارا یہ ملک دنیا میں امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے۔ تنظیم کے صدر محمد عثمان نے حضرت مولانا کی رائے اور تجویز کی ستائش کرتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقع پر تنظیم کے جنرل سکریٹری جناب رئیس احمد نے جشن خیر البشر کے لیے بہترین پنڈال اور خوبصورت ڈائس اور ساؤنڈ اینڈ سروس کے انتظام کی ذمہ داری لی۔ تنظیم کے سکریٹری محمد سہراب نے اپنے دامے درمے قدمے سخنے تعاون کا وعدہ کیا۔ جملہ عہدے داران و ممبران نے اتفاق رائے سے رفعت شیدا صدیقی کو ناظم مشاعرہ منتخب کیا۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

سینک اسکول میں طالب علم کی موت کے معاملے میں نیا موڑ

اوم کو نہیں آتی تھی تیراکی، پانچ گھنٹے تک پول میں پڑی رہی لاش

لکھنؤ12 ستمبر (پی این ایس) لکھنؤ کے کیپٹن منوج پانڈے سینک اسکول کے سوئمنگ پول میں 11ویں کلاس کے طالب علم اوم بدھولیا کی ڈوب کر موت کے معاملے میں ڈویژنل کمشنر کی جانچ میں ایک بڑا انکشاف ہوا ہے۔ طالب علم کو تیرنا نہیں آتا تھا۔ جب وہ پول پر پہنچا تو متعلقہ اہلکار اسے دیکھنے اور نگرانی کرنے کے لیے وہاں موجود نہیں تھے۔ ذمہ داروں کی غفلت سے طالب علم جان کی بازی ہار گیا۔ اورئی کے رہنے والے منوج کا بیٹا اوم سینک اسکول سے 11ویں کلاس میں پڑھتا تھا۔ اوم کی جمعہ کو اسکول کے احاطے میں سوئمنگ پول میں ڈوبنے سے موت ہو گئی تھی۔ لواحقین نے اسکول انتظامیہ پر سنگین الزامات لگائے تھے۔ جبکہ ڈویژنل کمشنر روشن جیکب نے واقعہ کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے سکول کا رخ کیا۔ پیر کو اس نے اسکول پرنسپل کو نوٹس جاری کیا۔ جس کے ذریعے ابتدائی تفتیش میں کئی اہم حقائق سامنے آئے۔ دراصل جب اوم سوئمنگ پول گیا تو کوچ، لائف گارڈ وغیرہ موجود نہیں تھے۔ چونکہ اوم کو تیرنا نہیں آتا تھا اس لیے وہ موت کا شکار ہو گیا۔ اس لیے ڈویژنل کمشنر نے نوٹس جاری کرتے ہوئے پرنسپل کرنل راجیش راگھو سے پوچھا کہ طالب علم کی موت لاپرواہی کی وجہ سے ہوئی ہے، اس کے خلاف کارروائی کیوں نہ کی جائے۔ پرنسپل کو نوٹس کا جواب دینے کے لیے سات دن کا وقت دیا گیا ہے۔ جاری نوٹس سے بڑا انکشاف ہوا ہے۔ جب بھی طلباء پریکٹس کے لیے سوئمنگ پول جاتے ہیں تو اس کی ذمہ داری کوچ، لائف گارڈ وغیرہ کی ہوتی ہے۔ طلباء کو نکلتے وقت اور آمد کے بعد گنتی کی جاتی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ 18-20 طلبہ پریکٹس کے لیے واپس آئے تھے۔ اوم وہاں نہیں تھا لیکن طلبہ کی گنتی نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو کچھ پتہ نہیں چلا۔ اوم تقریباً پانچ گھنٹے تک تالاب میں پڑا رہا۔